بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصباح الإنشاء

(الجزء الثاني)

(للصفّ الثالث)

—(از)—

مولانا نفیس احمد مصباحی

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

زیر اہتمام

مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

تفصیلات

سلسلۂ اشاعت نمبر — ۸۲

نام کتاب : **مصباح الانشاء** (الجزء الثانی)
مؤلّف : مولانا نفیس احمد مصباحی، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
قاموس الکلمات : محمد رئیس اختر مصباحی (ابن مؤلّف)
اہتمام و اشاعت : مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
طبع اول : ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۵ء
صفحات : ۱۵۲
تعداد اشاعت : ۲۲۰۰

نصاب

ثالثہ، شش ماہی اول : ابتدا تا درس (۷)، تمرین (۲۴)
ثالثہ، شش ماہی آخر : درس (۸)، تمرین (۲۵) تا ختم کتاب

ملنے کے پتے :

(۱) مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ یوپی۔ پن ۲۷۶۴۰۴
(۲) مجلس برکات، ۱۴۹ر گراؤنڈ فلور، کٹرا گوکل شاہ مارکیٹ، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔
پن ۱۱۰۰۰۶

1- **MAJLIS-E-BARAKAAT**,
Aljamiatul Ashrafia, Mubarakpur, Azamgarh, U.P. pin: 276404
2- **MAJLIS-E-BARAKAAT**,
149 Ground Floor Katra Gokul Shah Market, Matiya Mahal, Jama Masjid, Delhi, Pin : 110006

فہرست

عناوین | صفحہ

كلمة المجلس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَ مُسَلِّمًا

مصباح الانشا کا پہلا حصہ شوال ۱۴۳۶ھ مطابق جولائی ۲۰۱۵ء میں منظر عام پر آچکا ہے۔ اب اس کا دوسرا حصہ تیار ہے۔ امید ہے کہ صفر ۱۴۳۷ھ / نومبر ۲۰۱۵ء میں شائقین و قارئین کے سامنے ہوگا، ان شاء المولیٰ تعالیٰ۔

مصباح الانشا کی تیاری اور اس کی خصوصیات سے متعلق حصۂ اول میں مؤلفِ محترم مولانا نفیس احمد مصباحی تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ اور راقم نے بھی کچھ عرض کیا ہے، اسے وہیں دیکھنا چاہیے۔

حصّۂ اول درجۂ اولیٰ و ثانیہ کے لیے ہے اور حصّۂ دوم درجۂ ثالثہ کے لیے ہے اس لیے اس کا معیار بھی اول سے بلند نظر آئے گا۔ یہ ملحوظ رہنا چاہیے کہ ہمارے مقررہ نصاب میں عربی انشا کی مشق و تمرین درجۂ اعدادیہ ہی سے شروع ہوجاتی ہے۔ جس کے لیے فی الحال درجۂ اعدادیہ میں منہاج العربیہ اول، دوم اور درجۂ اولیٰ میں منہاج العربیہ سوم اور فیض الادب اول، دوم شامل نصاب ہیں اور اب درجۂ اولیٰ و ثانیہ میں مصباح الانشا (اول) بھی شامل ہوچکی ہے۔ جب کہ عربی ادب میں القراءۃ الرشیدہ اول و دوم درجۂ اولیٰ میں، اور مجانی الادب و ازہار العرب درجۂ ثانیہ میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں درجۂ ثانیہ و نصف ثالثہ میں اردو مضمون نگاری کے لیے بھی ایک پریڈ خاص کیا گیا ہے۔

ہر سابقہ درجے کی نصابی کتب اگلے درجے کے لیے وسیلہ اور زینہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لیے سابقہ کتب پر عبور حاصل کیے بغیر اگلی کتابوں پر عبور تو درکنار، پڑھنا اور سمجھنا بھی دشوار ہوتا ہے۔ اور انشا کی حیثیت تو ایک فن اور آرٹ کی ہے جس کے لیے صرف پڑھنا اور سمجھنا کافی نہیں بلکہ بھرپور مشق و ممارست ضروری ہے۔ اساتذہ کی بے توجہی

یا طلبہ کی دانستہ یا نادانستہ کوتاہی کے باعث اگر سابقہ کتب پر عبور حاصل نہ ہو تو اگلے درجے میں ان کا چلنا سخت مشکل اور بڑا دردِ سر ہوتا ہے۔

اس لیے ہر طالب علم کو ابتدا ہی سے اپنی نصابی کتب میں مہارت حاصل کرنی ضروری ہے تاکہ اگلے درجات کا سفر آسان ہو، اساتذہ کو بھی اس بارے میں کسی طرح کی بے توجہی، راحت طلبی اور تن آسانی کو دخل نہ دینا چاہیے۔ ہر طالب علم کو ایک بلند مقام اور عظیم مقصد کے لیے تیار کرنے کی ذمہ داری ان کے سر ہے، اس فرض منصبی سے تغافل یا غفلت کسی طرح روا نہیں۔

یہ نکات اس لیے عرض کیے گئے کہ عمومًا غفلت شعار طلبہ اپنی ساری خرابیوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کر کے سارا الزام کتاب ہی کے سر رکھتے ہیں کہ بہت مشکل ہے۔ اگر وہ ضابطے کے مطابق پوری تَن دہی سے تحصیلِ علم کریں تو اس طرح کی شکایات ان سے سننے میں نہ آئیں۔ والله الهادي إلى سواء السبيل، و هو الموفّق لكل خير و الميسّر لكل صعب. والصلاة والسلام على رسوله خاتم النبيين و علىٰ آله و صحبه أجمعين.

محمد احمد مصباحی
ناظمِ مجلس برکات
و ناظمِ تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

المجمع الاسلامي
۱۳؍ محرم ۱۴۳۷ھ شب سہ شنبہ
۲۶؍ اکتوبر ۲۰۱۵ء

تقدیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لوليّه ، و الصلاة و السلام على نبيّه ، و على آله و صحبه المتأدّبين بآدابه ، و على من تبعهم بإحسان إلى يوم حسابه.

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ انسان کو اپنی مادری زبان میں بھی اس وقت تک کمال حاصل نہیں ہوتا جب تک وہ کسی ماہر استاد کی رہ نمائی میں اسے لکھنے اور بولنے کی مشق نہ کرے، اجنبی اور غیر ملکی زبان تو اس سے کہیں زیادہ محنت و مشقت ، دل چسپی اور لگن کی متقاضی ہوتی ہے، پھر اگر وہ عربی جیسی ہمہ جہت اور گوناگوں خصوصیات کی حامل زبان ہو تو اس میں دست رس حاصل کرنے کے لیے ضروری اصول و قواعد سیکھنے کے بعد ایک عرصے تک باذوق اور ماہر اساتذہ کی نگرانی میں اسے عملی طور پر برتنے کا اہتمام نہایت ضروری ہے، اسی حقیقت کے پیش نظر عربی ترجمہ، تعبیر اور انشا سکھانے والی یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے جس میں روز مرّہ استعمال کے کار آمد جملے اور مقطوعے عالم عرب خصوصًا مصر کے مدارس کی جدید نصابی کتابوں سے جمع کیے گئے ہیں۔

کتاب کی خصوصیات اور مصادر و مراجع کے تعلّق سے حصّہ اوّل میں تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے، اسے وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے ان احباب اور اکابر کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں میرا تعاون کیا۔

● مسوّدے کی نقل و تبییض مولانا قطب الدین رضا مصباحی اور مولانا توحید احمد مصباحی زیدت مکارمہم نے بہت اخلاص اور دل چسپی کے ساتھ کی۔

● مولانا محمد ہارون مصباحی فتح پوری زید مجدہٗ، استاد جامعہ اشرفیہ نے کچھ حصۂ قواعد کو پڑھ کر مفید مشورے عنایت فرمائے۔

● حصۂ اول ہی کی طرح اس حصّے میں بھی مشکل الفاظ کی فرہنگ ولدِ عزیز مولانا

محمد رئیس اختر مصباحی (سلّمه الله و حفظه) نے تیار کی جو کتاب کے آخر میں ''قاموس الکلمات الصعبة'' کے نام سے شامل ہے۔

● آخری مرحلے میں رفیق گرامی حضرت مولانا اختر حسین فیضی مصباحی، امین المکتبہ امام احمد رضا لائبریری و استاد جامعہ اشرفیہ کے مشورے سے بہت سے مقامات پر علاماتِ ترقیم کی تصحیح اور کچھ تمرینوں میں حذف و اضافہ بھی ہوا۔

● ادیب العربیہ حضرت مولانا محمد عارف اللہ مصباحی مدّ ظلّہ، استاد مدرسہ فیض العلوم، محمد آباد گوہنہ، مئو نے کتاب کو گہری نظر سے دیکھا، اور بہت سے مقامات پر مفید اصلاحات اور وقیع مشوروں سے نوازا۔

● کتاب کی تیاری میں اوّل سے آخر تک استاذ گرامی صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلّہ ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ کی ہدایت و رہ نمائی میری دست گیری کرتی رہی، حضرت کی اصلاح اور نظر ثانی نے کتاب کے وقار اور پایۂ اعتبار کو اور بھی بلند کر دیا۔

● ساتھ ہی عزیز ملّت حضرت علامہ شاہ عبد الحفیظ مصباحی مدّ ظلّہ جانشینِ حافظ ملّت و سربراہِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ کی دعائیں اور سراج الفقہاء حضرت علّامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی مدّ ظلّہ صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ کی حوصلہ افزائی بھی برابر میرے ہم رکاب رہی۔

ربّ کریم ان حضرات کی مخلصانہ خدمات قبول فرمائے، اور دونوں جہاں میں انھیں اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے، ساتھ ہی اپنے فضلِ خاص سے اِس کاوش کو مقبول انام بنائے، اور اس حقیر سے ہمیشہ اپنی رضا و خوشنودی کے کام لیتا رہے۔ آمین بجاه النبي الأمين ، و صلی الله تعالی و سلّم علی خیر خلقه و نور عرشه سیّدنا و مولانا محمد و آله و صحبه أجمعین ، و من تبعهم بإحسان إلی یوم الدین.

نفیس احمد مصباحی
شیخن ٹولہ، سِدّھور، بارہ بنکی، یوپی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

۱۰ر صفر، ۱۴۳۷ھ
۲۲ر نومبر، ۲۰۱۵ء
شب دوشنبہ

الدرس الأوّل

حروف مشبہ بالفعل

اس سے پہلے مصباح الانشاء حصّہ اول میں بتایا جا چکا ہے کہ نواسخ جملہ میں "حروفِ مشبہ بالفعل" بھی ہیں۔ یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوکر مبتدا کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتے ہیں۔ یہ چھ حروف ہیں:

إِنَّ ، أَنَّ ، كَأَنَّ ، لٰكِنَّ ، لَيْتَ ، لَعَلَّ۔

جملہ اسمیہ پر ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے إِنَّ اللهَ غفَّارُ الذنُوْبِ میں اسم جلالت، إِنَّ کا اسم ہے اور "غَفَّارُ الذُّنُوْبِ" اس کی خبر۔

ان کو حروفِ مشبّہ بالفعل اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان میں فعل کے ساتھ لفظاً بھی مشابہت پائی جاتی ہے اور معنًی بھی۔ لفظی مشابہت تو اس طرح ہے کہ یہ فعل ماضی کی طرح تین حرفی، چار حرفی اور پانچ حرفی ہیں، اور اس طرح بھی کہ ان کا آخری حرف، فعل ماضی ہی کی طرح فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ اور معنوی مشابہت اس طرح ہے کہ ان کے اندر تاکید و تحقیق، تشبیہ، استدراک، تمنّی اور ترجّی کے معانی پائے جاتے ہیں، اور یہ سب فعل کے معانی ہیں۔

① إنّ اور أَنَّ جملۂ اسمیہ میں تحقیق و تاکید اور یقین کے معنی پیدا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر تم نے کہا: هٰذا التلميذُ ناجحٌ (یہ طالب علم کامیاب ہے) تو یہ ایک سادہ سا جملہ ہے جس کا مفہوم صرف اس طالب علم کے کامیاب ہونے کی خبر دینا ہے، لیکن جب تم نے اس پر "إِنَّ" کا اضافہ کرکے إِنَّ هٰذَا التلميذَ ناجِحٌ (یقینًا یہ طالب علم کامیاب ہے) کہا تو اس کا مفہوم اس طالب علم کے کامیاب ہونے کو

یقینی اور پُرزور طریقے پر بتانا ہو گیا۔ اسی لیے اردو میں اس کا ترجمہ "یقینًا" ، واقعی، بے شک، بلا شبہہ، سچ مچ، جیسے اُن تمام الفاظ میں کیا جا سکتا ہے جو تحقیق و تاکید اور یقین کے معنی دیتے ہیں۔

كَأَنَّ: یہ مبتدا کو خبر کے ساتھ تشبیہ دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسے ہم نے کہا: عبدُ اللهِ بَدْرٌ (عبد اللہ چودھویں رات کا چاند ہے) تو اس جملہ میں عبد اللہ کے ماہِ کامل ہونے کی خبر ہے، مگر جب اس پر "كَأَنَّ" کا اضافہ کر کے کہا "كَأَنَّ عبدَ اللهِ بَدْرٌ " (گویا کہ عبد اللہ چودھویں رات کا چاند ہے) تو اس میں "عبد الله" (مبتدا) کے "بَدْرٌ" (خبر) کے مشابہ ہونے کا مفہوم پیدا ہو گیا۔ اردو زبان میں كَأَنَّ کا ترجمہ " گویا کہ، لگتا ہے کہ، ایسا محسوس ہوتا ہے" وغیرہ الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

لیکن یہ تشبیہ کا فائدہ اس وقت دیتا ہے جب کہ اس کی خبر اسم جامد ہو جیسے مذکورہ مثال میں، مگر جب اس کی خبر مشتق یا جملۂ فعلیہ ہو تو عمومًا ظن کا فائدہ دیتا ہے، جیسے كأنَّكَ فَاهِمٌ، كَأَنَّكَ كُنْتَ مَعِيْ.

لٰكِنَّ : سابقہ جملے سے پیدا ہونے والی غلط فہمی اور وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے، اسی لیے اس کا استعمال دو جملوں کے بیچ میں ہوتا ہے، ایک تو وہ جملہ جس سے غلط فہمی پیدا ہوئی، اور دوسرا وہ جملہ جس پر داخل ہو کر یہ سابقہ جملے سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کرتا ہے۔ اور وہ دونوں جملے معنی و مفہوم میں ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہیں۔ جیسے ہم نے کہا: ضَلَّتْ سَاعَتِي (میری گھڑی گم ہو گئی) تو اس سے خیال ہو گا کہ اس کا پٹّا بھی گم ہو گا اس خیال کو دور کرنے کے لیے کہا لکنّ رِ بَاطَها موجودٌ۔ یا کہا گیا سُرِقَ كِيْسُ نُقُوْدِي (میرے روپیوں کی تھیلی چوری ہو گئی) تو اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ روپے بھی چوری ہو گئے، اس خیال کو دور کرنے کے لیے کہا گیا لکنّ نقودَه متروكة (لیکن اس میں کے روپے چھوڑ دیے گئے۔)

لَيْتَ : تمنّا اور آرزو کا معنی دیتا ہے، جیسے کوئی بوڑھا شخص کہے لَيْتَ الشبَابَ يَعُوْدُ (کاش، جوانی واپس آجاتی۔)اردو زبان میں اس کا ترجمہ ''کاش، کیا ہی اچھا ہوتا'' جیسے الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

لَعَلَّ: یہ توقّع اور امید کے معنی دیتا ہے۔جیسے لَعَلَّ القِطَارَ مُتَأَخِرٌ (شاید ٹرین لیٹ ہے)اردو میں اس کا ترجمہ ''شاید، ہوسکتا ہے، ممکن ہے'' جیسے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔

لَيْتَ اور لَعَلَّ کے درمیان فرق یہ ہے کہ لَيْتَ ایسی چیز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو محال اور ناممکن ہو، جیسے لَيْتَ الْأَرْضَ سَمَاءٌ (کاش زمین آسمان ہوتی)اور لَعَلَّ صرف ممکن چیزوں کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے، جیسے لَعَلَّ السَّائِلَ جَائِعٌ (شاید منگتا بھوکا ہے)۔

اور لَعَلَّ کبھی ''کَيْ'' سببیہ کے معنی میں آتا ہے، جیسے: اِبْعَثْ إِلَيَّ فَرَسَكَ لَعَلِّيْ أَرْكَبُهَا (میرے پاس اپنا گھوڑا بھیج دو تاکہ میں اس پر سواری کروں)۔قرآن کریم میں لَعَلَّ اس معنی میں بہ کثرت آیا ہے۔جیسے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (تاکہ تم پرہیزگار بنو)، لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (تاکہ تم سمجھو)، لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (تاکہ تم نصیحت حاصل کرو)۔

(۲) مبتدا کی خبر ہی کی طرح اِن حروف کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے، جیسے إِنَّ هٰذَا الدَّوَاءَ مُرٌّ ، کبھی جملہ ہوتی ہے، جیسے إِنَّ الْعِلْمَ يَرْفَعُ قَدْرَ صَاحِبِهٖ (یقیناً علم، عالم کا درجہ بلند کرتا ہے)، اور کبھی شبہِ جملہ، جیسے إِنَّ العَادِلَ تَحْتَ لِوَاءِ الرَّحْمٰنِ ، وَ إِنَّ الظَّالِمَ فِي زُمْرَةِ الشَّيْطَانِ (بے شک مُنصِف رحمٰن کے جھنڈے تلے ہے ،اور ظالم شیطان کے زمرے میں ہے۔)

(۳) إِنَّ اور أَنَّ میں یہ فرق ہے کہ أَنَّ مفرد کی جگہ آتا ہے اور إِنَّ جملہ کی جگہ، اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ أَنَّ اپنے معمول (اسم اور خبر) کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں مؤوّل ہوکر کسی جملہ کا جز بنتا ہے، جیسے عِنْدِي أَنَّكَ كَرِيمٌ ، عَلِمْتُ

أَنَّ الـمَلَائِكَةَ مَعْصُوْمُوْنَ، سَرَّنِي أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْاِمْتِحَانِ ، پہلی مثال میں یہ اپنے معمولات کے ساتھ مل کر مبتدا ہے، دوسری مثال میں عَلِمْتُ کا مفعول بہ، اور تیسری مثال میں ''سَرَّ''، فعل ماضی کا فاعل ہے۔

جب کہ إِنَّ مصدر کے معنی میں مؤوّل نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے جملہ کا جُز بنتا ہے، بلکہ یہ مستقل جملہ پر آتا ہے اور اُسے جملۂ تامّہ ہی کی حیثیت میں باقی رکھتا ہے۔ جیسے إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الِاحْسَانِ۔

قاعدہ: إِنَّ کا ہمزہ کہاں مکسور ہوگا اور کہاں مفتوح، اس کے تعلّق سے اجمالی قاعدہ یہ ہے کہ جہاں ''انَّ'' اور اس کے معمولات کی جگہ کسی مصدر کا رکھنا صحیح ہو وہاں ''أَنَّ'' ہمزۂ مفتوح کے ساتھ ہوگا، اور جہاں اس کی جگہ مصدر کا رکھنا صحیح نہ ہو وہاں ''إِنَّ'' ہمزۂ مکسور کے ساتھ ہوگا، اور جس مقام پر دونوں کا احتمال ہو وہاں ہمزہ کو مکسور اور مفتوح دونوں طرح پڑھنا جائز ہوگا۔[1]

(۴) کبھی حروفِ مشبّہ بالفعل کے بعد مَا زائدہ آتا ہے اور انھیں عمل سے روک دیتا ہے، اس صورت میں ان کا مابعد مبتدا اور خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے، اس ''مَا'' کو ''مائے کافّہ'' کہتے ہیں، جیسے: قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ. (الکہف: ۱۱۰)

---

(۱) ''إِنَّ'' کا ہمزہ کہاں مکسور ہوگا اور کہاں مفتوح، اور کہاں مکسور اور مفتوح دونوں پڑھنا صحیح ہے، تفصیل ''تمرین الإنشاء'' جزءِ ثانی میں دیکھیں۔

التَّمْرِيْنُ (١)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) إنَّ اللهَ يَقْبَلُ دَعَوَاتِ الصَّالِحِيْنَ.

(٢) أَوَدُّ أَنَّكَ فَائِزٌ فِي الْـمُسَابَقَةِ.

(٣) لَيْتَ أَخَاكَ ذُوْ مَنْطِقٍ عَذْبٍ.

(٤) كَأَنَّ عِصَامًا يَحْمِلُ جَبَلًا.

(٥) لَعَلَّكَ نَدْمَانُ عَلىٰ خَطِئِكَ.

(٦) إنَّ الْـمَقْدُرَةَ تُذْهِبُ الْحَفِيْظَةَ.

(٧) سَمِعْتُ أَنَّكَ تَعْتَزِمُ السَّفَرَ.

(٨) إِنَّ لِلْعُلَمَاءِ دَورًا عَظِيْمًا فِي نَهْضَةِ المجتمَعِ.

(٩) كَأَنَّ الـمُثَقَّفِيْنَ قَنَادِيْلُ تُضِيءُ طَرِيْقَ الجُهَلَاءِ.

(١٠) إِنَّ أَخَاكَ صَغِيْرُ السِّنِّ لٰكِنَّ تَفْكِيْرَهٗ نَاضِجٌ.

(١١) كَأَنَّ الْـمُقَاتِلِيْنَ أُسُوْدٌ تَزْأَرُ في المعركة.

(١٢) لَيْتَ هٰذِهِ الْـمَلَايِيْنَ تُنْفَقُ لِإِسْعَادِ الْبَشَرِيَّةِ.

(١٣) إنَّ رِسَالَاتِ الأنبياءِ تَدْعُوْ جَمِيْعًا إِلىٰ تَوْقِيْرِ الْكِبَارِ.

(١٤) قِمَّةُ الْجَبَلِ عَالِيَةٌ وَ كَأَنَّهَا تَصِلُ إلى عَنَانِ السَّمَاءِ.

(١٥) يَكْفِيْكَ أَنِّي تَغَاضَيْتُ عَنْ أَخْطَائِكَ السَّابِقَةِ.

(١٦) إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا.

(١٧) اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ. [النور:٣٥]

(١٨) اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ [يونس: ٦٢]

(١٩) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا [النساء: ٥٨]

(٢٠) أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ ❖ لَعَلَّ اللهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا.

التَّمْرِيْنُ (۲)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) شاید مزدور تھکے ہوئے ہیں۔

(۲) کاش ہر طالب علم محنتی ہوتا۔

(۳) گویا جہالت اندھیرا ہے۔

(۴) شاید یہ لوگ کمپیوٹر انجینیر ہیں۔

(۵) مجھے معلوم ہوا کہ کالج دو ہفتہ بند رہے گا۔

(۶) یقیناً صفائی ستھرائی جسم کی حفاظت کرتی ہے۔

(۷) ایسا لگتا ہے کہ سورج سونے کی ٹکیا ہے۔

(۸) گویا آسمان کے ستارے لٹکتی ہوئی قندیلیں ہیں۔

(۹) بے شک سمندر میں مچھلیوں کی گوناگوں قسمیں ہیں۔

(۱۰) بلا شبہہ یہ کتاب عمدہ ہے لیکن اس کی قیمت بہت گراں ہے۔

(۱۱) یہ صاف و شفاف بہتا ہوا پانی گویا سفید چاندی ہے۔

(۱۲) انکوائری آفس سے معلوم ہوا کہ ٹرین دو گھنٹے لیٹ ہے۔

(۱۳) بے شک کوئل کی آواز بہت سریلی ہے لیکن کوّے کی بولی نہایت ناپسندیدہ ہے۔

(۱۴) لوگ دنیا کی زندگی میں منہمک ہیں گویا وہ کبھی نہیں مریں گے۔

(۱۵) اس محلے کے مکانات بہت گھنے ہیں لیکن اس کا پارک کشادہ ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٣)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) إنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ. (أخرجه أبو داؤد و الترمذي)

(٢) إنَّ الصَّدَقَة لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَة السُّوءِ. (أخرجه الترمذي)

(٣) إنَّ أبغضَ الرِّجالِ إلى اللّٰهِ الأَلَدُّ الخصِمُ. (رواه مسلم)

(٤) إنَّ أحبَّ الأعمالِ إلى الله عزَّ وجلَّ الحبُّ في الله ، والبغضُ في الله.

(أخرجه أحمد في مسنده)

(٥) إنَّ شرَّ الناسِ منزلةً عند الله يومَ القيامة من تركه الناسُ اتِّقاءَ فُحشِه.

(رواه البخاري و مسلم)

(٦) إنَّما شِفاءُ العَيِّ السُّؤالُ. (أخرجه أبو داؤد)

(٧) إنَّما الأعمالُ بالخواتيمِ. (أخرجه البخاري)

(٨) إنَّما القبرُ روضة من رياضِ الجنَّةأو حُفرة من حُفَرِ النَّارِ. (أخرجه الترمذي)

(٩) يَقُوْلُ سيّدُ الأَنَامِ ، رسُوْلنَا صلى الله تعالى عليه وسلم : إنّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ إِنَّ لأَهلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ إِنَّ لِبَدَنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّه. (أخرجه البخاري)

(١٠) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا. [الكهف: ٦]

(١١) قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ. [الزخرف: ٣٨]

التَّمْرِيْنُ (٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اساتذہ گویامہربان باپ ہیں۔

(۲) اس تالاب کاپانی گویاصاف آئینہ ہے۔

(۳) یقیناً نیکیاں برائیوں کولے جاتی ہیں۔

(۴) کاش یہ سائنسی تجربات کامیاب ہوتے۔

(۵) یقیناً عملی زندگی کانٹوں سے بھراہواراستہ ہے۔

(۶) ہرشخص جانتاہے کہ بجلی تاروں میں دوڑتی ہے۔

(۷) یہ لوگ اپنی نیتوں میں مخلص ہیں مگر خطاکار ہیں۔

(۸) پولس نے ان لوگوں کوگرفتارکیالیکن یہ بے قصور ہیں۔

(۹) یقیناً زرافہ کی گردن اونٹ کی گردن سے زیادہ لمبی ہے۔

(۱۰) یقیناً مالدار بہت ہیں لیکن وہ غریبوں کاخیال نہیں کرتے۔

(۱۱) ہرشخص جانتاہے کہ سگریٹ نوشی صحت کے لیے مضر ہے۔

(۱۲) کیااچھاہوتاکہ میں اس سال زیارت حرمین کے لیے جاتا۔

(۱۳) کل اس گھرمیں آگ لگی لیکن فائر بریگیڈ کے عملے نے آگ بجھادی۔

(۱۴) مجھے فون پر بتایاگیاکہ پولس نے ایک خطرناک ڈاکوکوگرفتارکیاہے۔

(۱۵) یقیناً ڈاکٹر ہڈی اور چمڑے کی بیماریوں کے علاج میں بجلی استعمال کرتے ہیں۔

الدرس الثاني

لائے نفی جنس

عزیز طلبہ! تم اس سے پہلے پڑھ چکے ہو کہ نواسخِ جملہ کی سات قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک قسم "لائے نفی جنس" ہے۔ یہ اسم کی پوری جنس سے خبر کی نفی کے لیے آتا ہے۔ یہ صراحتًا یہ بتاتا ہے کہ جنسِ اسم کے افراد میں سے کسی بھی فرد کے لیے خبر ثابت نہیں ہے۔ جیسے لَا قَاضِيَ فِي الْمَحْكَمَة (کوئی جج کچہری میں نہیں ہے)۔ اس "لا" کو "لائے تَبْرِئَه" بھی کہا جاتا ہے، کیوں کہ یہ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ متکلّم کے نزدیک پوری جنسِ اسم خبر کے ساتھ متّصف ہونے سے مبرّا (پاک) ہے۔

① لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، اور "إِنَّ" کی طرح مبتدا کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتا ہے۔ اس کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہا جاتا ہے۔

② لائے نفی جنس کے اسم کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مفرد (۲) مضاف (۳) مشابہِ مضاف۔

(**الف**) **مفرد** سے یہاں یہ مراد ہے کہ وہ مضاف اور مشابہِ مضاف نہ ہو۔ اس تعریف کے لحاظ سے واحد، تثنیہ اور جمع سبھی مفرد میں داخل ہیں جب کہ وہ مضاف اور مشابہِ مضاف نہ ہوں۔

اور **مشابہِ مضاف** سے مراد وہ اسم ہے جس کا معنی و مفہوم اس کے بعد آنے والے اسم کے بغیر پورا نہ ہو، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بعد میں آنے والا اسم اس کا معمول ہو، خواہ اس کا فاعل بنے، جیسے لَا قَبِيْحًا خُلُقُه حَاضِرٌ، یا نائب فاعل بنے،

جیسے لَا مذمومًا فِعلُه عِنْدَنَا، یامفعول بہ بنے، جیسے لَا فَاعِلًا شَرًّا ممدوحٌ ، یا اس کا مفعول فیہ بنے، جیسے لَا مُسَافِرًا الیومَ حاضرٌ ، یااس کاظرفِ لغو بنے، جیسے لَا رَاغِبًا في الشَّرِّ بَیْنَنَا، یااس کی تمیز بنے، جیسے لاعِشرینَ درهمًا لك۔

(ب) جب اس کا اسم مفرد ہو تو علامتِ نصب (فتحہ، کسرہ، یا) پر مبنی ہوگا اور تنوین سے خالی ہوگا۔ جیسے لَا رجلَ في الدارِ، لَا رَجُلَیْنِ في الْـمَقْهیٰ، لا رجالَ في المسجدِ ، لَامَذمُوْمِیْنَ في المدرسة ، لا مَذْمُوْمَاتِ محبو بَاتٌ.

اور اگر اس کا اسم مضاف یا مشابہِ مضاف ہو تو معرب اور منصوب ہوگا، جیسے لارجلَ سَوْءٍ عندنا ، لا رَجُلَيْ شرٍّ محبو بانِ ، لا مُهْمِلِي وَاجباتِهِم محبو بون، و لَا أخَا جهلٍ مکرّمٌ، لَا تارکاتِ واجبٍ مکرّماتٌ.

یہ سب مضاف کی مثالیں ہیں اور مشابہِ مضاف کی مثالیں اوپر اس کی تعریف و توضیح کے ضمن میں لکھی جاچکی ہیں۔

(۳) لائے نفی جنس کا اسم کبھی محذوف ہوتا ہے۔ جیسے لَا عَلَیْكَ۔ اس کی اصل عبارت یہ ہے: لَا بَأْسَ علیك، -یا- لَا جُنَاحَ عَلَیْكَ۔ لیکن اسم کا محذوف ہونا بہت قلیل اور نادر ہے۔

اس کی خبر اگر مجہول ونامعلوم ہو تو اس کا ذکر ضروری ہوتا ہے۔ جیسے حدیث پاک ہے: لَا أَحَدَ أَغْیَرُ مِنَ اللهِ۔ اور اگر معلوم ہو تو اکثر محذوف ہوتی ہے، جیسے لَا بَأْسَ (یعنی لَا بَأْسَ عَلَیْكَ)، لَا شَكَّ (یعنی لَا شَكَّ فِي ذٰلِكَ)، قرآن کریم میں ہے: قَالُوْا لَا ضَیْرَ ، إِنَّا إِلیٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ۔(الشعراء:۵۰) یعنی لَا ضَیْرَ عَلَیْنَا.)

قبیلۂ بنی تمیم اور بنی طے خبر کے معلوم ہونے کی صورت میں اس کا حذف واجب قرار دیتے ہیں، جب کہ اہل حجاز اس کے حذف اور اثبات دونوں کو جائز سمجھتے ہیں، اگر چہ ان کے نزدیک بھی وہ زیادہ تر محذوف ہی رہتی ہے۔

④ لائے نفی جنس کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے، جیسے لَا رَذِيْلَةَ أَبْغَضُ مِنَ الْخِيَانَةِ. کبھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے، جیسے لا رجُلَ سَوْءٍ يُعَاشَرُ. کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے، جیسے لَا وَضِيْعَ نَفْسٍ خُلُقُهٗ مَحْمُوْدٌ۔ اور کبھی شبہِ جملہ (ظرف یا جار مجرور) ہوتی ہے، جیسے حدیث پاک "لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهٗ ، وَ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ" "لَا تَوْبَةَ عِنْدَ الْغَرْغَرَةِ".

⑤ یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ لا کی دو قسمیں ہیں: (۱) لائے نفی جنس (۲) لا مشابہ بلیس۔ ان دونوں کے درمیان معنی کے اعتبار سے فرق یہ ہے کہ لائے نفی جنس پوری جنسِ اسم سے خبر کی نفی صراحت اور تعیین کے طور پر کرتا ہے، اس لیے اس صورت میں جنس کے کسی بھی فرد کے لیے خبر کا ثبوت نہیں ہوتا۔ مثلاً تم کہو لَا رَجُلَ قَائِمٌ (کوئی بھی مرد کھڑا نہیں) تو اب صراحت اور تعیین کے طور پر مرد کے تمام افراد سے کھڑے ہونے کی نفی ہو گئی۔ لہٰذا اس کے بعد کسی ایک یا دو فرد کے لیے خبر کے ثبوت کو بتانے والی عبارت نہیں لائی جا سکتی اور یوں نہیں کہا جا سکتا: لَا رَجُلَ قَائِمٌ، بَلْ رَجُلَانِ أَوْ رِجَالٌ.

جب کہ لا مشابہ بلیس میں صراحت اور تعیین کے ساتھ اسم کے ہر ہر فرد سے خبر کی نفی نہیں ہوتی، بلکہ اس میں جنس کی نفی کے علاوہ یہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ صرف ایک فرد کی نفی ہو، اس لیے اس کے بعد اسم کے کچھ افراد کے لیے خبر کا ثبوت ہو سکتا ہے اور یوں کہا جا سکتا ہے: لَا رَجُلٌ قَائِمًا، بل رَجُلَانِ أَوْ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ. —— فاحفظُوا - أَيّها الطلّابُ الأعزّةُ - هٰذَا الفرقَ حفظًا كاملًا، ولا تغفلوا عنه.

التَّمْرِيْنُ (٥)

اردو میں ترجمہ کیجیے۔

(١) لَا طَالِبَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ.

(٢) لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ.

(٣) لَا رَاضِيًا عَنِ الذُّلِّ حُرٌّ.

(٤) لَا مُؤَدِّيًا وَاجِبَهٗ نَادِمٌ.

(٥) لَا مُعَلِّمَاتِ فِي الْمَدْرَسَةِ.

(٦) لَا ضِدَّيْنِ مُجْتَمِعَانِ.

(٧) لَا شَاهِدَ زُوْرٍ مَحْبُوْبٌ.

(٨) لَا فَقْرَ أَضَرُّ مِنَ الْجَهْلِ.

(٩) لَا الرَّجُلُ كَرِيْمٌ وَ لَا ابنُهٗ.

(١٠) لَا خَيْرَ فِي وُدِّ امرِئٍ مُتَقَلِّبٍ.

(١١) لَا مُكْثِرَ مُزَاحٍ مَهِيْبٌ.

(١٢) لَا مُتَشَارِكَيْنِ فِي نَافِعٍ مُحْتَقَرَانِ.

(١٣) لَا مُطِيْعًا وَالِدَيْهِ مَحْرُوْمٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ.

(١٤) لَا نَهْضَةَ مَعَ الْجَهْلِ وَ لَا تَقَدُّمَ بِغَيْرِ الْعِلْمِ.

(١٥) لَا حِلْيَةَ أَثْمَنُ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ.

(١٦) لَا سَبِيْلَ إِلَى السَّلَامَةِ مِنْ أَلْسِنَةِ الْعَامَّةِ.

(١٧) وَصَلْتُ فِي نِقَاشِي معكم إلى لا شَيْءٍ.

(١٨) لَا مُدَخِّنَ أو شَارِبَ خَمْرٍ بَيْنَنَا.

(١٩) لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ، وَ لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ، وَ لَا وَرَعَ كَالكَفِّ.
(أخرجه ابن ماجه)

(٢٠) لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ، وَ لَا مَالَ أَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ، وَ لَا وَحْشَةَ أَشَدُّ مِنَ الْعُجْبِ.

التَّمْرِيْنُ (٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کوئی زیادہ مذاق کرنے والا باوقار نہیں۔
(۲) یہود سے بڑھ کر کوئی فتنہ پرور قوم نہیں۔
(۳) اس پارک میں نہ عورتیں ہیں نہ بچے۔
(۴) کوئی گھوڑا سوار تھکا ماندہ نہیں ہے۔
(۵) بستر پر کوئی دو بچے سوئے ہوئے نہیں ہیں۔
(۶) برصغیر کے باشندے ڈرپوک نہیں ہیں۔
(۷) اس آفس میں کوئی ماہر کمپیوٹر آپریٹر نہیں ہے۔
(۸) پھلوں کی کوئی دکان یہاں سے قریب نہیں۔
(۹) ان ملازمین کے پاس کوئی سوتی لباس نہیں ہے۔
(۱۰) شاہد کی طرح کوئی اپنے والدین کا نافرمان نہیں ہے۔
(۱۱) ہمارے نبی کے سوا کوئی آخری نبی نہیں ہے۔
(۱۲) اسلام میں نہ کوئی تعصب ہے اور نہ تنگ نظری۔
(۱۳) شادیوں میں فضول خرچی کرنے والے پسندیدہ آدمی نہیں ہیں۔
(۱۴) اس یونیورسٹی کی درس گاہوں میں کوئی جھاڑو لگانے والا نہیں ہے۔
(۱۵) اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنے والا قابل مذمت نہیں ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٧)

درج ذیل جملوں کا ترجمہ کرو اور ان کی نحوی ترکیب لکھو۔

(١) لَا حَارِسِيْنَ فِي الْبُسْتَانِ.
(٢) لَا مَعَ الْـمُسَافِرِ مَاءٌ وَ لَا زَادٌ.
(٣) لَا مُسْتَشِيْرًا في أُمورِه نادمٌ.

(٤) لَا مُؤمِنِينَ مُتخاصِمُوْنَ.

(٥) لَا فَرْقَدَيْنِ مُفْتَرِقَانِ.

(٦) لَا سَاعِيًا في الصُّلْحِ مَكْرُوْهٌ.

(٧) لَا دَفْتَرِيّ مَعِي وَ لَا قَلَمِي.

(٨) لَا مُتَنَزَّه في الْـمَدِيْنَةِ بَلْ مُتَنَزَّهَات.

(٩) لَا مُتهاوِنِيْنَ في أَدَاءِ وَاجبَاتِهِمْ مَمْدُوْحُوْنَ.

(١٠) لَا طَاعَةَ لِـمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الخَالِقِ. (أخرجه البغوي فی شرح السنّة)

التَّمْرِيْنُ (٨)

اردو میں ترجمہ کرو۔

تَدِبُّ فِي مِصْرَ حَيَاةٌ لَمْ تُعْهَدْ فِيْهَا مِنْ قَبْلُ ، حَيَاةٌ كلّها خيرٌ و بَرَكةٌ، ففي كلِّ المجالاتِ تجدُ الحيو يةَ المتدفّقةَ ، والنشاطَ الموفورَ، والتعاونَ الصادقَ فلا صانعَ مهملٌ، ولا صاحبَ مصنع مستغلٌّ، ولَا طالبًا لِلْعِلْمِ مقصّرٌ، وَلَا فلّاحين مُتهاونونَ، ولا مالكِي أرضٍ مستبدّونَ، و لا رَبَّاتِ بيوتٍ مُسرفَاتٌ في إِنْفاقِ دَخلِهِنَّ، و لا سيدات غافلاتٌ عن أداء واجبهنّ، فالكلُّ يعملُ بجدّ و نَشاطٍ، شعارُنا يدٌ تحملُ السِّلاحَ و يَدٌ تَبْنِي، فلا بيننا كسولٌ و لا متعطِّلٌ، والفردُ يعملُ لصالحِ الجماعةِ، والجماعةُ تعملُ لصالحِ الفردِ، فلا الأثرةُ تسيطرُ علينا ، و لا المصالحُ الشخصيّةُ، و هٰذا بلا شكٍّ سيحققُ الأملَ، و يوصل إلى الغاية المنشودةِ لا محالةَ.

(الأضواء ، الجزء الأوّل ، الصف الثاني ، الثانوي ، ص: ٢٢٥)

الدرس الثالث

لَا سِيَّمَا کا استعمال

عزیز طلبہ! تم نے کچھ جملوں میں "لَا سِيَّمَا" کا استعمال دیکھا ہوگا، اس درس میں آج ہم تمھیں اس کا معنی و مفہوم اور اعرابی حقیقت بتانا چاہتے ہیں، اس کو درج ذیل مثال کی روشنی میں سمجھو اگر کوئی کہے: "أُحِبُّ رِجَالَ الأَدَبِ" تو اس سے معلوم ہوا کہ متکلّم کا طبعی میلان ادیبوں کی طرف ہے، لیکن جب اس نے "لَا سِيَّمَا الشعراء" کا اضافہ کیا تو تمھیں ایک نئی بات معلوم ہوئی کہ اسے عام اُدَبا سے کہیں زیادہ شعرا سے محبت ہے، اس مثال کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ:

"لَا سِيَّمَا" یہ بتاتا ہے کہ حکم میں اس کے ما بعد کو ما قبل پر فوقیت اور برتری حاصل ہے۔

یہ گفتگو تو اس کے معنی و مفہوم کے اعتبار سے تھی، لیکن جب ہم اس کے الفاظ اور اجزائے ترکیبی پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں "لَا" لائے نفی جنس ہے، اور لفظ "سِيٌّ" بمعنی مثل اس کا اسم ہے، اس کی خبر ہمیشہ محذوف ہوا کرتی ہے، جو افعالِ عموم یا اس کے مشتقات میں سے ہوتی ہے، مثلًا وُجِدَ، حَصَلَ ، ثَبَتَ، كَانَ، یا مَوْجُوْدٌ، حَاصِلٌ، ثَابِتٌ ، كَائِنٌ۔ اور "سِيّ" کے بعد جو "مَا" ہے اس میں تین احتمال ہیں:

(۱) موصولہ ہو (۲) موصوفہ ہو (۳) زائدہ ہو۔

پھر یہ بات بھی یاد رہے کہ" لَا سِيَّمَا " کے بعد کبھی اسم معرفہ آتا ہے اور کبھی اسم نکرہ۔

● "لَا سِيَّمَا" کے بعد اگر اسم معرفہ ہو تو اس میں صرف رفع اور جر پڑھنا جائز ہے، نصب جائز نہیں، جب کہ اس کے بعد نکرہ ہونے کی صورت میں رفع، نصب، جر تینوں اعراب پڑھے جاسکتے ہیں۔

● کچھ نحویوں کے نزدیک "لَا سِيَّمَا" سے پہلے واو کا ہونا اور نہ ہونا دونوں جائز ہے، بعض کے نزدیک واو کا لانا واجب ہے اور اس میں تین احتمال ہیں:

(۱)استینافیہ (۲) اعتراضیہ (۳)عاطفہ۔

● زیادہ فصاحت اسی میں ہے کہ سِیّما کو "لَا" کے ساتھ استعمال کیا جائے، فصحاے عرب کے کلام میں یہ "لَا " کے ساتھ ہی استعمال ہوا ہے، ہاں صرف بعض مولّدین کے کلام میں "لا " کے بغیر اس کا استعمال دیکھا گیا ہے۔

● عمومی طور پر یہ "مَا" کے ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے، ما کے بغیر اس کا استعمال بہت قلیل ہے۔

● اردو زبان میں "لَا سِيَّمَا" کا ترجمہ "خصوصًا، بالخصوص، خاص طور پر" جیسے الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

● کبھی "لَا سِيَّمَا" "خُصوصًا" مصدر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں اس کے بعد کبھی حالِ مفردہ آتا ہے، جیسے أُحِبُّ الْقَهْوَةَ وَ لَا سِيَّمَا مُرَّةً (میں قہوہ پسند کرتا ہوں خصوصًا جب کہ وہ تلخ/تیز ہو)، اور کبھی حالِ جملہ آتا ہے، جیسے أُحِبُّ الْقَهْوَةَ وَ لَا سِيَّمَا و هي مُرَّةٌ، اور کبھی جملہ شرطیہ آتا ہے جو حال ہونے کی وجہ سے محلًّا منصوب ہوتا ہے، جیسے أُحِبُّ الْقَهْوَةَ وَ لَا سِيَّمَا إِنْ كَانَتْ

مُرَّةً (مجھے قہوہ پسند ہے خاص طور پر اگر وہ تلخ ہو۔)

اس صورت میں " لا " نفی جنس کے لیے ہوتا ہے، اور " سِيّ " لا کا اسم ہونے کی وجہ سے مبنی بر فتح ہوتا ہے، اور " مَا " کافّہ ہوتا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

پہلی اور دوسری مثال میں "مُرَّةً اور "وَ هِيَ مُرَّةٌ" فعلِ مقدّر کے مفعول سے حال ہے، تقدیری عبارت یہ ہے: أُحِبُّ القهوةَ و أَخُصُّهَا بزيادةِ المحبّةِ خصوصًا مُرَّةً / و هي مُرَّةٌ. اور تیسری مثال میں تقدیری عبارت یہ ہوگی: "أُحِبُّ القهوَةَ وَ إن كَانَتْ مُرَّةً أَخُصُّهَا بِزِيَادَةِ المحبّةِ".

● کبھی اِس "لا سِيّما" کے بعد ظرف (مفعول فیہ) آتا ہے، جیسے أَسْتَمِعُ إلى تلاوةِ القرآنِ و لا سيّما صباحًا ، أطالِعُ الكتبَ النافعةَ و لا سيَّمَا إِذَا حَلّ المساءُ.

التَّمْرِيْنُ (٩)

ترجموا إلى الأردية:

(١) أُحِبُّ تَسَلُّقَ الجبالِ وَ لَا سِيَّمَا الشَّاهِقَةِ.

(٢) يُنْفِقُ العاقلُ مَالَهُ فِي وُجُوهِ الخير وَ لَا سِيَّمَا مُسَاعَدَةِ الفُقَرَاءِ.

(٣) يُكافَأُ المُجِدُّوْنَ وَ لَا سِيَّمَا مُجِدٌّ خُلُقُه كَرِيْمٌ.

(٤) أُحِبُّ سُكنَى القُرىٰ وَ لَا سِيَّمَا قَرْيَة بِوَلَايَةِ كشمير.

(٥) رَبِحَ تُجّارُ المَدِيْنَةِ وَ لَا سِيَّمَا تُجَّارُ القُطْنِ.

(٦) يَضُرُّ السَّهَرُ كُلَّ طِفْلٍ وَ لَا سِيَّمَا طِفْلٍ جسمُهُ ضَعِيْفٌ.

(٧) زُرْتُ حَدِيْقَةً فَرَاعَنِيْ كلُّ شَيْءٍ لَا سِيَّمَا حسنُ الوَرودِ المختلفةِ الألوانِ.

(٨) اِستشِرِ الأصْدِقَاءَ وَ لَا سِيَّمَا صَدِيْقًا عَاقِلًا.

(٩) الفَاكِهَةُ غِذاءٌ مفيدٌ لا سِيّمَا البُرْتَقَال.

(١٠) اِسْتَمَعْتُ بِقِراءةِ هذا الديوانِ ولا سيّما هَاتينِ القَصِيْدَتَيْنِ.

(١١) كثرةُ الأكلِ تَضُرُّ الأَجْسَامَ و لا سيّما المَعِدَةَ.

(١٢) اِتَّقُوْا المُزَاحَ وَ لَا سِيَّمَا مُزَاح يُؤدّي إلى الخصامِ.

(١٣) طَالِعُوْا الكتب في الإجازةِ السنويةِ و لَا سيّما كتب الأدبِ.

(١٤) ألقى رئيسُ الجامعةِ الأشرفيةِ محاضرةً فاسْتَفَادَ مِنْهَا جميعُ الطُّلّابِ و لا سِيَّما هَاشِمٍ.

(١٥) ذهبتُ إلى المستشفىٰ و عُدْتُ المَرْضىٰ و لَا سِيَّما جاريْ حَامِدٍ.

التَّمْرِيْنُ (۱۰)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں دینی مدارس کے طلبہ کی مدد کرتا ہوں، خصوصًا محنتی طلبہ کی۔

(۲) پولیس نے ڈاکوؤں کو گرفتار کیا اور انھیں سزا دی، خصوصًا ان کے سردار کو۔

(۳) مجھ کو تمھارے گھر کے کمرے پسند آئے، بالخصوص نشست کا کمرہ۔

(۴) ریل گاڑیاں بڑی برق رفتاری سے چلتی ہیں، خصوصًا بجلی سے چلنے والی۔

(۵) محمود سارے پھل کھاتا ہے، خصوصًا آم اور سنترہ۔

(۶) تم لوگوں نے ساری کتابوں کی جلد سازی کی، خصوصًا پرانی کتابوں کی۔

(۷) سالانہ چھٹی میں اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرو اور خاص طور پر فقہی کتابوں کا۔

(۸) امام احمد رضا قادری بریلوی نے مختلف علوم میں کتابیں لکھیں، خصوصًا علم فقہ میں۔

(۹) امام غزالی کی تمام تصنیفات مفید ہیں، اور خاص طور پر "احیاء علوم الدین"۔

(۱۰) غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح کی، خصوصًا اپنی موثّر تقریروں کے ذریعے۔

(۱۱) لوگ نیا چاند دیکھتے ہیں اور خاص طور سے عید الفطر کا چاند۔

(۱۲) انسپکٹر نے سرکاری اسکولوں کا دورہ کیا، خاص طور سے میرے گاؤں کے اسکول کا۔

(۱۳) اچھے لڑکے اپنے بڑوں کا احترام کرتے ہیں، اور خاص طور سے والدین اور اساتذہ کا۔

(۱۴) اِس وقت مغربی ممالک مختلف خوب صورت ناموں اور بہانوں سے بر اعظم ایشیا میں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں خاص طور سے عرب ممالک میں۔

الدرس الرابع

افعالِ قلوب

اس سے پہلے اَفعال اور ان کی مختلف قسموں کے بارے میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے، اب ہم تمھیں ان کے تعلق سے ایک دوسری بات بتاتے ہیں، غور سے پڑھو اور یاد رکھو۔

افعال پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو دو طرح کے اَفعال ملتے ہیں: (۱) وہ اَفعال جن کا تعلّق دل سے ہے، جیسے: عَلِمَ، ظَنَّ، حَسِبَ وغیرہ (۲) وہ افعال جن کا تعلق دل سے نہیں، بلکہ اعضاے ظاہرہ سے ہے، جیسے أَکَلَ، سَمِعَ، اشْتَرَىٰ وغیرہ۔

پہلی قسم کے افعال کو "افعالِ قلوب" کہا جاتا ہے اور دوسری قسم کے افعال، افعالِ جوارح کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں ہمیں افعالِ قلوب کے بارے میں گفتگو کرنی ہے۔

افعالِ قلوب مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر دونوں کو منصوب کر دیتے ہیں، اسی وجہ سے انھیں نواسخِ جملہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا، مفعولِ اوّل اور خبر، مفعولِ ثانی بن جاتی ہے۔

افعالِ قلوب کی دو قسمیں ہیں: (۱) افعالِ یقین (۲) افعالِ ظن۔

افعالِ یقین: وہ افعال ہیں جو اعتقادِ جازم (پختہ اعتقاد) اور یقین کے معنی دیتے ہیں، یہ درج ذیل ہیں:

۱- رَأیٰ جیسے: رأیتُ الجهلَ عدوَّ صاحبه **-۲-** عَلِمَ (بمعنی اعْتَقَدَ) جیسے: فَإِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ [الممتحنه: ۱۰] اور جب "عَلِمَ" "عَرَفَ" کے معنی میں ہو تو ایک مفعول کی طرف متعدّی ہوتا ہے، جیسے: عَلِمْتُ هٰذَا الأمر۔ یوں ہی جب وہ "شَعرَ، أَحَاطَ اور أَدْرَكَ" کے معنی میں ہو تو وہ کبھی بلا واسطۂ حرفِ جر ایک مفعول کی طرف متعدّی ہوتا ہے اور کبھی باے

جارّہ کے واسطے سے۔ جیسے: عَلِمْتُ الشيءَ ، عَلِمْتُ بالشيءِ.

۳- دَرَى : (بمعنی عَلِمَ و اعتَقَدَ)، جیسے : دَرَيْتُ التّكَافُلَ بَيْنَ النَّاسِ أَسَاسَ الْمُجْتَمَعِ۔ اور جب یہ "عَرَفَ" کے معنی میں ہو تو زیادہ تر یہ باے جارّہ کے ذریعہ ایک مفعول کی طرف متعدّی ہو کر استعمال ہوتا ہے، جیسے: دَرَيْتُ بِهٖ۔ اور جب یہ "خَتَلَ" اور "خَدَعَ" یا "حَكَّ" کے معنی میں ہوتا ہے تو بلاواسطہ ایک مفعول کی طرف متعدّی ہوتا ہے۔ جیسے: دَرَيْتُ الصَّيْدَ (میں نے شکار کو چکمہ دیا)، دَرَىٰ رَأْسَهٗ بالمِدْرَىٰ (اس نے اپنا سر کنگھی سے کھجلایا)۔

۴- وَجَدَ (بمعنی عَلِمَ و اِعْتَقَدَ)، جیسے: وَجَدتُ الصدقَ زِيْنَةَ العُقَلَاءِ۔ اور جب یہ اس معنی میں نہیں ہوتا ہے تو یہ افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا اور دو مفعول کو نصب نہیں دیتا۔ جیسے: وَجَدتُّ الضّالّةَ (میں نے گم شدہ چیز پالی)، وَجَدتُ عَلَى المجرمِ مَوْجِدَةً (میں مجرم پر غضب ناک ہوا)، وَجَدَ خَالِدٌ بِزَوْجَتِهٖ وَجْدًا (خالد نے اپنی بیوی سے بہت محبت کی) ، وَجَدَتِ الأُمُّ لِمَوْتِ وَلَدِه وَجْدًا (ماں اپنے بیٹے کی موت پر بہت غم زدہ ہوئی)، قَدْ وَجَدَ الفتىٰ وُجْدًا و جِدَةً (جوان مال دار ہوگیا)۔

۵- أَلْفَى ، (بمعنی عَلِمَ و اعتَقَدَ)، جیسے أَلْفَيْتُ قَوْلَكَ صَوَابًا (میں نے تیری بات درست جانی) اور اگر "أَصَابَ" کے معنی میں ہو تو ایک مفعول کی طرف متعدّی ہوتا ہے اور افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا، جیسے أَلْفَيْتُ الكِتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةَ (میں نے میز کے اوپر کتاب پائی)۔ اور اسی معنی میں ہے یہ آیت کریمہ: "وَ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ". [یوسف: ۲۵]

۶- تَعَلَّمْ (بمعنی اعْلَمْ و اعْتَقِدْ)، جیسے: تَعَلَّمِ اجْتِهَادَكَ طَرِيْقَ نَجَاحِكَ (اپنی کوشش کو اپنی کامیابی کا راستہ سمجھ) ویسے زیادہ تر یہ "أَنَّ" پر داخل ہوتا ہے اور أَنَّ موصول حرفی اپنے صلہ کے ساتھ مل کر اس کا مفعول بہ بنتا ہے اور یہ دو

مفعول کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے دَجَّال والی حدیث میں ہے: تَعَلَّمُوْا أَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِأَعْوَرَ (یہ یقین رکھو کہ تمھارا پروردگار کانا نہیں ہے)اور جب یہ تَعَلَّم (بمعنی سیکھنا) سے امر ہوتا ہے تو افعالِ قلوب سے نہیں ہوتا، اور ایک ہی مفعول کی طرف متعدّی ہوتا ہے، جیسے: تَعَلَّمُوا العربیّةَ وَ عَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔

افعالِ ظن: وہ ہیں جو ظنّ کے معنی دیتے ہیں، وہ یہ ہیں: ظَنَّ ، خَالَ ، حَسِبَ ، جَعَلَ، حَجَا ، عَدَّ ، زَعَمَ ، هَبْ۔

ان کی دو قسمیں ہیں:

۱- وہ افعال جو ظن اور یقین دونوں کے معنی دیتے ہیں، ان کا زیادہ تر استعمال ظن کے معنی میں ہوتا ہے۔

۲- وہ افعال جو صرف ظن کے معنی دیتے ہیں۔

پہلی قسم: اس میں تین افعال ہیں: ظَنَّ ، خَالَ ، حَسِبَ۔

۱- **ظَنَّ** : جیسے: ظَنَنْتُ الطالبَ أستاذًا (میں نے طالب علم کو استاذ گمان کیا)، یہ کبھی یقین کے معنی دیتا ہے، جیسے: الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ [البقرة:٤٦] اور جب یہ "اِتَّهَمَ" (تہمت لگائی) کے معنی میں ہو تو افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا اور ایک مفعول کی طرف متعدّی ہوتا ہے، جیسے: ظَنَّ القاضِي فلانًا (قاضی نے فلاں پر تہمت لگائی)۔

۲- **خَالَ** :(گمان کیا) جیسے: خِلْتُ الرجلَ صَادِقًا (میں نے آدمی کو سچا گمان کیا)اور کبھی یقین کے معنی بھی دیتا ہے۔

۳- **حَسِبَ** : (گمان کیا)، جیسے: تَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ [الکهف : ١٨] (تم انھیں جاگتے گمان کروگے، حالاں کہ وہ سو رہے ہیں)، اور کبھی یہ یقین کے لیے بھی آتا ہے۔

دوسری قسم:(وہ افعال جو صرف ظن کے معنی دیتے ہیں) یہ پانچ ہیں:

۱- جَعَلَ -۲- حَجا -۳-عَدَّ -۴- زَعَمَ -۵- هَبْ۔

۱- جَعَلَ: جیسے: وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ[الزخرف: ۱۹]

(اور فرشتے جو رحمٰن کے بندے ہیں ان کو انھوں نے عورت گمان کیا)

اور جب "خَلَقَ و أَوْجَدَ" (پیدا کیا، ایجاد کیا) کے معنی میں ہو تو افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا اور ایک ہی مفعول کی طرف متعدّی ہوتا ہے، جیسے: وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ [الانعام: ۱] (اس نے اندھیرے اور اجالا پیدا کیا۔) اور جب یہ "صَيَّرَ" (بنایا) کے معنی میں ہو تو افعالِ تصییر میں سے ہوتا ہے۔ اور جب یہ "أَخَذَ و أَنْشَأَ" (شروع کیا) کے معنی میں ہو تو یہ افعالِ شروع میں سے ہوتا ہے اور فعل ناقص ہوتا ہے، جیسے جَعَلَ الْأستاذُ يُدَرِّسُ التلاميذَ. (استاذ طلبہ کو پڑھانے لگا۔)

۲- حَجَا: جیسے شاعر کا یہ شعر:

قَدْ كُنْتُ أَحْجُوْ أَبَا عَمْرٍو أَخَا ثِقَةٍ
حَتّٰى أَلَمَّتْ بِنَا يَوْمًا مُلِمَّاتُ

(میں ابو عمرو کو بھروسے کے لائق سمجھتا تھا یہاں تک کہ ایک دن ہم پر سخت پریشانیاں آپڑیں)

جب یہ "ظَنَّ" کے علاوہ دوسرے معانی میں ہو تو افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا۔

۳- عَدَّ: جیسے أَعُدُّ الْكَذِبَ مُسِيْئًا إلى صاحِبِهٖ (میں جھوٹ کو جھوٹے کے ساتھ برائی کرنے والا گمان کرتا ہوں) اور جب یہ شمار کرنے اور گننے کے معنی میں ہوتا ہے تو ایک مفعول کی طرف متعدّی ہوتا ہے، جیسے: عَدَدتُّ الدَّرَاهِمَ (میں نے درہم شمار کیے۔)

۴- زَعَمَ: یہ گمانِ غالب کے معنی دیتا ہے، جیسے: زعمتُ الإصلاحَ الإداريَّ حُلْمًا (میں نے انتظامی اصلاح کو خواب گمان کیا)۔ ویسے یہ لفظ زیادہ تر گمانِ فاسد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور اس کے ذریعہ اس بات کو نقل کیا جاتا ہے جس میں

شک ہوتا ہے یا جو متکلّم کے نزدیک جھوٹی ہوتی ہے، اسی لیے عرب کہتے ہیں: "زَعَمُوْا مَطِيَّةُ الْكِذْبِ" ("زَعَمُوْا" جھوٹ کی سواری ہے) عربوں کی یہ عادت ہے کہ جب کوئی بات ان کے نزدیک خلافِ واقع اور جھوٹی ہوتی ہے اور وہ اس کو بیان کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں: زَعَمَ فُلَانٌ۔ اسی لیے قرآن کریم میں یہ ان مقامات پر کثرت سے آیا ہے جہاں قائل کی مذمت مقصود ہے۔ اور کبھی یہ صرف "قول" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اور جب یہ "سردار بننے" کے معنی دیتا ہے تو "علی" کے ذریعہ متعدّی ہوتا ہے جیسے: زَعَمَ عَلَى الْقَوْمِ (قوم کا سردار بنا)، کفیل اور ضامن ہونے کے معنی میں "با" صلہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: زَعَمَ بِهٖ (اس کا کفیل اور ضامن بنا) اور کہا جاتا ہے: زَعَمَ اللبنُ (دودھ مزے دار ہو گیا) اس صورت میں یہ لازم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ بالا صورتوں میں بھی یہ متعدّی بدو مفعول نہیں ہوتا اور نہ ہی افعالِ قلوب میں شمار ہوتا ہے۔

۵۔ هَبْ: (صیغۂ امر بمعنی: سمجھ لو، گمان کر لو، فرض کر لو) جیسے: هَبْ صَدِيْقَكَ مُخْطِئًا، فَسَامِحْهُ (اپنے دوست کو خطاکار سمجھ کر اسے معاف کر دے)۔

اور جب یہ "هِبَة" سے امر حاضر کا صیغہ ہوتا ہے تو افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا۔

تَعَلَّمْ اور هَبْ کو چھوڑ کر باقی تمام افعالِ قلوب، افعالِ متصرفہ ہیں جن سے ماضی، مضارع، امر ونہی وغیرہ صیغے آتے ہیں۔ اور "تَعَلَّمْ" اور "هَبْ"، فعل جامد غیر متصرف ہیں۔

"قَوْل" عام طور سے "کہنے اور بولنے" کے معنی میں آتا ہے، اس صورت میں یہ افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا ہے اور اس کا ایک ہی مفعول آتا ہے خواہ وہ مفرد ہو یا جملہ۔ اور کبھی ظن کے معنی میں آتا ہے تو دو مفعول کو نصب دیتا ہے اور اس وقت افعالِ قلوب میں سے ہوتا ہے۔ جیسے أَ تَقُوْلُ الْحَرْبَ مُسْتَمِرَّةً؟ (کیا تیرا گمان ہے کہ لڑائی جاری ہے؟)

التَّمْرِيْنُ (١١)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) رأيت القمر مضيئًا.
(٢) عَلِمْتُك صادقَ الودِّ.
(٣) زعم سهيل عامرًا طبيبا.
(٤) ظننتك مقصِّرًا في عملك.
(٥) وجدتُ كلامَك معسولًا.
(٦) لا تَظُنَّ سكوتي عَجزًا.
(٧) أَعُدُّ زيارتك لنا اليوم عيدًا.
(٨) حسبتُ أن سيصيرُ الحقُّ سائدًا.
(٩) يَخالُ الْجبانُ فراره مُطيلا لعمره.
(١٠) عَلِمَ المدرّس الطلاب فاهمين.
(١١) وجدتُ الدراساتِ الحرّة في العطلة نافعةً للغاية.
(١٢) دَرَيْتُ العلمَ نَافِعًا والجَهلَ ضارًّا.
(١٣) هَبْ نفسك صاحب القضيّةِ ثم تصرَّفْ.
(١٤) يُظَنّ أنّ أوَل من تكلم العربية يعرُبُ بن قحطان.
(١٥) وجدتُ أنّ الإسلام سبق العالم في إعلانِ حقوقِ الإنسان.
(١٦) نرى أنّ الطّفولَة صانعةُ المستقبل وأنّ رعاية الأطفالِ ضمانٌ للنّهضَة والتقدُّمِ.
(١٧) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ. [المائدة: ٢٨]
(١٨) وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ. [إبراهيم: ٤٢]
(١٩) وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ. [المائدة: ٦٢]
(٢٠) ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ [فصّلت: ٢٢]

التَّمْرِيْنُ (۱۲)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) عامر نے چمکتے ہوئے سَراب کو پانی سمجھا۔

(۲) سائنس دانوں کا گمان ہے کہ زمین، سورج کے گرد چکّر لگاتی ہے۔

(۳) امام احمد رضا بریلوی عشقِ رسول کو روحِ ایمان سمجھتے تھے۔

(۴) یہ یقین جانو کہ ریا اور دِکھاوا اعمالِ صالحہ کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

(۵) مان لو کہ تمھارا پڑوسی شریر ہے، پھر بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(۶) اللہ کے نیک بندے تکبر نہیں کرتے اور خود کو دوسروں سے برتر و بہتر نہیں جانتے۔

(۷) خادمہ کے ہاتھ سے چائے کی پیالیاں زمین پر گریں اور اس نے سمجھا کہ وہ ٹوٹ گئیں۔

(۸) سرکاری اسکول کے کچھ طلبہ اپنے آپ کو تمام تعلیمی قوانین سے آزاد سمجھتے ہیں۔

(۹) والدین کی خدمت کرو اور انھیں اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھو۔

(۱۰) سمیر نے کان پور کے بازار میں جوتے خریدے اور انھیں چمڑے کا بنا ہوا گمان کیا۔

(۱۱) اس وقت بجلی اور کمپیوٹر ہر آفس اور بڑی دکان کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔

(۱۲) میں نے چشمے کے فریم کو مضبوط سمجھا، جب کہ وہ نہایت کمزور نکلا۔

(۱۳) پولیس نے رات کے اندھیرے میں بیٹھنے والے دو آدمیوں کو چور سمجھا اور گرفتار کر لیا۔

(۱۴) جو یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ مجھے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے وہ شرعی احکام کی بجا آوری کرتا ہے۔

(۱۵) دنیا بھر کے اہل سنت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اولیاے کرام کا سردار سمجھتے ہیں۔

(۱۶) حضرت شیخ الجامعہ نے درجۂ فضیلت سے فارغ ہونے والوں کو نصیحت کی اور فرمایا: تدریس کا کام پوری محنت اور لگن کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کرو اور تنخواہ کے نام پر جو بھی ملے اُسے انعام سمجھو۔

التَّمْرِيْنُ (١٣)

شكّلوا و ترجموا إلى الأردية :

● إذا هبطت مدينة من المدن، أو ذهبت إلى قرية من القرى تجد أبناءها خادمين مخدومين، كل واحد منهم عضو في المجتمع الذي يعيش فيه، و خادم لأخيه ، و إن كان يبدو في الظاهر أنه لايخدم إلا نفسه.

فسيارة الأُجْرة المنتظرة في موقفها تخدم سائقها و تخدم راكبها، و العامل في مصنعه يخدم نفسه و يخدم غيره، و التاجر في متجره و اللاعب في ملعبه والصحفيّ في مكتبه، والعالِمُ في معمله ... و هكذا نجد كل إنسان خادما و مخدومًا.

(قواعد اللغة العربية، الثالث المتوسط، ص: ٢٩٧)

● هو لون جديد من المحاربين ليس له مثيل بين الجيوش في العالم في العصر الحديث. و يتألف من مجموعات كبيرة من رجال القبائل العربية المختلفة الذين نذروا أنفسهم للجهاد في سبيل الله.

و يتميز أفراد هذا الجيش بمظاهر كثيرة، منها تمسكهم بملابسهم العربية الأصلية و عدم ارتدائهم الزيَّ العسكري. و منها أنّه لا تجمع بين أفراده سن معينة، فنجد بين صفوفه الغلام اليافع، والشابّ القوي ، والكهل الصارم، و الشيخ العجوز.

هؤلاء الجنود ــ و إن تفاوتوا في السن ــ لا تجد بينهم تفاوتا في الشجاعة و الإقدام، فقد وحّدت بينهم العقيدة السليمة، و ربطت بينهم الشجاعة المنحدرة في دمائهم عبر مئات السنين من جدودهم المغاوير.

و يدرب هؤلاء الجنود على استعمال الأسلحة الحديثة، و تلقى

عليهم محاضرات يومية في تشكيلات الحروب و طرق الهجوم و الدفاع.

إن هؤلاء الجنود أجسامهم قوية، و سواعدهم مفتولة، فما أقواهم في الحروب، و ما أشد هتافاتهم المجلجلة بكلمة التوحيد.

(المصدر السابق، ص: ٣٠٥، ٣٠٦)

التَّمْرِيْنُ (١٤)

حوّلوا إلى الأردية.

رسالة تهنئة إلي الأم بمناسبة حلول عيد ميلادها

أمي الحنون ... تحيّةً إسلامية و سلاما مباركًا

يحمل إليَّ هذا اليوم ذكرى سعيدة، فأنتقل بالروح من غرفة درسي، و أرتمي بين ذراعيك، مقدِّمًا لَك تهنئتي بعيدك الميمون. متمنيا لك حياة هانئة و صحة طيبة.

حقّا يا أماه ، إنه لَـمِنْ أصعبِ الأمور على قلبي أن أكون بعيدًا عنك في مثل هٰذا اليوم، و أحرم لذّة يتمتع بها إخوتي الأحباء. لَكَمْ أتمني من صميم قلبي أن أشاركهم أفراحهم، و أقاسمهم هناءهم!.

و أرى أن أجمل هدية تنتظرينها مني هي نتيجة امتحاناتي . فثقي من الآن أنهاستكون بعون الله مما يثلج صدرك، و يريح بالك. فأنا ما أزال أعمل بنصائحك الثمينة، و إرشاداتك الغالية، و اضعا نصب عيني المستقبل الذي زينته لي.

فآزريني يا أمي! بدعائك الصالح، لأتمكَّن من القيام بواجباتي و إنني أسأل الله أن يمنَّ عليكِ بالصحة والهناء، لتظل حياتك مملوءة بالأعياد، فيزداد بذلك سروري، و يلذُّ عيشي.

(مرجع الطلاب في تيسير الإنشاء، ص: ١٣٩)

الدرس الخامس
افعال تصییر وتحویل

نواسخِ جملہ کی ساتویں قسم افعالِ تصییر وتحویل ہیں، یہ افعال ''صَیَّرَ''(بنانے اور ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنے) کے معنی دیتے ہیں۔ افعالِ قلوب ہی کی طرح یہ بھی دو مفعول کی طرف متعدّی ہوتے ہیں اور دونوں مفعول اصل میں مبتدا اور خبر ہوتے ہیں۔

یہ سات ہیں: ۱۔ صَیَّرَ -۲۔ رَدَّ -۳۔ تَرَكَ -۴۔ تَخِذَ -۵۔ اِتَّخَذَ -۶۔ جَعَلَ -۷۔ وَهَبَ۔

۱۔ صَیَّـرَ : جیسے: صَیَّرْتُ العَدُوَّ صَدِیْقًا. (میں نے دشمن کو دوست بنالیا)

۲۔ رَدَّ : جیسے: رَدَّ الطَّعَامُ الجَائِعَ شَبْعَانَ. (کھانے نے بھوکے کو شکم سیر کردیا)

۳۔ تَرَک : جیسے آیت کریمہ: وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ [الکہف:۹۹] (اس دن ہم انھیں آپس میں گتّم گتّھا ہوتے چھوڑیں گے۔)

۴۔ تَخِذَ: جیسے: تَخِذْتُكَ صَدِیْقًا. (میں نے تجھے دوست بنایا)

۵۔ اِتَّخَذَ: جیسے آیت کریمہ: اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴿۱۲۵﴾ [النساء:۱۲۵] (اللہ نے ابراہیم کو اپنا مخلص دوست بنایا)

۶۔ جَعَلَ: جیسے: الجِدُّ وَ العَمَلُ یَجْعَلَانِ الْعَسِیْرَ یَسِیْرًا (کوشش اور کام دشوار کو آسان کردیتے ہیں)۔

۷۔ وَهَبَ: جیسے: وَهَبَنِي اللّٰهُ عَدُوَّ الأشرارِ والظّٰلِمِیْنَ (اللہ نے مجھے

شریروں اور ظالموں کا دشمن بنایا)۔

فائدہ: یہ افعال متعدّی بدو مفعول اُسی وقت ہوتے ہیں جب "صَيَّرَ" کے معنی میں ہوں، اسی لیے جب "رَدَّ" رَجَعَ (لوٹایا) کے معنی میں ہو، جیسے: رَدَدتُّهُ، "تَرَكَ" خَلّٰى (چھوڑا) کے معنی میں ہو، جیسے: تَرَكْتُ الْجَهْلَ ، "جَعَلَ" خَلَقَ (پیدا کیا) کے معنی میں ہو، جیسے: جَعَلَ اللهُ الأرضَ والسماءَ تو یہ ایک مفعول کی طرف متعدّی ہوتے ہیں اور افعالِ تصییر و تحویل میں سے نہیں ہوتے، اسی طرح "وَهَبَ" جب أَعْطىٰ کے معنی میں ہوتا ہے تو وہ اگر چہ دو مفعولوں کو نصب بھی دیتا ہے، مگر وہ اِس باب سے نہیں ہوتا، جیسے: وَهَبْتُكَ كِتَابًا (میں نے تمھیں ایک کتاب دی۔) کیوں کہ اس کے دونوں مفعول اصل کے اعتبار سے مبتدا اور خبر نہیں ہوتے۔ ویسے اس صورت میں فصیح یہی ہے کہ اسے لام جارّہ کے ساتھ استعمال کیا جائے، جیسے: وَهَبْتُ لَكَ كِتَابًا.

خیال رہے کہ جو "وَهَبَ" افعالِ تصییر سے ہوتا ہے وہ فعل جامد (غیر متصرّف) ہوتا ہے، اس سے تمام افعال کے صیغے نہیں بنتے، اور جو "وَهَبَ" أَعْطىٰ (دیا، عطا کیا) کے معنی میں ہوتا ہے وہ فعل متصرّف ہے، اس سے ماضی، مضارع، امر، نہی وغیرہ کے صیغے بنتے اور استعمال ہوتے ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (١٥)

ترجموا إلي الأردية.

(١) صَيَّرَ الصّائغ الذهبَ سِوارًا والفضّةَ خلخالًا.

(٢) رَدّ الأملُ النفوسَ اليائسةَ مستبشرةً.

(٣) اتّخذَ الصانعُ الحديدَ مدفعًا.

(٤) وَهَبَ العامل الدقيقَ عَجينًا.

(٥) صَيَّرَتِ الحربُ الدامِيةُ سُكَّانَ البلادِ فقراءَ.

(٦) العَزِيمةُ تجعلُ الصعبَ سهلًا.

(٧) تركتِ العاصفةُ الأشجارَ عَاريةً من الثِّمارِ والأوراقِ.

(٨) تخذت أوربّا العلومَ و التكنولوجية وسيلةَ الريّ والازدهار.

(٩) اتَّخذ الطبُّ الحديثُ الأشِعَّةَ عِلاجًا لبعض الأمراض.

(١٠) جَعَلتْ جهودُ القواتِ الجوّيّةِ انسحابَ العدوِّ من أرْضِنَا واقعًا.

(١١) مَنْ جُعِلَ قاضيا بين الناس فقد ذُبِح بغير سِكّيْنٍ.

(١٢) وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ [الفرقان: ٢٣]

(١٣) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ [النساء: ١٤٤]

(١٤) مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ. [الأحزاب: ٤]

(١٥) قال الأستاذ إني موجّه إليك سؤالا آخر لأزداد ثقة بك و بعلمك. لقد حدثتني عن النحل و عن علمها و تدبيرها لشئون

نفسها، فهل لك أن تحدثني عن النمل؟

فأجاب الطالب: إنّ النمل تتخذ من باطن الأرض منازل و أزقة ودهاليز و غرفا. و تجعل بعض بيوتها منخفضا كي تجري إليه المياه، و بعضها مرتفعا و تجعل الحب في البيوت المرتفعة حذرا عليها من المطر، و تقطع الحبة نصفين، و تقشر الشعير و الباقلا و العدس لعلمها أنها لا تنبت من التقشير.

قال الأستاذ لتلميذه: بارك الله فيك، فما أغزر علمك و ما أفصح لسانك و ما أبلغ عبارتك.

(قواعد اللغة العربية، الثالث المتوسط، ص: ٢٨٥، ٢٨٦)

التَّمْرِيْنُ (١٦)

عربی بناؤ۔

(۱) کاریگر نے لوہے کے ٹکڑوں سے چاقو، پھاوڑا اور کدال بنائے۔
(۲) جنگلی کبوتروں نے بلند و بالا عمارت کے جھروکوں کو اپنا ٹھکانا بنایا۔
(۳) کتابوں کا احترام کرو، اور انھیں اپنا تکیہ نہ بناؤ۔
(۴) تیز دھوپ اور گرمی نے لوگوں کو نیم مردہ کر دیا۔
(۵) اللہ تعالیٰ نے دن کو روشن اور رات کو تاریک بنایا۔
(۶) بجلی نے مشینوں، ملوں اور کارخانوں کا چلانا بہت آسان کر دیا۔
(۷) دینی تعلیم کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ اور اسلامی احکام کو کھلواڑ نہ بناؤ۔
(۸) سائنس نے جدید ذرائع حمل و نقل کے ذریعہ اشیا کی درآمد و برآمد کو نہایت آسان بنا دیا۔
(۹) اخبار، ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے خبر رسانی کو آسان کر دیا۔
(۱۰) معمار نے اِس عمارت کے ستون، مضبوط، خوب صورت اور دیرپا بنائے۔
(۱۱) اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو آسمان کے لیے آرائش کا سامان بنایا۔
(۱۲) کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ نے دنیا کو ایک گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔
(۱۳) محنت اور لگن غریب آدمی کو مال دار بنا دیتی ہے اور اس کی بدحالی کو خوش حالی میں تبدیل کر دیتی ہے۔
(۱۴) اسلام نے شادی کو بہت آسان بنایا تھا، لیکن ہم نے رسم و رواج کے ذریعہ اسے مشکل بنا دیا۔
(۱۵) سیّدنا غوث اعظم نے اپنے اثر انگیز خطبات کے ذریعہ بگڑے ہوئے معاشرے کو صالح معاشرے میں تبدیل کر دیا۔

الدرس السادس

مفاعیل خمسہ

(۱) مفعول مطلق

نحویوں کے نزدیک مفعول کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- مفعول بہ -**۲**- مفعول مطلق -**۳**- مفعول لہ -**۴**-مفعول فیہ -**۵**- مفعول معہ۔

ان میں سے مفعول بہ کا عمومی تعارف اور اس کی مشقیں آپ مصباح الانشاء اوّل کے درس نمبر گیارہ میں پڑھ چکے ہیں، اب یہاں بقیہ مفاعیل اور مفعول بہ کی خاص قسموں (اِغرا، تحذیر، اختصاص، منادیٰ) کا تعارف اور مشقیں ترتیب وار لکھی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے مفعول مطلق پر گفتگو شروع کرتے ہیں۔

فعل دو چیزوں کو بتاتا ہے: **۱**- حَدَث (معنیٰ مصدری) -**۲**-زمانہ۔ مثال کے طور پر جب آپ نے کہا: "جَلَسْتُ" (میں بیٹھا) تو اس فعل نے یہ بتایا کہ گزشتہ زمانے میں آپ کا "جلوس" پایا گیا، اسی طرح جب آپ نے کہا: "أَجْلِسُ" تو اس نے موجودہ یا آئندہ زمانے میں آپ کے "جلوس" کو بتایا۔ ان مثالوں میں "جُلوس" ہی حدث اور مصدر ہے جو بذاتِ خود کسی زمانے اور وقت کو نہیں بتاتا۔

آپ خوب جانتے ہیں کہ مصدر ہی تمام مشتقات کی اصل ہے، یہ جملہ میں موقع کے اعتبار سے مبتدا، خبر، فاعل، نائب فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق (وغیرہ) واقع

ہوتا ہے۔ یہ مفعول مطلق اس وقت بنتا ہے جب اپنے عامل (فعل یا شبہِ فعل) میں تاکید اور زور پیدا کرنے یا اس کی نوعیت بیان کرنے یا تعداد بتانے کے لیے لایا جاتا ہے، اس طرح مفعولِ مطلق کی اصطلاحی تعریف یہ ہوگی:

مفعول مطلق: وہ مصدر منصوب ہے جو اپنے ہم معنی مصدر یا فعل یا مشتق کے بعد اس میں تاکید اور زور پیدا کرنے یا اس کی نوعیت بیان کرنے یا اس کی تعداد بتانے کے لیے آئے۔

○ اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مفعولِ مطلق کا عامل کبھی خود اس کا ہم معنی مصدر ہوتا ہے، جیسے: الامتناعُ عن التدخينِ امتناعًا كاملًا يُجَنِّبُ المرْءَ أَمْرَاضًا كثيرةً. (سگریٹ نوشی سے پورے طور پر پرہیز کرنا آدمی کو بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔)، کبھی فعل ہوتا ہے، جیسے: قمتُ قيامًا (میں سچ مچ کھڑا ہوا) اور کبھی اس سے مشتق کوئی اسم ہوتا ہے، جیسے: الساعي إلى الخيرِ سعيًا دَؤُوْبًا كفاعِلِهٖ (نیکی کے لیے مسلسل کوشش کرنے والا، نیکی کرنے والے ہی کی طرح ہے۔)

○ اسی طرح مفعول مطلق کی اوپر لکھی ہوئی تعریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں:

۱- تاکیدی -۲- نوعی -۳- عددی

(۱) تاکیدی : یہ اپنے عامل (فعل یا شبہِ فعل) میں تاکید اور زور پیدا کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: جَرى عُثْمَانُ جَرْيًا (عثمان واقعی دوڑا)۔ "جَرَىٰ عُثْمَانُ" سننے کے بعد مخاطب کو یہ شبہہ ہو سکتا تھا کہ عثمان دوڑا نہیں، بلکہ تیز چل کر آیا ہے جسے مبالغہ کے طور پر "جَرىٰ" سے تعبیر کر دیا گیا، مگر "جَرْيًا" بڑھا دینے سے اس شبہہ کی گنجائش باقی نہیں رہی، اور حقیقی دوڑنا متعیّن ہو گیا۔

مفعول مطلق تاکیدی کا اردو میں ترجمہ موقع و محل کے لحاظ سے " بہت زیادہ، خوب، اچھی طرح، واقعی، سچ مچ، حقیقت میں " وغیرہ الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ لیکن

جہاں اس کا موقع نہ ہو وہاں صرف فعل، شبہ فعل ہی کے ترجمے پر اکتفا کیا جاتا ہے، اور تاکید کا مفہوم صرف ذہن میں رکھا جاتا ہے۔ اس سے در اصل مضمونِ جملہ میں زور پیدا کیا جاتا ہے۔

(۲)نوعی : یہ اپنے عامل (فعل یا شبہِ فعل) کی نوعیت بتانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: نَهَضْتُ نُهُوضَ الـمُتَثَاقِلِ (میں بوجھل آدمی کی طرح اٹھا)، اس مثال میں "نَهَضْتُ" کہنے سے صرف متکلّم کا اٹھنا معلوم ہوتا تھا، "نُهُوْضَ المتثاقِلِ" کہنے سے اٹھنے کی نوعیت معلوم ہوئی کہ میں -بوجھل آدمی کی طرح- اٹھا۔

(۳)عددی : یہ اپنے عامل (فعل یا شبہِ فعل) کے واقع ہونے کی تعداد بتاتا ہے، جیسے: صَرَخَ الصَّبِيُّ صَرْخَتَيْنِ (بچہ دوبار چیخا)، اس مثال میں "صَرْخَتَيْنِ" کے اضافہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بچّے سے چیخنے کا کام دوبار ہوا۔

○ مفعول مطلق در اصل اپنے فعل یا شبہ فعل کا مصدر ہی ہوتا ہے، لیکن کبھی وہ خود لفظ میں موجود نہیں ہوتا، کوئی دوسرا لفظ اس کا قائم مقام بن کر استعمال ہوتا ہے اور مفعولِ مطلق ہی کی طرح منصوب ہوتا ہے۔ درج ذیل اسما، اس کے قائم مقام ہوتے ہیں:

(۱) اسم مصدر، جیسے: كَلَّمَ التَّلامِيْذُ أَسَاتِذَتَهُمْ كَلَامًا، سَلَّمْتُ على الحاضرين سَلَامًا.

(۲) اسی کا ہم معنی کوئی دوسرا مصدر، جیسے: قعدتُ جُلُوْسًا ، فَرِحْتُ جَذَلًا ، سُرِرْتُ فَرَحًا۔

(۳) کوئی ایسا مصدر جو اصلی حروف میں اس کے ساتھ شریک ہو اور دوسرے باب سے ہو، جیسے آیت کریمہ: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ [المزّمّل:۸]

(۴) اس مصدر کی کوئی صفت، جیسے آیت کریمہ: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا [آل عمران: ٤١] (یعنی ذكرًا كثيرًا) قرأتُ أحْسَنَ القِرَاءَةِ (یعنی قِراءةً أحسنَ القراءة)، تَتَطَوَّرُ الحياةُ سَرِيْعًا، (یعنی تطوّرًاسَرِيْعًا.)

(۵) ضمیر جو اس مصدر کی طرف لوٹ رہی ہو، جیسے آیتِ کریمہ: فَإِنِّيٓ أُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهٗٓ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ [المائدہ: ۱۱۵]، أحترِمُ أُسْتَاذِي احترامًا لاأَحْتَرِمُه غَيْرَه.

(۶) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت بتائے، جیسے: رَجَعَ العَدُوُّ الْقَهْقَرىٰ یعنی رجوعَ القهقری، قَعَدتُ القُرفُصَاءَ، یعنی قُعُوْدَ القُرْفصاءِ، (میں اُکڑوں بیٹھا۔)

(۷) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی تعداد بتائے، جیسے: هَجَمَ العَدُوُّ على بَلْدَتِنَا خَمْسَ هَجَمَاتٍ.

(۸) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی معروف و معتاد آلہ کو بتائے، جیسے: ضَرَبَ الفَلَّاحُ الشَّجرَةَ فَأسًا، و رَمَى اللَّاعِبُ الكُرَةَ رِجْلًا (یعنی ضربًا بالفأسِ ، رَمْيًا بالرِّجْلِ)۔ اب یہاں "ضَرَبَ الفَلَّاحُ الشجرةَ قَلَمًا" کہنا صحیح نہیں ہے، کیوں کہ قلم، ضرب کا معروف و معتاد آلہ نہیں ہے۔

(۹) اسم اشارہ جس کا مشار الیہ وہی مصدر ہو، جیسے فَرِحْتُ ذلك الفرحَ. اس صورت میں اس جیسے مصدر کا اس کے معًا بعد آنا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ صرف قرینہ پایا جائے تو اس کا قائم مقام ہونا صحیح ہے۔ جیسے کوئی آپ سے کہے: هَلْ نِمْتَ نَوْمًا مُرِيْحًا؟ تو آپ اس کے جواب میں کہیں: نِمْتُ ذلك۔ یہاں "ذلك" مفعول مطلق اور منصوب ہے کیوں کہ وہ مصدرِ محذوف "نومًا مُرِيْحًا" کا قائم مقام ہے۔

(۱۰) وہ اسم جو اس مصدر کا وقت ہو، جیسے: هَلْ حَزِنْتَ لَيْلَةَ الغَرِيْبِ؟ (یعنی حُزْنَ لَيْلَتِهٖ)۔

(۱۱) لفظ "كل"، "بعض" اور وہ "أي" جو کمال کا معنی بتائے، لیکن اِن الفاظ کے لیے شرط یہ ہے کہ مصدرِ محذوف جیسے مصدر کی طرف مضاف ہوں، جیسے: اِجْتَهِدْ كُلَّ الاجتِهَادِ ، أَحْسَنَ عَامِرٌ إلى جارِهٖ بعضَ الإحسانِ ، فَرِحَ

خالدٌ بِنجاحه في الامتحانِ أيَّ فرحٍ.

اسی طرح وہ الفاظ جو عموم یا بعضیت و جزئیت کے معنی بتائیں، جیسے لفظ : جمیع، عامّة، نصف ، شطر وغیرہ۔

(۱۲) مَا اور أيّ *استفہامیہ، جب کہ یہ معنیٔ مصدری پر دلالت کریں، جیسے :* "مَا عَاقبتَ المسِيءَ إِلَيْكَ؟ (*بمعنی* "أيّ عِقابٍ عَاقَبْتَهُ"؟ *اور جیسے :* سَنُشَاهِدُ أيَّ لَعِبٍ يَلْعَبُ هٰذَا الفرِ يْقُ؟

(۱۳) مَا و مَهْمَا و أيّ *شرطیہ، جب کہ یہ حَدَث پر دلالت کریں، جیسے:* مَا تَنْتَبِهْ تَسْتَفِدْ (یعنی أيَّ انتباهٍ تَنْتَبِهْ تَسْتَفِدْ مِنْه) ، مَهْمَا تَصْبِرْ فَلَنْ تَنْدَمَ (*یعنی:* أيَّ صبرٍ تصْبِرْ فلَنْ تَنْدَمَ) ، أيَّ سُلُوكٍ تَسْلُكْ يَقْتَدِ بِكَ ابنُكَ.

○ *اگر مفعول مطلق عددی ہو تو اس کا تثنیہ اور جمع لانا جائز ہے، جیسے:* نظرتُ إلى الكتابِ نَظْرَتَيْنِ أو نظراتٍ ، *اور اگر نوعی ہو تو مشہور یہی ہے کہ انواع کے اختلاف اور تعدّد کی صورت میں اس کو تثنیہ اور جمع لانا بھی جائز ہے، جیسے:* لَعِبْتُ بِكُرَةِ القدمِ لَعِبَيْ عمرانَ في الدورة الأخيرة، *اور مفعول مطلق تاکیدی ہو تو اس کا واحد ہونا واجب ہے۔*

التَّمْرِيْنُ (١٧)

حوّلوا الـجُمَل التالية إلى الأردية، و عَيّنوا ما فيها من المفعول المطلق برسم الخطّ عليه.

(١) قُل قولَ العقلاء وافعلْ فعلَ النبلاءِ.
(٢) سعى الحاجّ بين الصفا والمروة الهرولة.
(٣) قَلِقَ المؤظَّفُ من مقابلةِ مديره اضطرابًا.
(٤) يدافعُ الجنودُ عن الوطن دفاعَ الشجعانِ.
(٥) لا تفرحْ فرحًا مسرفًا ولا تحزن حُزنًا مُفْرِطًا.
(٦) أعطِفُ على ابني عطفًا لا أعطِفُه على أحد سواه.
(٧) يرتفعُ الهرمُ ارتِفَاعًا ، و يَصمُدُ للزَّمنِ صُمُوْد الجبال.
(٨) أتقنَ العاملُ عمله إتقانًا ، و أخلص فيه إخلاصًا عظيمًا.
(٩) حافظتُ على البيئةِ محافظةً، و منعتُ الضوضاءَ منعًا باتًّا.
(١٠) أعاتِبُ صديقي عتابًا رقيقًا ، و أصفح عنه الصفحَ الجميلَ.
(١١) يعتمِدُ المؤمن على الله اعتمادًا كبيرًا، بعد أن يُخَطِّطَ لعملِه تخطيطًا سليمًا.
(١٢) أمسك الشرطي باللصّ إمساكًا، فدفع يده عنه دفعتين، فصبر على محاولاته في الهرب صبرًا جميلًا.
(١٣) تثور البراكين في بعض الجهاتِ ثورَانًا شديدًا، فتهدم المنازل هدمًا، وتدك المباني دكًّا، وتقذف النيران قذفًا مستمرّا، فيخاف السكّانُ خوفًا عظيمًا، فلا تسمع غير نساء تصيح صياحًا، و أطفال تصرخ صراخًا، و لا ترى إلّا رِجالًا نكبهم الدهرُ نكبتين: مات أولادهم و ضاعت أموالهم.

التَّمْرِيْنُ (۱۸)

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) محنتی طلبہ نے سالانہ امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی۔

(۲) ڈاکیا احمد کے گھر خط لے کر آیا اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔

(۳) سپہ سالار نے اپنے فوجیوں سے کہا دشمن کی چوکیوں پر زوردار حملہ کرو اور بزدلوں کی طرح دشمنوں سے نہ ڈرو۔

(۴) خالد نے کتے کو مارا تو وہ بہت زیادہ غضب ناک ہو گیا اور اس کی ٹانگ میں زور سے کاٹ لیا۔

(۵) جب عبد الرحمٰن نے امتحان میں اپنی کامیابی کی خبر سنی تو اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک اٹھا۔

(۶) آج انسان خلا تک پہنچ گیا ہے اور ہوابازی کے فن میں زبردست کامیابی حاصل کر چکا ہے۔

(۷) وہ لوگوں کی زبردست خدمت کرتا ہے اور سفر میں ان کے لیے واقعی، سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

(۸) کل میں نے ایک چھوٹے بچے کو دیکھا جو سڑک پر تیزی کے ساتھ دوڑ رہا تھا اور گزرنے والی گاڑیوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کر رہا تھا۔

(۹) خالدہ، بی اے سال اول کی طالبہ ہے، وہ اپنی استانیوں کا بڑا احترام کرتی ہے۔

(۱۰) پن ڈبّی جدید جنگی آلات میں سے ہے جو سمندر میں پانی کے اندر مچھلیوں کی طرح چلتی ہے، اور سمندری لڑائی میں زبردست رول ادا کرتی ہے۔

(۱۱) موٹر سائکل سچ مچ ایک نفع بخش سواری ہے جو موٹر کی طرح سڑکوں پر تیز چلتی ہے اور لوگوں کے لیے ایسی آسانیاں فراہم کرتی ہے کہ گزشتہ زمانے میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

(۱۲) ہم نے کل دیکھا کہ ایک ڈاکو نے چلتی گاڑی سے ایک تاجر پر ریوالور سے ایسا فائر کیا جو اس کے بازو کو چھید کر باہر نکل گیا۔

(۱۳) سانپ ایک موذی جانور ہے جو کسی کو کاٹ لیتا ہے تو اس کا کام بالکل تمام کر دیتا ہے۔

(۱۴) گزشتہ ہفتے بنگلہ دیش میں ایسی زور دار بارش ہوئی جس نے بہت سے مکانات کو بالکل ڈھا دیا اور بہت سی کھیتیوں کو پوری طرح تباہ کر دیا۔

(۱۵) شہروں میں راستوں اور گلی کوچوں میں روشنی کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے اور ایسے بلب جلائے جاتے ہیں جو اندھیرے کو بالکل کافور کر دیتے ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (۱۹)

ترجموا من العربية إلى الأردية:

(١) أقبل العمّالُ على عملهم كل الإقبالِ.

(٢) أجاب خالد عن السؤال سريعًا.

(٣) مرّ القطارُ مرَّ السحاب.

(٤) أقدِّرُ الفنَّ تقديرًا لا أُقدِّرُه شيئًا آخر.

(٥) أقبل طلّاب العلم على تعلُّم اللغة العربيّة إقبالًا محمودًا.

(٦) وسوس الشيطانُ للإنسانِ وسوسةً ، و زخْرَفَ له الباطلَ زخرفةً، فمن استجاب له زلزل حياتَه زلزالًا شديدًا.

(٧) إنَّ والديَّ قد ربّياني تربية كريمة و تعبا في سبيل ذلك تعبًا شديدًا.

(٨) إن مشروع القراءة للجميع من المشروعات التي أثرتِ الثقافة في مصر إثراءً بالغًا.

(٩) أُحسِنُ إلى الوالدين إحسانًا وأخفِضُ لهما جناح الذلّ من الرحمة خفضًا.

(١٠) حججتُ بهما بيتَ الله حجّاتٍ ثلاثا و زرنا قبر الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم زورتينِ.

(۱۱) أثنيتُ على الفائز الأوّل ثناءً لا أثنيه لأحدٍ غيره، و أحترم المتفوّق احترامًا لم أحترِمْه لغيره.

(۱۲) التمرينات البدنية تزيد العضلاتِ صلابة و القلبَ قوة، و تساعد الأمعاء والكلى أتمَّ مساعدة، فعلى الإنسان أن يُعنى بها كلَّ العنايةِ، و أن يجعلَ لنفسه حظًّا منها كلّ يومٍ، و أفضل أنواع التمرين البدني ما كان في الهواء الطلق، فيحسن بالإنسان أن يمشي في الحقول كثيرًا، و أن يسبح عَومًا، و أن يمتطي صهواتِ الخيل ركوبًا، و أن يشتغل في حديقة منزله مرّتين أو ثلاثًا كل أسبوع، و على الإنسان ألّا يُجهد نفسه في هذا التمرين ذلك الإجهاد الذي يأتيه المتنافسون في ميادين السباق، فإن ذلك قد يضر الجسم أكثر مما يفيده.

(النحو الواضح، الأوّل من الثانوية، ص: ۱۲۸)

التَّمْرِيْنُ (۲۰)

عربي میں ترجمہ کرو:

(۱) تم جہاں بھی رہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کو خوب یاد کرتے رہو۔

(۲) جب صبح ہوتی ہے پرندے اپنے گھونسلوں سے باہر نکلتے ہیں اور درختوں کی شاخوں پر خوب چہچہاتے ہیں۔

(۳) مسعود ایک محنتی طالب علم ہے جو پڑھنے میں خوب محنت کرتا ہے اور امتحانی سوالات کے جوابات صاف صاف اپنی کاپی پر لکھتا ہے۔

(۴) کل رات تیز بارش کی وجہ سے ایک مکان بالکل ڈھ گیا، پڑوسیوں نے اس گھر کا سامان نکالنے میں گھر والوں کی بہت مدد کی اور پولیس نے بھی اس کے لیے کچھ کوشش کی۔

(۵) آج صبح سے تیز ہوائیں چل رہی ہیں، ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے اور موسم نہایت خوشگوار ہو گیا ہے۔ اِس سے کھیتیوں کا بہت فائدہ ہو گا۔

(۶) کون نہیں جانتا کہ یہودی مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں، وہ انھیں نقصان پہنچانے کے لیے برابر سازشیں کرتے رہتے ہیں اور انسانی حقوق کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔

(۷) حامد کا بھائی کل سخت بیمار ہوا، اس کے سر میں زور کا درد اٹھا جس کی وجہ سے اس نے رات کا کھانا بالکل نہیں کھایا۔

(۸) مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ برابر ہر سال اپنے مال کا حساب کریں اور زکات کی ادائگی میں بالکل سستی نہ کریں، اگر وہ اس فریضے کو پورے اخلاص کے ساتھ ادا کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے مال میں خوب برکت دے گا۔

(۹) ہر شہر میں ایک ایسے تعلیمی ادارے کی ضرورت ہے جو تعلیم کو خوب عام کرے اور دین کی بھی اچھی خدمت کرے۔

(۱۰) صحت مند غذا انسان کے لیے ضروری ہے جو بھوک مٹاتی ہے، پٹھوں اور ہڈیوں کو بڑھاتی اور خوب طاقت ور بناتی ہے اور زخموں کو بھرنے میں بھی کافی مدد دیتی ہے۔

(۱۱) اگر آپ کو کوئی اہم کام کرنا ہو تو پہلے اس کے تمام گوشوں پر خوب غور کریں اور مخلص دوستوں سے بھی مشورہ لیں تاکہ آپ نقصان سے دوچار نہ ہوں۔

(۱۲) اسلامی تہذیب جب کسی قوم میں پہنچی تو ان کی عادات واخلاق پر اس نے گہرا اثر چھوڑا۔

(۱۳) ہندوستان، ملیشیا اور چین کے لوگ مسلمان تاجروں اور سیاحوں سے بہت متأثر ہوئے اور ان کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کیا۔

(۱۴) جامعہ اشرفیہ برّصغیر میں اہل سنت وجماعت کا علمی ودینی ادارہ ہے جو اسلامی علوم و فنون کے ساتھ عربی زبان وادب کی تعلیم پر بھی بھرپور توجہ دیتا ہے، یہاں کے فارغین مخلص، بیدار مغز، متحرک اور فعّال ہوتے ہیں جو مختلف میدانوں سے تعلّق رکھتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کی خوب خوب نشر واشاعت کرتے ہیں۔

الدرس السابع

(۲) مفعول فیہ

مفعول فیہ: اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے وقت یا جگہ کو بتائے اور "في" کے معنی کو شامل ہو اور اس کے مقدّر ہونے کی وجہ سے منصوب ہو۔ جیسے: عُدْتُّ إلی البیتِ مَسَاءً، فوَضعتُ کتبي فوقَ الطّاولةِ (شام کو گھر لوٹا تو اپنی کتابیں میز کے اوپر رکھ دیں۔)

اور اگر یہ اسم "في" کے معنی کو متضمن نہ ہو تو مفعول فیہ نہیں ہوتا، بلکہ دوسرے اسما کی طرح عامل کے مطابق مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ کبھی مبتدا اور خبر بنتا ہے جیسے: یَوْمُنَا یومٌ سعیدٌ، کبھی فاعل، جیسے: جَاءَ یومُ الجمعةِ، کبھی مفعول بہ، جیسے: "لا تُضَیّعْ أیّامَ شبابِك". اور کبھی حرفِ جر کا مدخول ہوتا ہے، جیسے: عُدْتُّ في المساءِ (میں شام کو لوٹا)، اس مثال میں "المساء" اگرچہ معنی کے اعتبار سے "عُدْتُّ"، فعل کا ظرف واقع ہے، لیکن یہ نحویوں کی اصطلاح میں مفعول فیہ نہیں ہے، کیوں کہ مفعول فیہ میں "في" لفظ میں نہیں آتا، اور اس کے مقدّر ہونے ہی کی وجہ سے وہ منصوب ہوتا ہے۔

مفعول فیہ کو نحو کی اصطلاح میں "ظرف" بھی کہا جاتا ہے۔

○ **ظرف کی قسمیں:**

ظرف کی دو قسمیں ہیں: **۱**-ظرف زمان-**۲**-ظرفِ مکان۔

ظرفِ زمان: وہ اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کے زمانہ یا وقت کو بتائے، جیسے: سَافَرتُ یومَ الاثنین إلی مُبارك فور۔

ظرفِ مکان: وہ اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ بتائے، جیسے: وَقَفْتُ

تَحْتَ عَلَمِ العِلْمِ۔

پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: **۱**- مبہم-**۲**- محدود۔

ظرف زمان مبہم: جیسے: أَبَدًا (ہمیشہ)، أَمَد، حين، وقت، زمان۔

ظرف زمان محدود: جیسے: سَاعة ، يوم، ليلة، أسبُوع، شهر، سنة، عام ، مہینوں کے نام، موسموں کے نام (جیسے: صيف، شتاء، ربيع ، خريف)، دنوں کے نام (جیسے يومُ الأحد ، يوم الاثنين وغیرہ)، اور وہ ظروفِ زمان مبہم جن کا ابہام اضافت کی وجہ سے ختم ہوجائے، جیسے: زمانُ الربيعِ ، وقتُ الصيف وغیرہ۔

ظرفِ مکان مبہم: درج ذیل ہیں:

۱- جہاتِ ستّہ کے نام: فوق (اوپر)، تحت (نیچے)، أَمَام و قُدَّام (آگے)، وَرَاء، و خَلْف (پیچھے)، يَمِيْن (دایاں)، يَسَار و شِمال (بایاں)۔

۲- جگہ کی مخصوص مسافت اور حد کو بتانے والے اسما: جیسے غَلْوَة، مِيْل ، فَرْسَخ، بَرِيْد ، قَصَبَة ، كيلو متر ، متر، سِنْتِيْمِتَر [1]، اور اسی طرح کے دوسرے الفاظ، جیسے: جانب ، مكان، ناحية وغیرہ۔

ظرفِ مکان محدود: جیسے دار ، مدرسة، مسجد ، مكتب ، بلد ، مَصْنع ، مزرعة، یوں ہی شہروں، قصبوں، دیہات، پہاڑوں، نہروں، ندیوں، سمندروں کے نام۔

○ احکام:

① ظرف زمان مبہم ہو یا محدود، مطلقًا مفعول فیہ ہونے کی بنیاد پر منصوب ہوتا ہے جب کہ وہ "في" کے معنی کو متضمّن ہو۔ اور "في" کے معنی کو متضمن نہ ہونے کی صورت

---

(۱) غَلْوَة: تیر اندازی کی مقدار جو تین سو سے چار سو گز ہوتی ہے۔ مِيْل: مسافت ناپنے کا ایک پیمانہ جو قدیم زمانے میں چار ہزار ذراع کے برابر ہوتا تھا۔ فَرْسَخ: تین میل۔ بَرِيْد: چار فرسخ، بارہ میل۔ قصبة: لَٹھا، زمین کی پیمائش کا ایک پیمانہ جو مصر میں تین میٹر سے کچھ زائد کا ہوتا ہے۔

میں اس کا اعراب عامل کے اعتبار سے ہوتا ہے، جیسے: جاءَ یومُ الخمیس، یومُ الجمعةِ یومٌ مبارکٌ، أَحْتَرِمُ لیلةَ القدرِ۔

اور ظروفِ مکان میں سے دو طرح کے اسما مفعول فیہ ہوکر منصوب ہوتے ہیں:

(ا) ظروفِ مکان مبہمہ (۲) اسمائے ظروف مشتقہ ، جیسے: قَعَدتُّ في الحَفْلَةِ مَقْعَدَ الرَّئِیْسِ، ذهبتُ مذهبَ صَدِیْقِي ،مگر ان کے لیے شرط یہ ہے کہ ان کا عامل خود انھیں کے مادّہ سے ہو، اسی لیے قعدتُّ مذهبَ الرئیس اور ذهبتُ مقعدَ صدیقي کہنا صحیح نہیں ہے۔

رہے ظروفِ مکان محدود غیر مشتق تو وہ مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب نہیں ہوسکتے، بلکہ ان سے پہلے لفظ میں "في" کا لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے: صَلَّیْتُ في المسجد، أقمتُ في البلدِ ، جلستُ في الدارِ۔ مگر جب یہ دَخَلَ ، سَکَنَ، نَزَلَ اور ان کے مشتقات کے بعد آئیں تو کثرتِ استعمال کی وجہ سے نحویوں نے توسُّعًا یہ بات جائز رکھی ہے کہ ان کا استعمال "في" کے ساتھ ہو یا "في" کے بغیر، دونوں طریقے صحیح ہیں، جیسے: دخلتُ المسجدَ ،اور دخلتُ في المسجد۔

② کبھی ظرف کو حذف کرکے کسی اسم کو اس کی جگہ رکھ دیا جاتا ہے، اس کو نائبِ ظرف، یا قائم مقام ظرف کہتے ہیں۔

درج ذیل چھ چیزیں ظرف کی جگہ رکھی جاتی ہیں:

(ا) لفظ کل یا بعض یا ان کے ہم معنی الفاظ، جب کہ یہ ظرف کی جانب مضاف ہوں، جیسے: سَهِرتُ کلَّ اللَّیْلِ ، نِمْتُ بعضَ النهارِ.

(۲) ظرف کی صفت ، جیسے: وقفتُ طویلًا (یعنی زمانًا طویلاً)، جلستُ شرقِيَّ الدّار.(یعنی مکانًا شرقیًّا من الدار.)

(۳) اسم اشارہ جس کا مشار الیہ ظرف ہو، جیسے: نمتُ هذه اللیلةَ نومًا عمیقًا۔

(۴) اسم عدد جس کی تمیز ظرف ہو، جیسے: سافرتُ ثلاثين يومًا، سرتُ أربعين فرسخًا، یا وہ اسم عدد جو ظرف کی طرف مضاف ہو، جیسے: لزمتُ الدارَ ستّةَ أيّامٍ، سرتُ ثلاثةَ فَرَاسِخ.

(۵) وہ مصدر جو ظرف کے معنی کو متضمّن ہو، اس طرح کہ ظرف، مصدر کی طرف مضاف رہا ہو، پھر ظرف کو حذف کرکے مصدر کو اس کی جگہ رکھ دیا گیا ہو، جیسے: عُدتُّ إلى البيتِ غروبَ الشمسِ (یعنی وقتَ غروبِ الشمس.)

یہ زیادہ تر ظروفِ زمان کے ساتھ ہوتا ہے۔

اور کبھی ظرفِ مکان میں بھی ہوتا ہے، جیسے: سَكَنْتُ قُربَ الجامعةِ یعنی مكانَ قربِ الجامعةِ)، ذهبتُ نحوَ المسجد (یعنی مكان نحوِ المسجد.)

(٦) ظروفِ سماعیہ، یعنی وہ الفاظ جو ظرفِ زمان یا مکان کی طرح "في" کے معنی کو متضمن ہونے کی بنا پر عربوں سے منصوب سنے گئے، جیسے: أَ حَقًّا أنّك مُسَافِرٌ[1]

انھیں میں سے درج ذیل الفاظ بھی ہیں:

• غيرَ شَكٍّ • جَهدَ رَائِي • ظَنًّا مِنّي • ظَنَّكَ مِنّي . جیسے: غيرَ شَكٍّ أنّك نَاجِحٌ، جَهدَ رَأْيِي أَنَّك عائدٌ، ظَنًّا مِنّي أَنَّك مُشارِكٌ في الاحتفالِ.

یہ سبھی ظروف، اپنے متعلّق محذوف سے مل کر خبرِ مقدّم ہوتے ہیں اور ان کے بعد آنے والا أَنَّ (موصولِ حرفی) اپنے اسم و خبر (صلہ) سے مل کر مبتداے مؤخّر بنتا ہے۔

(۳) اکثر اسماے ظروف معرب ہیں، صرف چند مبنی ہیں، ان میں سے کچھ تو ظرفِ زمان ہیں، اور کچھ ظرفِ مکان ہیں اور کچھ دونوں میں مشترک ہیں، جن کی قدرے تفصیل یہ ہے:

---

(۱) بعض علماے نحو "حقًّا" اور اس جیسے دوسرے الفاظ کو منصوب بنزع الخافض قرار دیتے ہیں، ظرفیت کی کی بنا پر منصوب نہیں مانتے۔

● ظروفِ زمان: جیسے إذَا، متی، أيّانَ، إذْ، أمْسِ، الآنَ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، بَيْنَا، بَيْنَمَا، رَيْثَ، رَيْثَمَا، كَيفَ، كَيْفَمَا، لَمَّا۔

● ظروفِ زمان مرکّبہ: جیسے صباحَ مَسَاءَ، ليلَ ليلَ، نهارَ نهارَ، يومَ يومَ، (یہ كلَّ صباحٍ و مساءٍ، كلَّ ليلٍ، كلَّ نهارٍ، كلَّ يومٍ کے معنی میں ہیں.)

● ظروفِ مکان: جیسے حَيْثُ، هُنَا، ثَمَّ، أَيْنَ۔ اور اسی میں وہ اسماے جہات ستّہ بھی ہیں جو مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوفِ منوی ہو۔

● وہ ظروف جو زمان و مکان دونوں میں مشترک ہیں، جیسے: أنّٰى، لَدَى، لَدُنْ، اور اسی میں سے قبلُ اور بعدُ بھی ہیں جب کہ یہ مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو، جیسے: للهِ الأمرُ من قبلُ و مِنْ بعَدُ۔

④ **أوّل:** اس کا استعمال کئی طرح ہوتا ہے:

۱-اس سے مراد تفضیلی معنی ہو، تو یہ (کسی سے پہلے) کے معنی میں ہوتا ہے، اس صورت میں یہ اسم تفضیل ہوتا ہے اور وصف اور وزنِ فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہوتا ہے، اس کا مؤنث الفِ مقصورہ کے ساتھ "فُعْلٰی" کے وزن پر "أُوْلیٰ" آتا ہے، تا کے ساتھ "أوّلَةٌ" نہیں آتا، جیسے: لَقِيْتُكَ عَامًا أوَّلَ، اور "مِنْ" کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَخُوْكَ أَوَّلُ مِن هٰذَيْنِ.

۲-اس سے تفضیلی معنی مراد نہ ہو، اس صورت میں یہ اسم منصرف ہوتا ہے، اور اس کا مؤنث تا کے ساتھ "أَوَّلَةٌ" استعمال ہوتا ہے۔ اس صورت میں یہ کبھی "قديم" یا "سابق" کے معنی میں آتا ہے، جیسے: زُرْتُ الشامَ عَامًا أوَّلًا، اور کبھی ابتدا اور آغاز کا معنی دیتا ہے، جیسے: مَالَه أَوَّلٌ ولا آخرٌ، ما رَأَيْتُ لِهٰذه الحربِ أوَّلًا ولا آخرًا.

التَّمْرِيْنُ (٢١)

انقلوا مَا يأتي من الجمل إلى الأردية، و عيّنوا المفعول فيه برسم الخط عليه.

(١) تعطل مُحرّك السيارة عند مُنْحَنَى الطريقِ.

(٢) يستعين الفلّاح في حقله بالشادوفِ و الفأس و المنجل و المحراث و النورجِ والساقية.

(٣) اتجهتُ نحو الحديقةَ للاستمتاع بمباهجها.

(٤) يَستعمل المهندسُ حين عمله المسطرة والمنقلة و المثلّث والقلم والورقة.

(٥) يستخدِمُ الجرَّاحُ أثناءَ عمليّته المشرط و الإبرة و المقصّ والمنظار.

(٦) يذهب القادر على أداء فريضةِ الحجّ إلى الأراضي الحجازيةِ متحمّلًا المتاعبَ والصعاب لا يَثنِيه عن عزيمته حَرّ يلاقيه زمنَ الصيفِ ، أو بردٌ يصيبه أيام الشتاء، حتى إذا ما وصل إلى مكّة بسلامة الله طاف حول الكعبة، و سعى بين الصفا و المروة ، و أتـمّ جميع المناسك راضيًا صابرًا.(تيسر النحو، ص: ٢١٦)

(٧) اجتمع مجلسُ المدرسين ظهر السبت الماضي، للنظر في أحوال الطلاب، و قد استمرّ اجتماعُهم ساعة، انصرفوا بعدها إلى بيوتهم، ثمّ عادُوا فاجتمعوا مساءً ، و قد قرّروا إجراءَ امتحانِ مسابقةٍ بين الفترتين الثالثة والرابعةِ ، يُمنَحُ الفائزُ فيها جائزةً ثمينةً، و بينما كان الطلاب يقفون في صفوفهم صباحًا وقفَ المشرفُ أمامهم و أعلمهم ذلك النبأ، و حثّهم على الاجتهاد في دروسهم ، حتى يكونوا عند حسنِ ظنّ أساتذتهم.

(قواعد اللغة العربية، الثاني المتوسط، ص: ١٠٠)

التَّمْرِيْنُ (۲۲)

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) سرکاری اسکول موسم گرما میں بند کر دیے جاتے ہیں، کیوں کہ گرمی جسم اور ذہن کو جھنجھوڑ دیتی ہے، شب و روز طلبہ اور اساتذہ کو پریشان رکھتی ہے تو وہ صحیح طریقے پر درس اور مطالعہ کا کام نہیں کرپاتے ہیں۔

(۲) کل شام کو دہلی میں "موجودہ مسلم مسائل اور ان کا حل" کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوگا، جس میں سب سے پہلا خطبہ وزیر داخلہ کا ہوگا، اس میں ملک کے مختلف صوبوں کے مسلم نمائندے شریک ہوں گے۔

(۳) ۲۸/ اپریل کو دوپہر کے بعد امداد یافتہ عربی مدارس کے نمائندہ اساتذہ کا ایک وفد وزیر اعلیٰ اترپردیش سے ملا اور انھیں اپنی گوناگوں پریشانیوں سے واقف کرایا، وزیر اعلیٰ نے پوری توجّہ کے ساتھ ان کی باتیں سنیں اور ان کی مشکلات بہت جلد حل کرنے کا یقین دلایا۔

(۴) میرے گھر کے نزدیک ایک بہت بڑا پارک ہے، جس میں صبح و شام دور دراز علاقوں کے لوگ تفریح اور جسمانی ورزش کرنے کے لیے آتے ہیں، اس کے پودوں اور پھولوں کی دیکھ ریکھ اور حفاظت کے لیے کئی مالی اور چوکی دار ہیں، جو مقرّرہ وقت میں اپنی ڈیوٹی پوری تن دہی اور مستعدی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

(۵) میرے قصبے سے دکھن جانب تقریباً ۱۵/ کلومیٹر کی دوری پر گومتی ندی بہتی ہے، جس میں قسم قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں، شکاری جالوں سے ان کا شکار کرتے ہیں اور انھیں مہنگے داموں میں فروخت کرتے ہیں۔ اس ندی کی مچھلیاں بڑی لذیذ اور مقوّی ہوتی ہیں۔

(۶) مسلسل تین دن سے ٹھنڈی اور خوش گوار ہوائیں چل رہی ہیں، ہلکی ہلکی

بارش بھی ہو رہی ہے، کل میں اپنے دوستوں کے ساتھ نہر کے کنارے گھنے باغ میں گیا اور دو گھنٹے وہیں رہ کر موسم کا لطف اٹھایا اور مغرب کی اذان سے کچھ پہلے گھر واپس آیا۔ نماز مغرب کے بعد کچھ دیر درسی کتابوں کا مطالعہ کیا، کھانا کھانے کے بعد محلّے کی مسجد میں عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر دس بجے سے پہلے ہی سو گیا۔

التَّمْرِيْنُ (٢٣)

ترجموا إلى الأردية:

● من طريف ما يروى أن صيّادًا جلس تحت ظلّ شجرةٍ، ليستريحَ ساعة من عناء التجوالِ، لكنّه ما لبث أن سمع زئيرًا خلف الرابية، فتلفّتَ يمينًا و يسارا، و إذا أسدٌ يظهر أمامَه، و يمدّ قدمه مُتألِّـما.

حار الصيّادُ في أمره لحظة، لكنه ما لبث أن دنا من الأسد، فوجد في قدمِه شوكةً، فنزعَها بسرعة، فاستراح الأسدُ، و نظر إلى الصيّاد شاكرًا ثمّ انصرف.

و ذات يوم ألصِقَتْ بالصياد تهمة حُوكِمَ بسببها، فأمر السلطان بأن يُلقى بين يدي أسد.

اصطاد رجالُ السلطانِ أسدًا ثمّ وضعُوْه في قَفَصٍ، و أجاعوه أسبوعًا، و في اليوم المحدّدِ للتنفيذِ وضعُوه في الميدان، ثمّ دفعُوا الصيّاد المسكين أمامه. لكنّ الأسد لم يلبث أن عرفه، فأخذ يدور حولَه، و يرفعُه فوق رأسه و يمسحُ عليه بيده مسرورًا.

(قواعد اللغة العربية، الثانی المتوسط، ص: ٩٧)

● لقد حبا الله مصرَ موقعاً فريداً متميّزاً، فجوّها معتدل ليلاً و نهاراً ، لا تشتدّ حرارته صيفاً، و لا تلسع برودته شتاءً ، كما منح الله مصر نيلا عظيماً، يُعَدّ شريان الحياة فيها؛ فقد نشأت الحضارة المصرية القديمة منذ آلاف السنين على جانبيه يميناً و شمالاً، و فوق أرض مصر نجد المعالم السياحية القديمة و الحديثة التى جعلت السُّيّاح يفدون إليها ، و يقفون أمامها مبهورين ، و إقبالهم كسب كبير لاقتصاد مصر.

(اللغة العربية ، اقرأ و ناقش : الصف الخامس الابتدائى ، الفصل الدراسى الثانى ٢٠٠٤ – ٢٠٠٥م ، ص: ٢١)

التَّمْرِيْنُ (٢٤)

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) میں شام کے وقت ساحلِ سمندر پر غروب آفتاب کا پُرکیف منظر دیکھنے کے لیے اپنے دوستوں کی ایک ٹیم کے ساتھ ممبئی گیا، ہم لوگ عصر کے وقت ہی ساحلِ سمندر پر پہنچ گئے، کچھ دیر تک باہم ٹکراتی ہوئی موجوں کا تماشا دیکھا، پھر سورج ڈوبنے لگا تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ پانی میں سرخ رنگ گھول دیا گیا ہے، دھیرے دھیرے سورج ہماری نگاہوں سے روپوش ہوگیا۔ اور پھر تاریکی نے اپنے بازو پھیلانے شروع کیے اور پوری سطح سمندر کو اپنی سیاہ چادر میں ڈھانپ لیا۔

(۲) کبھی کبھی چاند کو گہن لگ جاتا ہے، تو اس کی روشنی بجھ جاتی ہے، اور اس کی ٹکیہ سرخ ہو جاتی ہے، ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے اور دنیا بے رونق ہو جاتی ہے، بعض اوقات یہ منظر گھنٹوں باقی رہتا ہے، یقیناً چاند اور سورج کا گہن اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی

نشانیوں میں سے ہے۔

(۳) میں کل اپنے بڑے بھائی کے ساتھ ظہر کے بعد کھیتوں کی سیر کو گیا، ہم لوگ کچھ دیر ہرے بھرے گیہوں اور سرسوں کے پودے دیکھتے رہے، پھر نہر کے کنارے ایک بلند و بالا درخت کے نیچے بیٹھ گئے، ہم اپنے پیروں کے پاس پانی بہنے کی آواز سن رہے تھے، خوب صورت پرندے درخت کی ہری بھری شاخوں پر پھُدک رہے تھے، بلبل ایک شاخ کے اوپر نغمہ سنجی کر رہی تھی، یہ دل کش منظر ہمیں بہت بھلا معلوم ہوا اور ہم تھوڑی دیر اس سحر انگیز منظر کے مشاہدہ سے لطف اندوز ہوتے رہے اور موسم بہار کے حسن اور دل کشی کا خوب خوب نظارہ کرتے رہے، پھر ہم وہاں سے اٹھے، وضو کیا اور عصر کی نماز ادا کی، اور تھوڑی دیر اِدھر اُدھر ٹہلنے کے بعد غروبِ آفتاب سے کچھ پہلے اپنے گھر لوٹ آئے۔

(۴) اللہ کے نیک بندے جو یوم آخرت کے طلب گار اور خدا سے ڈرنے والے ہیں، وہ زمین میں نہ اپنی بڑائی کے خواہاں ہوتے ہیں اور نہ فساد چاہتے ہیں، وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہر چھوٹی، بڑی چیز کے بارے میں سوال ہوگا۔

الدرس الثامن

(۳) مفعول لہ

مفعول لہ اس مصدر کو کہتے ہیں جو فعل کے واقع ہونے کی علّت بتائے اور اس کا وقت اور فاعل وہی ہو جو اس کے عامل کا ہے۔ جیسے: اِغْتَرَبْتُ رَغْبَةً في العلم (میں علم کے شوق میں پردیس گیا)، غَزَا الإنسانُ الفضاءَ ابتغاءَ المعرفةِ (جانکاری حاصل کرنے کے لیے انسان نے خلا کا سفر کیا۔) اس کو "مفعول لِأَجْلِهِ" اور "مفعول مِنْ أَجْلِهِ" بھی کہا جاتا ہے۔

علّت بیان کرنے کے لیے عربی زبان میں دو طریقے رائج ہیں، ایک: مفعول لہ، دوسرے یہ کہ لام جارّہ یا اس کے ہم معنی کسی اور حرف جر کے ذریعہ فعل کے وقوع کی علّت بیان کی جائے، جیسے: سَافَرْتُ لِطَلَبِ الْعِلْمِ. وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ. [الأنعام: ۱۵۱] اور جہاں مفعول لہ کی شرطیں نہ پائی جائیں وہاں لام تعلیل وغیرہ کے ذریعہ ہی علّت بیان کی جاتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ جمہور علمائے نحو کے نزدیک مفعول لہ وہی ہوتا ہے جو منصوب ہو، اور جو مجرور ہوتا ہے وہ مفعول لہ نہیں کہلاتا۔

○ مفعول لہ کی مذکورہ بالا تعریف میں غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ مفعول لہ بنانے کے لیے نیچے لکھی ہوئی شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) وہ مصدر ہو، جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

(۲) وہ صرف علّت ہی بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو، اور وہ ایسا ہو کہ "لِمَ فَعَلْتَ؟" (تو نے یہ کام کیوں کیا؟) کا جواب بن سکے، جیسے آپ کہیں: جئتُ رغبةً في العلمِ (میں علم کی طرف رغبت کی وجہ سے آیا) تو آپ کا قول: "رَغبَةً في العلم"

"لِمَ جِئْتَ؟" کے جواب کے درجے میں ہے۔

(۳) فعل اور اس مصدر کے وقوع کا زمانہ ایک ہو۔

(۴) فعل اور اس مصدر کا فاعل ایک ہو۔

مفعول لہ ہونے کے لیے ان سبھی شرطوں کا ایک ہی وقت میں پایا جانا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی شرط نہ پائی جائے تو وہ مفعول لہ نہیں بن سکتا، ایسی صورت میں حروفِ جر میں سے لام، مِنْ یا في تعلیلیہ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ تینوں کی مثالیں ترتیب وار یہ ہیں: تَجَنَّبْتُ الحَسَدَ لِمَضَارِّہٖ، آیت کریمہ: وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ۔[الأنعام: ١٥١]، حدیث نبوی: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَ لَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأرْضِ.

نیچے لکھے ہوئے جملوں پر غور کرو:

۱- يُعْجِبُنِي العَسَلُ لِفَوائِدِہٖ. (یہاں پہلی شرط "مصدریت" موجود نہیں۔)

۲- رغبتُ في السفر رغبةً شدِيْدةً (اس مثال میں "رغبةً شديدةً" اگرچہ مصدر ہے، مگر علّت بیان کرنے کے لیے نہیں، بلکہ نوعیت بتانے کے لیے ہے لہٰذا یہ مفعول لہ نہیں، بلکہ مفعول مطلق نوعی ہے۔)

۳- خَلعتُ ثيابي للنومِ. (اس جملہ میں مصدر اور فعل کے وقوع کا زمانہ ایک نہیں ہے۔)

۴- أُحِبُّكَ لِتَعْظِيْمِكَ العلمَ. (اس جملہ میں مصدر اور فعل کا فاعل ایک نہیں ہے کیوں کہ "إِحْبَاب" کا فاعل متکلّم ہے اور "تعظیم" کا فاعل مخاطب ہے۔)

○ جس اسم میں مفعول لہ کے مذکورہ بالا شرائط پائے جاتے ہیں اس کی تین صورتیں ہیں:

۱ - وہ معرّف باللام ہو -۲-وہ مضاف ہو -۳-دونوں سے خالی ہو۔

معرّف باللام ہونے کی صورت میں وہ زیادہ تر مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: يقصد السائحون وَلايةَ كشمير للتمتّع بجمال الطبيعة فيها، اور کبھی منصوب بھی ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ شعر:

لَا أَقْعُدُ الـجُبنَ، عن الهيجاءِ ❖ و لوْ تَوَالَتْ زُمَرُ الأعداءِ

مضاف ہونے کی صورت میں وہ منصوب اور مجرور ہونے میں برابر ہے، جیسے: تركتُ الـمُنْكرَ خشيةَ اللهِ، لِخشيةِ الله، مِنْ خشيةِ الله۔

اور دونوں سے خالی ہونے کی صورت میں زیادہ تر منصوب ہوتا ہے، جیسے: وَقَفَ الناسُ إكرامًا للعالم، اور کبھی کبھی مجرور۔

التَّمْرِيْنُ (٢٥)

اردو میں ترجمہ کرو:

(١) يدعون ربّهم خوفًا و طمعًا.
(٢) نغزو الصحراءَ لزيادة الإنتاجِ.
(٣) ينفقون أموالهم ابتغاءَ مرضاةِ اللهِ.
(٤) يجوب التاجرُ البلادَ ابتغاءَ الكسبِ.
(٥) أتغاضى عن أخطاءِ صديقي استبقاءً لمودتِه.
(٦) تجاوزتُ عن هَفْوةِ الصديقِ إبقَاءً على مودّته.
(٧) تراقبَ وزارةُ التموين الأسعار منعًا للجشعِ.
(٨) تستعملُ المظلّاتُ الكبيرة في المصايفِ اتقاءَ حرارةِ الشمسِ.
(٩) قام رئيس الدولة بزيارةِ اليونانِ واليابانِ رغبةً في توثيقِ روابطِ الصداقةِ والأخوّةِ.
(١٠) اجتمعت اللجنة التحضيرية للمؤتمر العام، تمهيدًا لاجتماع اللجنةِ التنفيذيّةِ العُليا.
(١١) تهتمُّ الحكومةُ بإحصاءِ سكّانِ الجمهورية خوفًا من الأَزْماتِ الاقتصاديةِ.
(١٢) نظم الرئيس الصحافةَ أَملًا في رفع مستوى المجتمع إلى المكانةِ الرفيعةِ الجديرة بأمّة ناهضة وَثَّابَة.
(١٣) وفد المغتربون على الأزهر ، محبّة في التزوّدِ مِنْ علومِه و معارفه و قد أَوْلَتْهم الحكومةُ كلَّ رعايةٍ و تقديرٍ حرصًا على راحتهم و مستقبلهم الزاهر.

(١٤) رفعت مصر شعار القراءة للجميع تنمية للعقول، و تهذيبًا للنفوس وحرصًا على أن يكون أبناء مصر رجالًا صالحين يعرفون الطريق الصحيح في الحياة.

(١٥) يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ [البقرة: ١٩]

التَّمْرِيْنُ (٢٦)

ترجموا إلى الأردية:

(١) عُثِرَ على وثيقةٍ تشيرُ إلى محاكمة طائفةٍ من الفيرانِ في القرنِ الخامسَ عشرَ اتهامًا لها بالتجمهُرِ في شوارعِ القرية، و قد تقدّم للدفاع عنها مُحامٍ نال شهرةً واسعةً من أجل هٰذه القضيّة.

طَلَبَ المحامي التأجيلَ من القضاة أملًا في تمكين الفيرانِ مُهلةً تمكينًا لها من الحُضور.

و لـمّا حلّ ميعادُ نظر القضيّةِ ولم تحضر الفيرانُ، تقدّم المحامي إلى المحكمةِ قائلًا: أيّها القضاةُ إنّ الفيرانَ تُذعِنُ لأوامركم الموقّرةِ و لكنّها لم تحضُر خشيةَ الإيذاءِ مِنَ القِطَطِ، لِذَا نطلُبُ حبسَ قِطَطِ البلَدِ كلِّها قبلَ مرورِ موكبِ الفيرانِ في الشوارعِ للاطمئنان على حياتها.

وافقتِ المحكمةُ على هٰذا الطلبِ و أصدرتْ أمرًا لمنع القِطَطِ من المرورِ في شوارعِ القرية تأمينًا للفيرانِ في أثناءِ حضورها إلى قاعة المحكمة، و لكنّ أهلَ القرية رفضوا تنفيذَ ذلك، فقضتِ المحكمةُ على الفورِ بِبراءةِ الفيرانِ، لحرمانها من وسائلِ الدفاعِ المشروعةِ.

(قواعد اللغة العربية، الثانی المتوسط، ص: ٩٣)

(۲) يزورُ مصرَ كثير من السائحين ترويحًا عنِ النفس، فيذهبون إلى الصعيد رغبةً في مشاهدةِ ما به من الآثار التي بناها القدماء إظهارًا لِنُبُوغهم، و شيّدوها تمجيدًا لملوكهم، والّتي أنطقتْ ألسنةَ الناسِ بالثناءِ اعترافًا بفضلِهم و جعلتْ كلَّ مصريّ يفخر إعجابًا بآبائِه الأمجاد. (النحو الواضح، الثانی للابتدائية، ص: ١٥٤)

التَّمْرِيْنُ (۲۷)

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) تنظیم اہل سنّت کے ارکان نے لکھنؤ اور اس کے اطراف کا تبلیغی دورہ کیا اور اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے لیے زبردست کوششیں کیں۔

(۲) لوگ شدید گرمی سے بچنے کے لیے نینی تال اور کشمیر کا سفر کرتے ہیں اور وہاں کے خوش گوار موسم اور حسین قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(۳) صحابۂ کرام دینِ حق کی سربلندی کے لیے اپنی جان و مال قربان کر دیتے تھے اور دین کی ہر طرح حفاظت کرتے تھے۔

(۴) حضرت شیخ الجامعہ کے حکم سے جامعہ کے وسیع ہال میں ایک شان دار جلسہ منعقد ہوا جس میں کامیاب طلبہ کو ان کی حوصلہ افزائی اور دوسروں کو شوق و رغبت دلانے کے لیے انعامات دیے گئے۔

(۵) ہندستان کے وزیر اعظم نے برطانیہ اور ہالینڈ سمیت کئی یورپی ممالک کا دورہ کیا اور ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے کئی سیاسی اور تجارتی معاہدوں پر دستخط کیے۔

(۶) شادی بیاہ میں جھوٹی نمائش کی چاہت میں اپنے مال و دولت کو بے جا صرف نہ کرو، کیوں کہ اس نے بہت سے آباد گھروں کو برباد کر کے رکھ دیا۔

(۷) میرے محلّے کے کچھ لڑکے تفریح کی غرض سے چڑیا گھر دیکھنے گئے، انھوں

نے وہاں شیر کی دہاڑ سنی تو خوف و دہشت کے باعث ان کے ہوش گم ہو گئے، اور گھبراہٹ کی وجہ سے وہ کانپنے لگے۔

(۸) حکومتیں تعلیم میں بہتری کی خاطر ماہرین تعلیم کا بورڈ بناتی ہیں جو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق درسی کتابوں کے مضامین میں مناسب ترمیم کرتا ہے۔

(۹) بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح کے لیے مبلّغین اسلام نے پیہم کوششیں کیں، لوگوں کو خلافِ شرع عقائد واعمال سے آگاہ کیا اور انھیں دین کی صحیح جانکاری دی۔

(۱۰) مغربی ممالک سیاسی بالادستی حاصل کرنے کے لیے عالمِ عرب کو چھوٹے چھوٹے ملکوں میں تقسیم کر رہے ہیں، اس کے لیے وہ عرب ممالک ہی کے کچھ مفاد پرست لوگوں کو خرید لیتے ہیں، پھر کسی مناسب موقع سے انہی کے ذریعے وہاں بغاوت اور انتشار پیدا کر دیتے ہیں، اور در پردہ ان کی مدد کرکے انھیں کرسیِ اقتدار تک پہنچا دیتے ہیں، پھر اپنے ہر طرح کے مفاد کے لیے انھیں کھل کر استعمال کرتے ہیں۔

الدرس التاسع

(۴) مفعول معہ

مفعول معہ: وہ اسم زائد ہے جو کسی جملے کے بعد آنے والے واو بمعنی مع کے بعد واقع ہو، تاکہ اس چیز کو بتائے جس کی معیت میں فعل کا وجود ہوا۔ اور اسے جملۂ سابقہ کے حکم میں شریک کرنا مقصود نہ ہو، جیسے: سرتُ وَ شَاطِئَ البحر (ساحل سمندر کے ساتھ میں چلا)، جلستُ وَ صدیقًا (ایک دوست کے ساتھ میں بیٹھا)۔

○ اس تعریف میں غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ مفعول معہ بننے کے لیے تین شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱- پہلی شرط یہ ہے کہ وہ اسم زائد ہو کہ اس کے بغیر ہی جملہ مکمّل اور صحیح ہو جائے۔ لہٰذا اگر وہ عُمدہ اور رکنِ جملہ ہو کہ اس کے بغیر جملہ صحیح نہ ہوتا ہو تو وہاں عطف واجب ہے، جیسے: اشتركَ طبيبُ الأعصابِ و طبيبُ العِظَامِ في العملية الجراحيّة۔ اس مثال میں "طبيبُ العظامِ" کا "طبيبُ الأعصاب" پر عطف اس لیے واجب ہے کہ فعلِ اشتراک اس کے بغیر پایا نہیں جا رہا ہے، کیوں کہ "اشتراک" کے لیے کم سے کم دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

۲- دوسری شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے والا واو "مع" کے معنی میں ہو۔ لہٰذا اگر وہ واو، عاطفہ ہو تو اس کا مفعول معہ بننا صحیح نہیں، جیسے: دَخَلَ الأستاذُ و الطالبُ قبلَه ، أو بعدَه، اس مثال میں واو کا عطف کے لیے ہونا متعیّن ہے کیوں کہ قبل یا بعد کے ہوتے ہوئے واو مع کے معنی میں نہیں ہو سکتا۔

یوں ہی اگر واو حالیہ ہو تو بھی وہ اسم، مفعول معہ نہیں بن سکتا۔ جیسے: غَزَا

العدوُّ لبنانَ و شَعْبُه منقسِمٌ ،اس لیے کہ اس مثال میں واو کے بعد جملہ ہے، اسم مفرد نہیں، اور اس لیے بھی کہ واو حالیہ سے اگر چہ معیّت کا معنی مستفاد ہوتا ہے، لیکن اصطلاحِ نحو میں اسے "واوِ معیّت" نہیں کہا جاتا۔

۳- تیسری شرط یہ ہے کہ اس واو سے پہلے جملہ ہو، تو اگر اس سے پہلے مفرد ہو تو یہ واو عاطفہ ہوگا اور اس کا مابعد ماقبل پر معطوف ہوگا، جیسے: أَنْتَ وَ رَأْيُكَ ، اس کی تقدیری عبارت ہے: أَنْتَ وَ رَأْيُكَ مُقْتَرِنَانِ ، ہاں اگر اس مثال میں واو سے پہلے خبر کو مقدّر مان لیں تو شرط پائی جائے گی کہ اس سے پہلے جملہ ہے اس صورت میں یہ واو "مع" کے معنی میں ہوگا، اور اس جملہ کی تقدیری عبارت یہ ہوگی: اَنْتَ كَائِنٌ وَ رايَك.

○ مفعول معہ منصوب ہوتا ہے، اور اس کا ناصب وہ فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوتا ہے، جیسے: "سِرتُ و الليلَ" میں "سِرْتُ" ، اور "أنا ذاهِبٌ و خالدًا" میں "ذَاهِبٌ". —— کبھی اس کا عامل مقدّر ہوتا ہے اور یہ ما اور کیف استفہامیہ کے بعد ہوتا ہے، جیسے: مَا أَنْتَ وَ خَالِدًا؟ مَالَكَ وَ سَعِيْدًا ؟ كَيْفَ أَنْتَ وَ السَّفَرَ غَدًا؟ ان جملوں کی تقدیری عبارت ترتیب وار یہ ہے: ما تكونُ وَ خالدًا ؟ ، ما حاصلٌ لَكَ وَ سَعِيْدًا؟، وَ كَيْفَ تَكُوْنُ وَ السَّفَرَ غَدًا؟

○ مفعول معہ نہ تو اپنے عامل سے پہلے آسکتا ہے اور نہ ہی اپنے مُصاحِب اسم سے پہلے آسکتا ہے لہٰذا "وَ شاطِئَ البحرِ سَارَ الشاعِرُ" اور "سَارَ وَ شَاطِئَ البحرِ الشَّاعِرُ" کہنا درست نہیں ہے۔

○ مفعول معہ اور واوِ معیّت کے درمیان کسی لفظ کے ذریعہ فصل کرنا جائز نہیں، اور مفعول معہ سے واوِ معیّت کا حذف بھی جائز نہیں۔ (۱)

---

(۱) واو کے بعد آنے والے اسم کی حالتیں اور احکام تفصیل کے ساتھ "تمرین الإنشاء" ثانی، الدرس التاسع میں دیکھیں۔

التَّمْرِيْنُ (٢٨)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) حَضَرَ كلُّ طالب من طُلّابِ الصفّ الثالث و كتابَه الدراسی بعد دقّ الجرسِ مباشرةً.

(٢) مَضى الجنودُ وَ قَائدَهم إلى المعركةِ بالأسلحة الحديثة من الدّبّابات و الصواريخ و المدافع الأوتوماتيكية و المدافِع المضادّة للطائراتِ.

(٣) دَعْ كلَّ امرئ و شأنَه في الحياةِ.

(٤) تحرّكت الأمُّ و بكاءَ الطفلِ، و ضمّته إلى صدرِها، و أرضعته إرضاعًا كاملا، ثمّ نوّمته.

(٥) انفصلَ الجيشان والليلَ، و رجعا إلى مَقارِّهما بكلّ هدوء و طمأنينة.

(٦) احتفلتُ و أصدقائي الثلاثة و ظهورَ نتيجةِ الامتحان السنوي فإنّا نجحنا فيه بالدرجة الأولى.

(٧) انبطحَ الجُندِيُّ و سِلاحَه على الأرضِ.

(٨) طفتُ بالكعبةِ و شروقَ الشمسِ، ثمّ رجعتُ إلى مقرّنا بعد ساعتين بالسيّارة الرسميّة.

(٩) جَلَستُ والكتابَ طويلا فما مَلِلْتُه و لَا مَلَّنِي، و جعلني متمتّعًا بفوائده العلمية الغالية.

(١٠) لَو تُرِك الناسُ و شأنَهم لسادتِ الفوضى في البلاد، و قَضَتْ على الأمن و السلام في المجتمع الإنساني.

(١١) نزل الركّابُ من الطائرة والأمتعة اللازمة، ثمّ وقفوا في مبنى المطار قليلًا. و تَمّتِ الإجراءاتُ المكتبيّةُ الرّسمية، ثمّ خرجوا، و ذهبوا إلى منازلهم بالسيَّارَات المريحة.

(١٢) سرتُ وَ الشارعَ الجديدَ في طريقي إلى المدرسة، ثم أخذتُ معى

صديقي حتى انتهينا إليها، فمشينا و سورَ المدرسةِ ، حتى وصلنا إلى الباب، دخلنا فوجدنا مباراةً في الكرةِ بينَ تلاميذ الصّفّينِ: الأوّل و الثانى، و كان يهتِفُ لكُلٍّ تلاميذُ فصلِه و أصدقاؤهم، و في نهاية المباراة وقف الفريقان والحكم، وأخذ الفائزُ وفصلَه جائزةَ المدرسة. (قواعد اللغة العربية، الثاني المتوسط، ص: ١٠٥)

التَّمْرِيْنُ (٢٩)

حوّلوا ما يأتي من المقطوعات إلى العربية الفصحى :

ایک دل چسپ سفر

(۱) طلوعِ فجر کے ساتھ ہی میں اپنے بستر سے اٹھا، استنجا اور وضو سے فراغت کے بعد خشوع و خضوع کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کے فضل و کرم سے اس سفر میں کامیابی ہمارے ہم رکاب رہے۔ میرے دونوں دوست بھی سامان سفر کے ساتھ میرے گھر آ گئے، صبح کا سہانا موسم تھا، یہ مختصر سا قافلہ کچھ ملازمین کے ساتھ طلوعِ آفتاب سے پہلے اپنے اہل خانہ اور دوست و احباب کو الوداع کہتے ہوئے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا، ہم نہایت بیش قیمت تین جاپانی گاڑیوں میں سوار تھے، طلوع آفتاب کا حسین اور دل فریب منظر دیکھنے کے لیے ساحل سمندر کی جانب بڑھے، طلوعِ آفتاب کے ساتھ ہی ساحلِ سمندر بھی نمودار ہوا ، سطحِ سمندر پر طلوعِ آفتاب کا منظر بڑا دل کش تھا، ایسا لگتا تھا کہ تاحدّ نظر پھیلے ہوئے پانی سے سورج کا دہکتا ہوا گولا نکل رہا ہے اور اپنی زریں کرنوں سے سمندر کے پانی کو بھی زریں بنائے دے رہا ہے، تھوڑی دیر ہم ساحلِ سمندر پر رُکے۔ پھر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

(۲) یہ قومی شاہ راہ تھی، جو بہت دور تک سمندر کے کنارے بنائی گئی ہے، ہماری گاڑیاں نہایت برق رفتاری کے ساتھ اس پر دوڑ رہی تھیں ایسا لگتا تھا کہ ساحلِ سمندر بھی

ہماری گاڑیوں کے ہمراہ بڑی تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہے۔ دو پہر کے وقت ہم کچھ سکون لینے، کھانا کھانے اور نماز ظہر ادا کرنے کے لیے ایک ریسٹورنٹ پر رکے، یہ ریسٹورنٹ بہت معیاری، صاف ستھرا اور پُر تعیّش تھا، پہلے ہم لوگوں نے منھ ہاتھ دھلے، ضروریات سے فارغ ہوئے، پھر اپنے ملازمین کے ساتھ دو پہر کا کھانا کھایا۔

(۳) کھانے سے فراغت کے بعد با جماعت نماز کی ادائگی کے لیے مناسب جگہ کی تلاش ہوئی، ریسٹورنٹ کے ایک ملازم نے بتایا کہ ریسٹورنٹ سے چند قدم کے فاصلے پر ایک عالی شان مسجد ہے، ہمارے مسجد تک پہنچنے کے ساتھ ہی سمتِ مخالف سے کچھ دین دار مسلمانوں کا ایک اور قافلہ بھی وہاں آپہنچا، وضو کرنے کے بعد ہم لوگوں نے چار رکعت ظہر کی سنتیں پڑھیں اور جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی، نماز کے بعد امام صاحب سے ملاقات کی، تو معلوم ہوا کہ وہ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور ہی سے دس سال پہلے فارغ ہوئے ہیں، انھوں نے جامعہ میں درجۂ عالمیت میں داخلہ لیا تھا، عالمیت سے فراغت کے بعد فضیلت اور تخصص فی الحدیث کی تعلیم مکمل کی، وہ بڑے خلیق، ملنسار اور شگفتہ رو انسان تھے، وہ امامت کے ساتھ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ بھی رکھتے ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (۳۰)

ترجموا ما يلي إلى العربية الفصحیٰ:

(۱) مسجد سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چوراہا تھا، یہیں سے ہمیں پچھّم جانے والی سڑک سے آگے جانا تھا، یہ راستہ ایک گھنے جنگل کے بیچ سے گزرتا ہے، برسات کا موسم تھا، جنگل تا حدّ نظر ہرا بھرا تھا، جنگل میں جگہ جگہ محکمۂ جنگلات کی چوکیاں تھیں جہاں محافظ اور پہرے دار اپنی ڈیوٹی پر تعینات تھے، اپنی باری آنے کے ساتھ ہی وہ اپنے فرضِ منصبی کی انجام دہی میں لگ جاتے تھے، ناشتے کے لیے عصر کے وقت ہم ایک ہوٹل پر رُکے اور وہیں نماز عصر بھی ادا کی، جنگل میں راستے کے دونوں جانب بلند و بالا درخت تھے، جن پر قسم قسم کے پرندے چہچہا رہے تھے، بلبلیں نغمہ سنجی کر رہی تھیں، جنگلی کبوتروں کے غول اِدھر اُدھر مصروفِ پرواز تھے، ہم غروبِ آفتاب سے پہلے جنگل کا راستہ پار کرلینا چاہتے تھے۔

(۲) ہر ممکن کوشش کے باوجود ہم غروبِ آفتاب کے ساتھ جنگل کا راستہ طے نہیں کرپائے، سورج ڈوبنے کے بعد صحرا میں ایک جگہ ہم نے اذان واقامت کے بعد مغرب کی نماز باجماعت ادا کی، تھوڑی دیر بعد اندھیرے اور سناٹے کے ساتھ جنگلی درندوں کا خوف بھی ہم پر چھا گیا، عشا کا وقت آنے کے ساتھ ہم اس وسیع و عریض صحرا سے باہر آئے، ایک پٹرول پمپ پر اپنی گاڑیاں روکیں، ان کی ٹنکیاں پٹرول سے پُر کرائیں، کمپیوٹر سے تیار شدہ بل لیا اور پٹرول کی قیمت ادا کی، پٹرول پمپ کے ایک حصّے ہی میں سنٹرل بینک کی

اے، ٹی، ایم، مشین لگی ہوئی تھی، ہم نے اے، ٹی، ایم کارڈ کے ذریعے اس سے پچیس ہزار روپے نکالے اور آگے کا سفر شروع کر دیا۔

(۳) رات ساڑھے دس بجے ہم منزلِ مقصود پر پہنچے، ضروریات سے فراغت کے بعد ہلکا سا ناشتہ کیا، پھر باجماعت نمازِ عشا ادا کی، ہمارے میزبان رات کے کھانے پر ہمارے منتظر تھے، نماز سے فراغت کے معًا بعد دسترخوان پر بیٹھ گئے، بھوک بھی خوب کھل کر لگی ہوئی تھی، کھانا بہت لذیذ تھا، کھانے کے ساتھ ہم ٹھنڈے مشروبات کا بھی مزہ لے رہے تھے، چوں کہ تھک کر چور ہو چکے تھے اس لیے کھانے سے فراغت کے بعد ہی بستروں پر دراز ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد ہی گہری نیند کی آغوش میں جا پہنچے۔

الدرس العاشر

اغرا اور تحذیر

① مفعول بہ کی ایک خاص صورت "اِغرا" ہے، اِغرا کے لغوی معنیٰ "رغبت دلانا، آمادہ کرنا اور ابھارنا" ہے۔ اور اصطلاحِ نحو میں "اِغرا" یہ ہے کہ "رغبت دلانے اور ابھارنے کے معنیٰ دینے والے کسی فعلِ محذوف کی وجہ سے اسم کو نصب دیا جائے، اس کا مقصد مخاطب کو کسی اچھے اور پسندیدہ کام کے لیے متنبّہ اور بیدار کرنا ہوتا ہے، اس اسمِ منصوب کو "مُغریٰ بہ" کہتے ہیں۔ جیسے: "الاجتهادَ الاجتهادَ"، "الصِّدْقَ وَ كرمَ الخُلُقِ".

اس کاعاملِ ناصب "اِلْزَمْ ، اُطْلُبْ ، اِفْعَلْ" یا انھی جیسا اور کوئی مناسبِ حال فعل ہوتا ہے۔

● اسم مُغریٰ بہ کبھی اکیلا ہوتا ہے، جیسے: "الصَّبْرَ فهو زينةُ الرِّجَالِ"، کبھی بغیر عطف کے مکرّر ہوتا ہے، جیسے: "الوطنَ الوطنَ" یا اس پر دوسرے اسم کا عطف کردیا جاتا ہے، جیسے: "الحُرِّيَّةَ و الوحدةَ"۔

پہلی صورت میں عامل کا حذف بھی جائز ہے اور ذکر بھی، جیسے: الإقدامَ ، الخيرَ ، الصَّلاةَ، اور عامل کو لفظ میں ظاہر کر دیا جائے تو یوں کہا جائے گا: اِلْزَمِ الْإِقْدَامَ ، اِفعَلِ الخيرَ، اُحْضُرِ الصلاةَ۔ اور اس صورت میں اس اسم کو رفع دینا بھی جائز ہے یہ مان کر کہ یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے، تقدیری عبارت یہ ہوگی: الإقدامُ مطلوبٌ، الخيرُ مرغوبٌ ، الصلاةُ مطلوبةٌ أو مرغوبةٌ۔

اور دوسری اور تیسری صورت میں عامل کا حذف واجب ہے اور مذکورہ بالا

مثالوں میں تقدیری عبارت یہ ہوگی: أَحِبَّ الوطنَ -یا- سَاعِدِ الوطنَ ، اُطلُبوا الحریّةَ و الوحدةَ. مکرر ہونے کی صورت میں اسم ثانی اسمِ اوّل کی تاکید ہوتا ہے۔

(۲) اغراء ہی کی طرح مفعول بہ کی ایک مخصوص قسم "تحذیر" بھی ہے، تحذیر کے لغوی معنی ڈرانا، متنبّہ کرنا اور محتاط بنانا ہے۔ اصطلاحِ نحو میں تحذیر یہ ہے کہ "ڈرانے اور متنبّہ کرنے کے معنی دینے والے کسی فعلِ محذوف کی وجہ سے اسم کو نصب دیا جائے تاکہ مخاطب اس برے یا ناپسندیدہ کام سے بچے اور اس سے دوری اختیار کرے۔ جس کو ڈرایا جاتا ہے، اسے "مُحذَّر" اور جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے اسے "مُحذَّر منه" کہتے ہیں۔ محذَّر عموماً مخاطب کی ضمیر منصوب ہوتی ہے، خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع، مذکر ہو یا مونّث۔ اور کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے جو ضمیر خطاب کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیساکہ آگے آرہا ہے۔

تحذیر کی درج ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

۱- پہلے ضمیر محذّر آئے، پھر محذّر منہ اسم ظاہر کی صورت میں واو کے بعد آئے، جیسے إِیَّاكَ و السِّیاسَةَ۔

۲- پہلے ضمیر محذّر آئے، پھر محذّر منہ اسم ظاہر کی صورت میں واو کے بغیر آئے، جیسے إِیَّاکم إهمالَ شيءٍ مِنَ الْبرْنَامَج۔

۳- پہلے ضمیر محذّر آئے، پھر محذّر منہ "مِنْ" حرفِ جر کے ساتھ آئے، جیسے إِیَّاكَ مِنَ الأَسَدِ۔

۴- ضمیر مخاطب کی طرف مضاف ہوکر کوئی اسم ظاہر محذّر بن کر تنہا آئے، جیسے یَدَكَ، یا مکرّر آئے، جیسے یَدَكَ یَدَكَ ، یا اس پر اُسی جیسے کسی اسم کا عطف ہو، جیسے یَدَكَ وَ رِجْلَكَ۔ اس صورت میں آپ کسی شخص کو مثلاً بجلی کے تار کے قریب آنے سے ڈرا رہے ہیں، لہٰذا تقدیری عبارت "أَبْعِدْ یَدَكَ" ہوگی۔

۵- صرف محذَّر منہ مکرر ہوکر آئے، جیسے الأَسدَ الأَسَدَ۔

۶- صرف محذَّر منه اس طرح آئے کہ اس پر اُسی جیسے کسی دوسرے اسم کا عطف ہو، جیسے الرَّصَاصَ وَ القَذَائفَ۔

۷- محذَّر کی ضمیر خطاب کی جانب مضاف ہو کر کوئی اسم ظاہر آئے اور واوِ عاطفہ کے ذریعہ اس پر محذّر منہ کا عطف ہو، جیسے صحّتَكَ و التَّدْخِيْنَ۔ اس صورت میں تقدیری عبارت ہوگی: اِحْفَظْ صِحَّتَكَ وَ اتْرُكِ التَّدْخِيْنَ۔

● تحذیر "اِحْذَرْ ، بَاعِدْ ، تَجَنَّبْ ، قِ ، تَوَقّ " یا اسی جیسے اور کسی مناسبِ حال فعل کی وجہ سے منصوب ہوتی ہے۔

● جب محذَّر ضمیر خطاب کی صورت میں ہو تو اس کا عامل وجوبی طور پر محذوف ہوتا ہے، چاہے اس پر کسی اسم کا عطف ہو، جیسے إِيَّاكَ وَ الأَسَدَ۔ یا وہ مکرّر ہو، یا جیسے إِيَّاكَ إِيَّاكَ وَ الشَّرّ یا نہ اس پر کسی کا عطف ہو اور نہ مکرر ہو۔ جیسے إِيَّاكَ مِنَ الْأَسَدِ۔ اور اگر محذَّر ضمیر خطاب کی صورت میں نہ ہو، یا صرف محذَّر منہ کا ذکر ہوا ہو تو عامل کا حذف اس وقت واجب ہوگا جب وہ مکرّر ہو، یا اس پر کسی اسم کا عطف ہو جیسے نفْسَكَ نَفْسَكَ، الأَسَدَ الأَسَدَ، نَاقَةَ اللهِ وَ سُقْيٰهَا۔

باقی صورتوں میں عاملِ ناصب کا لفظ میں لانا اور حذف کرنا دونوں جائز ہے، جیسے الكَسَلَ، نفسَكَ الشرَّ۔ ان دونوں میں "تَوَقَّ الكَسَلَ " اور "قِ نَفْسَكَ الشرَّ " کہنا بھی جائز ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٣١)

ترجموا إلى الأرديّة:

(١) اليقظةَ في الطرقِ المزدحمةِ.

(٢) الإهمالَ فإنّ عاقبتَه وَخيمةٌ.

(٣) دعوةَ المظلومِ دعوةَ المظلوم.

(٤) أيّها المواطنون السعيَ السعيَ.

(٥) أيّها الطالبُ الكسلَ الكسلَ.

(٦) إيّاكم من التقليد الأعمىٰ.

(٧) إيّاكَ السباحَةَ في الأمواجِ العاليةِ.

(٨) السباحةَ و إنقاذَ الغريقِ.

(٩) إيّاك و ضِيَاعَ الوقت.

(١٠) التواضع و حُسنَ الخُلُق.

(١١) الصدقَ فهو طريقُ الجنّة.

(١٢) الوعيَ بكلّ مُخَطَّطاتِ العَدوّ.

(١٣) فإيّــاك إيّـــاك الـــمِرَاء فإنّـــه ❖ إلى الشـــرّ دَعَّـــاءٌ و للشّـــرّ جالـــبُ

(١٤) أخاكَ أخاكَ إنّ مَنْ لا أخَـا لـه ❖ كَسَـاعٍ إلى الْـــهَيْجَا بغـــيرِ سِـــلاحِ

(١٥) أخـاكَ الّـذي إنْ تدعُـه لِـمُلِمَّةٍ ❖ يُجبكَ كما تبغي و يَكْفِكَ مَنْ يَبْغِي

(١٦) وَ إِيَّاكَ و الميتاتِ لا تَقْرَبَنَّهَا ❖ و لَا تعبدِ الشيطانَ وَ اللهَ فَاعْبُدَا

التَّمْرِينُ (۳۲)

ترجموا إلى العربية الفصحى :

(۱) عبد الرحمٰن اور نور الدین کا گاؤں ایک جنگل کے کنارے تھا جس سے کبھی کبھی جنگلی درندے بھی باہر آجاتے تھے، ایک دن وہ دونوں جونیر ہائی اسکول کا سالانہ امتحان دینے کے بعد گھر واپس آرہے تھے تو اچانک عبد الرحمٰن نے کچھ دور پر پرندوں کے چہچہانے کی آواز سنی، غور سے دیکھا تو اسے دور جھاڑی میں شیر کی دم نظر آئی، اس نے نور الدین کو خبر دار کرتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا: شیر شیر۔ پھر دونوں تیزی کے ساتھ اپنے گھر کی طرف دوڑ پڑے۔

(۲) خالد کے چچا ایک بلند بانگ خطیب ہیں، مدرسے کے سالانہ جلسے میں انھوں نے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا: تم لوگ جھوٹ، غیبت اور چغلی سے دور رہو، راست گوئی، صلح پسندی اور باہمی اتحاد و اتفاق اختیار کرو۔

(۳) اور مزید کہا: اپنے علم پر عمل کو لازم کر لو، بد عملی اور بد کرداری سے بچو۔ درسی کتابوں کے مطالعے کے ساتھ مفید دینی و علمی غیر درسی کتابوں کا مطالعہ ضروری سمجھو اور فضول اور لایعنی کاموں میں وقت برباد کرنے سے پرہیز کرو۔

(۴) کاموں میں سستی اور کاہلی کو چھوڑو، اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے چستی اور مستعدی اپناؤ۔

(۵) سمیر! ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی کا التزام کر، اور غلو اور انتہا پسندی سے بچ، کیوں کہ یہ ناکامی اور خسارے کی طرف لے جاتی ہیں۔

(۶) میرے عزیزو! گاڑی چلانے کے وقت موبائل سے بات کرنے سے بچو، اور بیدار مغزی کے ساتھ آگے کی طرف دیکھنے کا التزام کرو، کیوں کہ گاڑی چلانے کے دوران موبائل پر بات کرنا حادثے کو دعوت دینا ہے۔

التَّمْرِيْنُ (۳۳)

حوّلوا الجمل التالية إلى الأردية :

(۱) إيّاك و غِيبَةَ الآخرين.

(۲) الاستبداد بالرأي مع الناسِ.

(۳) الجلدَ و المثابرةَ في الشّدائدِ.

(٤) عقوقَ الوالِدَيْنِ وَ سوءَ الخُلُقِ.

(٥) الرِّفقَ بالحيوانِ قبلَ الإنسانِ.

(٦) الأملَ والعملَ في حَياتِك.

(۷) الصدقَ في النّيةِ والشرفَ في الكلمَةِ.

(۸) مُساعدةَ الفقراءِ في وقتِ الشدّةِ والرّخاءِ.

(۹) إيّاك و الاتّكالَ على غيركَ من الناس.

(۱۰) الجهل الجهل فإنّه يهدم الديار و يجلب البوار.

(۱۱) قال عمر رضي الله تعالى عنه: لِتُذكّ لكم الأَسَلُ و الرِّمَاحُ والسِّهَامُ، وَ إِيَّايَ وَ أَن يحذفَ أحدُكمُ الأَرْنَبَ.

(۱۲) إِذَا بَلَغَ الرجلُ الستّين فإيّاه و إيَّا الشوابِّ.

(۱۳) يا بُنَيَّ ، الصدقَ ، فإنّه زينةُ الرِّجالِ، و العلمَ العلمَ ، فهو سلاحٌ لا يُغلبُ ، والجدَّ و العزمَ ، تبلُغ ما تريد.

(١٤) يا بُنِيَّ، الكذبَ، فإنّه علامةُ النفاقِ ، والكسلَ الكسلَ، فهو طريقُ التأخرِ و الدّمارِ، والغرورَ و الإسرافَ ، فبهما يُهدَمُ الرجالُ.

(١٥) يا بُنِيَّ ، إياك و سُؤالَ اللئيمِ ، لأنّه مذَلّةٌ ، و إياكَ مِنَ المنحرِفِيْنَ، فهم وباءٌ خطيرٌ، و إياك التقصيرَ في حقّ دينِك أو وطنِكَ، فذٰلِكَ خيانَةٌ.

التَّمْرِيْنُ (٣٤)

ترجموا إلى العربية:

(۱) عامر، عمر دراز اور صاحبِ اولاد تھا، ایک بار وہ سخت بیمار ہوا، مسلسل علاج کے باوجود بظاہر اس کے شفایاب ہونے کی صورت نظر نہیں آرہی تھی تو اس نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو بلایا اور انھیں نصیحت کی، پہلے وہ اپنے بیٹوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے میرے پیارے بیٹو! تم میرے جگر کے ٹکڑے اور میرے گھر کے چراغ ہو، تمھارے ہی ذریعے میری نسل باقی رہے گی اور آگے بڑھے گی، تم میرے بعد اتحاد و اتفاق سے رہنا، اختلاف اور جھگڑے سے دور رہنا، کیوں کہ آپسی اختلافات اور جھگڑے خاندانی عزت و وقار کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں، ان کی ہوا اکھاڑ دیتے ہیں، دوسروں پر قائم رعب و دبدبے کو ختم کر دیتے ہیں اور انسانی معاشرے میں بے وقعتی اور ناقدری کا سبب بنتے ہیں۔

(۲) بوڑھی ماں کی ہر ممکن عزت و توقیر کرنا، اور ان کی خدمت و دل داری کو لازم سمجھنا، ان کی اذیت رسانی سے بچنا، اور ہر وہ کام کرنے سے پرہیز کرنا جو انھیں پسند نہ ہو، کیوں کہ حدیث نبوی کے مطابق جنّت ان کے قدموں تلے ہے، ان کی رضا و خوشنودی جنت کا ذریعہ اور ان کی ناراضی جہنّم کا راستہ ہے۔

(۳) پھر اپنی بیٹیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنا شروع کیا: اے میری بیٹیو! تم میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون ہو، تم بھی اپنی ضعیف ماں کا ہر ممکن خیال رکھنا، ان کی اطاعت و فرماں برداری کو اپنے لیے ذریعۂ نجات اور باعثِ سعادت سمجھنا، فحاشی، بے شرمی اور بے غیرتی سے بچنا، گھر کے باہر کبھی بے پردہ نہ نکلنا، اپنی عفّت و عصمت کی حفاظت کو

لازم سمجھنا، اپنے بھائیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے خاندان کی عزت کو بٹّا لگے۔

(۴) علامہ عبدالرحمٰن بن علی جوزی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

تنہائی اور عزلت نشینی کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیوں کہ اس سے خیر کے چشمے پھوٹتے ہیں، بُرے اور بے فیض دوستوں کی صحبت سے کلیتًہ اجتناب کرو، بہتر تو یہی ہے کہ کتابوں کو اپنا دوست اور اسلافِ کرام کی سیرت و کردار کو اپنا آئیڈیل بناؤ، ایسے علم و فن کو اپنے گرد نہ پھٹکنے دو جس سے پہلوں کی عظمتوں پر آنچ آتی ہو اور علم و عمل کو کار آمد بنانے کے لیے ارباب فضل و کمال کی سیرت و سوانح سے روشنی حاصل کرو، اس سے کم پر کبھی راضی نہ ہونا، پسرِ ارجمند! ان باتوں کو دل کی تختی پر نقش کر لو۔

الدرس الحادي عشر

اختصاص

اختصاص: یہ ہے کہ اسم " أَخُصُّ " یااس کے ہم معنیٰ کسی فعل کی وجہ سے منصوب ہو جس کا حذف واجب ہے، یہ اسم یہ بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے کہ ضمیر سے کون مراد ہے یااس جملے میں مذکور حکم کا ثبوت خصوصًا ضمیر کے لیے ہے اور ضمیر کے بعد ہی آتا ہے، اس سے پہلے نہیں آتا، جیسے: نحنُ - العَرَبَ - نُكْرِمُ الضيفَ. اس اسم کو "اسمِ مختص" یا " اسم مخصوص" کہا جاتا ہے۔ یہ در اصل مفعول بہ کی ایک خاص قسم ہے۔

مذکورہ بالا مثال میں "نحنُ" مبتدا ہے، جملہ "نُكْرِمُ الضيفَ" خبر ہے اور "العَرَبَ" اختصاص کی بنیاد پر منصوب ہے، اس کا ناصب، فعلِ محذوف " أَخُصُّ " ہے اور " أَخُصُّ العَرَبَ " جملہ معترضہ ہے جس کے لیے کوئی محلِّ اعراب نہیں، اس جملہ سے متکلّم کا مقصود یہ خبر دینا نہیں کہ ہم عرب ہیں بلکہ خاص عرب کے بارے میں یہ بتانا مقصود ہے کہ مہمان کی خاطر تواضع کرنا ان کی عادت ہے، اور اگر ضمیر کے بعد اسم کے لانے کا مقصد "ضمیر" کے بارے میں خبر دینا ہو، اس کی مراد بتانا نہ ہو تو وہ اسم مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے : نحنُ المجتَهِدونَ ، نحن السابقون.

○ اختصاص کا باعث درجِ ذیل چیزیں ہوتی ہیں:

۱- فخر، جیسے: عَلَيَّ - أَيُّهَا الكريمُ - يُعْتَمَدُ.

۲- تواضع، جیسے: إِنِّي - أيُّها العبدُ - فقيرٌ إلى عَفوِ رَبِّي.

۳- ضمیر کے مقصود کو بتانا، جیسے : نحنُ - العَرَبَ - أقرى النّاسِ

بالضیف. (ہم -عرب- سب سے زیادہ مہمان نواز ہیں)

○ اسم مختص، ضمیر متکلّم، یا ضمیر مخاطب کے بعد ہی آتا ہے، جیسے: نحنُ - المسلمین- مُوْلَعُوْنَ بالعلم و المعرفة، أنتم -الطُّلاّبَ- آمَالُ الوطن. یہ ضمیر غائب اور اسم ظاہر کے بعد کبھی نہیں آتا، سب سے زیادہ ضمیر متکلّم کے بعد آتا ہے۔

○ اسم مختص کے لیے ضروری ہے کہ وہ یا تو معرّف باللام ہو، جیسا کہ تم نے گزشتہ مثالوں میں دیکھا، یا معرّف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: نحنُ - معشرَ العرب- نَأْبَى الضَّیْمَ، اور حدیث نبوی: "نحن - مَعَاشرَ الأنبیاء- لا نُوْرَثُ، ماترکناهُ صدقة" اور عَلَم بہت کم ہوتا ہے، جیسے: أنا -خالدًا- قُمتُ بِوَاجِبي.

اور "نکرہ، ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول"، اسم مختص نہیں بنتا۔

○ کبھی لفظ "أيُّها" یا "أَيَّتُهَا" کے ذریعہ اختصاص ہوتا ہے، اس موقع پر ان کا استعمال ندا کی طرح ہوتا ہے، تو یہ ضمہ پر مبنی اور " أَخُصُّ " فعلِ محذوف کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلًّا منصوب ہوتے ہیں اور ان کے بعد اسم معرّف باللام ہوتا ہے، جو لفظًا ان کی صفت، یا بدل، یا عطفِ بیان ہونے کی وجہ سے لازمی طور پر مرفوع ہوتا ہے اور اعراب میں ان کا تابع ہونے کے باعث اس کو منصوب کرنا جائز نہیں ہوتا۔ جیسے أَنَا أَفْعَلُ الخَیْرَ أَیُّهَا الرَّجُلُ ، نحنُ نَفْعَلُ المعروفَ أَیُّهَا القَوْمُ ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا أَیَّتُهَا العِصَابَةُ.

یہ جملے اگرچہ ظاہر میں جملۂ ندائیہ ہیں، لیکن ان سے اختصاص مقصود ہوتا ہے، ندا نہیں۔ لہٰذا ان جملوں کا مطلب ہے [1] "لوگوں کے درمیان خاص طور سے میں نیکی

---

(۱) معنی هذه الجمل : "أنا أفعل الخیرَ مخصوصًا من بَیْنِ الرجال ، و نحنُ نفعلُ المعروف مخصوصین من بین القوم، و اللّٰهمّ اغفر لنا مخصوصین من بین العصائب. (انظر : جامع الدروس العربیة ، ج٣/ ص ٤١٠)

کروں گا، خصوصًا ہم لوگ بھلائی کریں گے، اے اللہ، خصوصًا ہم لوگوں کو بخش دے۔"

پہلی مثال میں "الرَّجُلُ" سے متکلّم کی ذات مراد ہے، اسی طرح دوسری اور تیسری مثال میں بھی "القَوم" اور "العِصَابَۃُ" سے متکلّم ہی مراد ہے۔

اختصاص کی اس خاص صورت میں "أیّہا" اور "أیَّتُہا" اپنے مابعد تابع سے مل کر "أَخُصُّ" فعل مقدّر کا مفعول بہ ہوتا ہے، پھر پورا جملہ اپنے ماقبل کی ضمیر متکلّم، یا ضمیر مخاطب کا حال بننے کی وجہ سے محلاًّ منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً اغفر لنا أیتھا العصابة میں أیتھا العصابة "أخصّ" کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلًّا منصوب ہے اور أخُصّ اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر لَنَا کی نَا ضمیر متکلّم سے حال ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٣٥)

ترجموا إلى الأردية الفُصحى :

(١) نحنُ ـ المعلمين ـ نُزَوِّد تلاميذَنا العلمَ و العملَ

(٢) قال رسولُ الله صلى الله تعالى عليه وسلم : نحن ـ معاشرَ الأنبياء ـ لا نورثُ ، ما تركناه صَدقةٌ.

(٣) إنّا ـ آلَ محمدٍ ـ لا تحلُّ لنا الصدقَةُ.

(٤) نحنُ ـ العربَ ـ أوفى الناسِ بالعهود.

(٥) نحن ـ الرياضيين ـ نشارِكُ في المباريات الدوليةِ.

(٦) إنّنا ـ علماءَ الذرة ـ نحفل كثيرًا بالتقدُّم الْعِلمِيّ.

(٧) بنا ـ قادة الفكر ـ ترقى الإنسانية.

(٨) إنّني ـ الجندي ـ أذود الأعداء عن الوطنِ.

(٩) نحن ـ رجالَ الإسعافِ ـ ننقذ المصابين.

(١٠) نحن ـ المسلمِينَ ـ بناةُ الحضارةِ و دعاةُ المحبةِ والسلامِ.

(١١) إننا ـ الأطباء ـ نحاولُ تخفيفَ آلام المرضى.

(١٢) بنا ـ رِجالَ المالِ ـ ينمو الاقتصادُ الْوَطَنِيُّ.

(١٣) بنا ـ معشرَ الشرقيين ـ نزعَة إلى التّفاخرِ بالمجدِ الْقَدِيمِ.

(١٤) نحن ـ أهلَ القُرى ـ نطلبُ إنشاءَ مساكِنَ عَلى طرازٍ صِحّيّ.

(١٥) نحن ـ الحرائر ـ إن مال الزمان بنا لم نشك إلا إلى الرحمٰن بلوانا

(١٦) إنّا ـ بني العرب الكرام ـ توحدت آفاقنا و تلاقت الأبعاد

(١٧) لنا ـ معشرَ الأنصار ـ مجد مؤثل بإرضائنا خيرَ البرية أحمدا

(١٨) إنّا ـ بنى نهشل ـ لا ندّعى لأب عنه و لا هو بالأبناء يَشْرِيْنَا

التَّمْرِيْنُ (٣٦)

شكّلوا و ترجموا المقتطفات التالية :

(١) نحن -المسلمين- أرسينا أسس الحضارةِ ، و نشرنا مبادئ العدل و المساواة وقت أن كان الغرب يعيش في ظلماتِ الجهالةِ ، و يعاني ألوانًا من العسفِ و الظلمِ و الاستبدادِ في القرون الوسطىٰ ، و إنّنا -أمةَ محمّد صلى الله تعالى عليه وسلم- ندعو للإسلام و الوئامِ في ظِلّ الإخاءِ والتعاونِ بينَ الشعوب، وسيكون لكم -أيها الشباب- مستقبل سعيد بعد ماضي آبائكم المجيدِ.

(المعلّم ٢٠٠٦م، المرحلة الأولى من الثانوية، ص: ٣٢٧)

(٢) أدركت مملكتنا قيمة الانفتاح على العالم، فبدأت عهدًا جديدًا، و نحن -المواطنين- نخطو نحو المَستقبلِ بثقةٍ و أملٍ في تغيير واقعنا الاقتصادي ، و علينا -طوائفَ الشعبِ- أن نتجاوب مع سياسةِ الدولةِ في تشجيع إنتاجنا، و شراء مصنوعاتنا ، و عليكم -أيها العمّال- أن تتقنوا صناعتكم حتى يقبل أبناء الدُّوَلِ عليها.

(المصدر السابق، ص: ٣٦٨)

(٣) قال أحدُ الضُّبَّاط : نحن - الجيشَ - عُدَّةُ الوطن و عتاده، نرعى مصلحته في وقت السلم، و نذود عنه في وقت الحرب.

(٤) و أنتم -أهل البلاد- واجبُكم عظيم، فعلى أكتافكم ترتقي البلادُ بصَناعتها ، و تجارتها ، و زراعتها.

(٥) أما أنتم -طلبةَ اليوم- فحقُّ الوطن عليكم أن تدأبوا في استذكار دروسكم ، و أن تتأهّبوا لمستقبلٍ ينتظركم.

(قواعد اللغة العربية، للصف الثاني المتوسط، ص: ١٢٦)

(٦) إن الاعتماد على النفس صفة حميدة ، نادى بها المربُّوْن في كل العصور، فإذا اعتمد الطالب على نفسه ، فقد سلك سبيل النجاح، و نحن -المعلمين- نعمل على أن تكون هذه الصفة سلوكًا محمودًا بين أبناء الأمّة، حتى يخرجوا إلى الحياة غير هيّابين.

(المعلّم ، اللغة العربية، الأوّل، ص: ٢٩٥)

التَّمْرِيْنُ (٣٧)

حوّلوا ما يأتي من الجمل و المقطوعات إلى العربية الفصحى:

(۱) ہم - ہندوستان کے باشندوں - پر لازم ہے کہ وطن کی حفاظت کے لیے کمر بستہ ہو جائیں اور مغرب کی تہذیبی یلغار کے مقابلے سیسا پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تاکہ مغربی ثقافت اپنی پُر فریب چالوں اور پُر کشش ہتھکنڈوں کے ذریعے خود ہمارے گھر میں ہماری شریفانہ مشرقی تہذیب کا خاتمہ نہ کردے۔

(۲) تم - طلبہ - پر فرض ہے کہ وقت کی قدر و قیمت کو پہچانو اور اپنا انمول وقت فضول اور بے مقصد کاموں میں برباد نہ کرو، مقررہ اوقات پر درس گاہوں میں حاضر ہو اور غور سے اساتذہ کی درسی تقریریں سنو، کیوں کہ یہ تمھارے لیے روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔

(۳) ہندوستان کی آزادی میں ہم - مسلمانوں - کا کلیدی کردار ہے، ہمارے اسلاف ہی کی مخلصانہ کوششوں اور مجاہدانہ کارروائیوں کے نتیجے میں یہ ملک ظالم انگریزوں کے پنجوں سے آزاد ہوا ہے۔ علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا کفایت علی مرادآبادی، مولانا احمد اللہ مدراسی، مفتی عنایت احمد کاکوروی وغیرہ علماے اہل سنت کی بے لوث قربانیاں ناقابلِ فراموش ہیں۔

(۴) ایک فوجی کمانڈر نے جنگ میں ناکامی کے بعد کچھ فوجیوں کی سرزنش کرتے

ہوئے کہا:

تم-بزدل اور ناکارہ فوجیوں-ہی کی وجہ سے ہمارے ملک کی ذلت و رسوائی ہوئی ہے، دشمن کے حوصلے بلند ہوئے ہیں، انھیں ڈینگیں مارنے اور شیخی بگھاڑنے کا موقع ملا ہے، اگر تم لوگوں نے جرأت و ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے حملوں کا ترکی بہ ترکی جواب دیا ہوتا اور وطن کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے ان کے مقابلے میں ثابت قدم رہے ہوتے تو آج ہم-تمام ہم وطنوں-کا سر فخر سے اونچا ہوتا۔

(۵) صدر المدرسین نے امتحان سالانہ سے پہلے طلبہ کے ایک گروپ کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

ہم-اساتذہ-نے تمھاری تعلیم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، پوری محنت اور تن دہی کے ساتھ مقررہ نصاب پورا کرایا، اب تم-طلبہ-کی ذمہ داری ہے کہ اپنے قیمتی اوقات کا صحیح استعمال کر کے امتحان کے لیے اچھی تیاری کرو اور سوالات کے صحیح اور مناسب جوابات دے کر اعلیٰ درجے سے کامیابی حاصل کرو۔

الدرس الثاني عشر

منادیٰ

مُنادی: وہ اسم ہے جو حروفِ ندامیں سے کسی کے بعد واقع ہو، جیسے: یا بِلالُ، یا عبدَ اللهِ۔

① **حروفِ ندا:** وہ حروف ہیں جن کے ذریعے کسی کو پکارا جائے۔ یہ سات ہیں: أَ ، أَيْ ، يَا ، آ ، أَيَا ، هَيَا ، وَا۔

أَيْ اور **أَ**: ندائے قریب کے لیے ہیں۔ اور **أيَا** ، **هَيَا** اور آ : ندائے بعید کے لیے ہیں۔ **يَا** : ہر ایک منادیٰ کے لیے ہے، چاہے وہ قریب ہو، یا بعید ہو، یا متوسّط ہو۔ اور **وَا** : نُدبہ کے لیے ہے، اس کو مندوب پر داخل کیا جاتا ہے [1] جیسے: وَا سَيِّدَاهْ (ہائے میرا آقا) وَا كَبِدَاهْ (ہائے میرا جگر)، وَا حَسْرَتَاهْ (ہائے افسوس)۔

اسم جلالت اور مستغاث کے لیے "یا" متعیّن ہے، ان دونوں میں "یا" کے علاوہ کوئی اور حرفِ ندا استعمال نہیں ہوتا۔ اور ان دو کے علاوہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

② منادیٰ کی قسمیں اور احکام:

منادیٰ کی پانچ قسمیں ہیں: ۱- مفرد معرفہ -۲- نکرۂ مقصودہ -۳- نکرۂ غیر

(۱) لغت میں مندوب اس میّت کو کہتے ہیں جس پر کوئی روئے اور اس کی خوبیاں بیان کرے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ اس کی موت بہت بڑا حادثہ ہے اور اس کو رونے میں معذور سمجھیں۔ اور اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جس کے وجود یا عدم کی وجہ سے کوئی شخص درد و کرب کا اظہار کرے، جیسے وَا مُصِيبَتَاه (ہائے مصیبت)، وَا حُسَيْنَاه (ہائے حُسین)۔

مقصودہ۔**۴**۔مضاف۔**۵**۔مشابہِ مضاف۔

مفرد: اس باب میں مفرد سے مراد وہ اسم ہے جو مضاف اور مشابہِ مضاف نہ ہو، چاہے واحد ہو، یا تثنیہ، یا جمع۔ جیسے: يَا عَلِيُّ ، يَا عَلِيَّانِ ، يَا عَلِيُّوْنَ.

نکرۂ مقصودہ: ہر وہ اسمِ نکرہ ہے جو حرفِ ندا کے بعد آئے اور ندا سے اس کی تعیین مقصود ہو، تو یہ معرفہ ہو جاتا ہے، جیسے: يا رجلُ ، يا فَتاةُ ۔اس کو ''اسم جنس معیّن'' بھی کہتے ہیں۔

نکرۂ غیر مقصودہ: وہ اسم نکرہ ہے جو ندا کے بعد بھی مبہم رہے، اس سے اس کے افرادِ جنس میں سے کوئی فرد معین مقصود نہ ہو، جیسے رمضان کے مہینے میں سحری کے وقت سونے والوں کو جگانے والے کا کہنا: يَا نائِمًا وَحِّدِ الدَّائِمَ '' اے سونے والے (کسے باشد)، خدائے لم یزل کی توحید بیان کر۔'' اور واعظ کا کہنا: يَا غَافِلًا ، و الموتُ يَطْلُبُه تَنَبَّهْ ''اے اس وقت غفلت میں پڑنے والے جب کہ موت تلاش و جستجو میں ہے، ہوش میں آجا''۔اسی طرح راہ چلتے نابینا کا کہنا ''يا رجلاً ، خُذْ بيدي''

اس کو ''اسم جنسِ غیر معیّن'' اور ''نکرۂ غیر معیّن'' بھی کہتے ہیں۔

مشابہِ مضاف: وہ اسم ہے جس کا معنی و مفہوم اس کے بعد میں آنے والے اسم کے بغیر پورا نہ ہو۔

بعد میں آنے والا اسم اس کا معمول بنتا ہے، اس کی کئی صورتیں ہیں جن کی تفصیل ''لائے نفی جنس'' کے بیان میں گزر چکی ہیں۔ مشابہِ مضاف کی مثال، جیسے: يا حسنًا وجهُهُ، يَا مُؤَدِّيًا واجبَهُ ، يا مُسافِرًا إلى مصر ، يا رجلاً كريمًا ، يا تسعةً و تسعينَ.

● منادیٰ کا حکم یہ ہے کہ وہ منصوب ہوتا ہے، یا تو لفظًا، یا محلًّا۔ اور اس کو نصب دینے والا عامل فعل ہوتا ہے جو وجوبی طور پر محذوف ہوتا ہے، وہ ''أَدْعُوْ'' یا

"أُنَادِيْ " یاان کے ہم معنی کوئی فعل ہے، اور منادیٰ اس کا مفعول بہ بنتا ہے۔ اور بعض نحویوں کا موقف یہ ہے کہ منادیٰ کا ناصب خود حرفِ ندا ہوتا ہے۔

منادیٰ اس وقت لفظًا منصوب ہوتا ہے جب وہ نکرۂ غیر مقصودہ ہو، یا مضاف ہو، یا مشابہ مضاف ہو، جیسے: يا غافلًا تَنَبَّهْ ، يا عبدَ الله، يا حَسَنًا خُلُقُه.

اور جب یہ نکرۂ مقصودہ، یا مفرد معرفہ ہو تو محلًّا منصوب ہوتا ہے، اور رفع کی علامت (ضمہ، الف، یاواو) پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: يا رجلُ ، يا عليُّ ، يا موسىٰ، يا فتىٰ ، يا رجلانِ ، يا مجتهدون.

● جو منادیٰ، ندا سے پہلے ہی مبنی ہوتا ہے وہ اپنی حرکتِ بنائی پر باقی رہتا ہے، اور جب منادیٰ عَلَمِ مفرد ہو اور اس کی صفت لفظ "ابن" یا "ابنة" بلا فصل آئے، اور وہ (ابن، ابنۃ) دوسرے علم کی جانب مضاف ہو تو منادیٰ میں دو صورتیں جائز ہیں: ۱- ضمہ پر مبنی ہونا -۲- لفظًا منصوب ہونا۔ جیسے: يا خليلُ بنَ أحمدَ ، يا خليلَ بنَ أحمدَ ، يا هندُ ابنةَ خالدٍ، يا هِنْدَ ابنةَ خالدٍ، مگر اس پر فتحہ لانا بہتر ہے۔

اور اگر منادیٰ علمِ مفرد کی صفت لفظ " بنت " ہو تو اس صورت میں وہ صرف ضمہ پر مبنی ہوگا، جیسے: يا هندُ بنتَ خالدٍ.

● ضمیر متکلّم اور ضمیر غائب بالاتفاق کبھی منادیٰ نہیں بنتیں، اور ضمیرِ خطاب کے بارے میں نحویوں کا اختلاف ہے، ابوحیّان نحوی کا موقف یہ ہے کہ یہ بھی کبھی منادیٰ نہیں بنتی، اور ابنِ عصفور کا کہنا یہ ہے کہ یہ صرف شعر میں منادیٰ بنتی ہے، نثر میں نہیں۔

● جب اسم معرّف باللام منادی بنتا ہے تو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان مذکر میں أيُّها ، یا اسم اشارہ مذکر لایا جاتا ہے اور مؤنّث میں "أَيَّتُها " یا اسم اشارہ مؤنّث لایا جاتا ہے، جیسے: " يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ " [الانفطار : ٦] " يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝۲۷ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝۲۸ " [الفجر: ۲۷-۲۸]، اور یا

هٰذا الرَّجلُ ، يا هذه المرأةُ.

اور جب اسمِ جلالت منادی بنتا ہے تو حرفِ ندا براہِ راست اسی پر داخل ہوتا ہے، دونوں کے درمیان کسی واسطے کی حاجت نہیں ہوتی اور اس صورت میں اس کا ہمزہ، قطعی ہو جاتا ہے، جیسے: يَا اَللّٰهُ ۔ اسم جلالت کے ساتھ ندا کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ حرف ندا کے بدلے منادیٰ کے آخر میں میم مشدّد مفتوح لے آتے ہیں، جیسے: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا.

اور جو علم معرّف باللام ہوتے ہیں ندا کے وقت ان کا حرفِ تعریف لازمی طور پر حذف ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جب "العَبّاس، الفضل، الحسن" کو منادیٰ بنایا جاتا ہے تو یوں کہا جاتا ہے: يَا عَبَّاسُ ، يا فضلُ، يا حَسَنُ.

فائدہ : " اللّٰهُمَّ " کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:

۱-صرف ندا کے لیے، جیسے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ.

۲- سامع کے ذہن میں جواب اچھی طرح بٹھانے کے لیے، جیسے اگر کوئی شخص آپ سے پوچھے: أَ خَالِدٌ فَعَلَ هٰذا ؟ تو آپ اس کے جواب میں کہیں: اللّٰهُمَّ نعم .

۳- کسی بات کے ضعیف یا نادر اور قلیل الوقوع ہونے کو بتانے کے لیے۔ جیسے آپ کسی بخیل آدمی سے کہیں: إِنَّ الأُمَّةَ تُعَظِّمُكَ ، اللّٰهُمَّ إن بذلتَ شطرًا من مَالِكَ في سبيلِها.

التَّمْرِيْنُ (٣٨)

ترجموا إلى الأردية الفصحىٰ:

(١) يا خَزَنَةَ الأموالِ إن يسار النفس أفضل من يسار المال.

(٢) يا سائقُ، تأنّ في سيرك تنجُ من مخاطر الطريق.

(٣) يا إبراهيمُ، إنّ لذةَ العيشِ في الجهد المبذولِ والعرق المصبوب.

(٤) أيْ حاملاتِ الأزهارِ، ضعْنَها على قبورِ الشهداء.

(٥) هَيَامؤمنًا، لا تعتمدْ على غير مولاك.

(٦) يا رَاكِبِي الدرّاجَةِ، الشرطيُّ أمامَكما.

(٧) يا مسافرًا إلى سوريا، ستلقى من أنواعِ الترحيب و التكريم ما يعجز عنه البيان.

(٨) يا مباركُ قد حقَّقْتَ لأبناءِ وَطنِكَ الرخاءَ و الرفاهيةَ، وهيّأت لهم حياة العزةِ و الكرامةِ، و الهدوءِ و الاستقرارِ.

(٩) يا قائدَ الحريةِ و الإخاء و السلام، أنتَ رائدُ الجيلِ و عمادُ النهضةِ، و مناطُ الأملِ و معقد الرجاءِ.

(١٠) يا عليّ، إنّ عَظَمَةَ الحياةِ في التغلبِ على مشكلاتِها، و النهوض بأعبائها.

(١١) سأَلَ ساجد جدّه: هل يهتمّ الإسلام بنظافة الطعام والشراب بنفس القدر الذي يهتمّ به الغربُ يا جدّي ! فأجابه قائلًا: إنّ الإسلام – يا بُنيَّ – يهتمّ بنظافة الطعام والشراب أكثر مما يهتمّ به

الغرب ، يأمر الإسلام بنظافة إناء الطعام و غسله ثلاث مرّات ، كما يأمر بعدم ترك الأطعمة و الأشربة مكشوفة حتى لا يصل إليها الغبار والحشرات ، و قد قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : " أوكُوْا السقاء ، و أكفئوا الإناء ، و أغلقوا الأبواب ، و أطفئوا المصباح ، فإنّ الشيطان لا يفتح غلقا ، و لا يحلّ وكيئًا ، و لايكشف الإناء".

(١٢) يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ [الفجر: ٢٧، ٢٨]

التَّمْرِيْنُ (٣٩)

حوّلوا إلى الأردية الفصحى:

عهد الشباب

● سلام عليك أيها الماضي الجميل ، لقد كنت ميدانا فسيحا للآمال والأحلام، و كنا نطير في أجوائك البديعة الطلقة غادين رائحين طيرانَ الحمائم البيضاء في أفق السماء، لا نشكو و لا نتألم ولا نضجر ولا نسأم، بل لا نعتقد أن في العالم همومًا و آلاما.

سلام عليك أيها الشباب الذاهب ، وسلام على دوحتك الفتّانة الغنّاء التي كنا نمرح في ظلالها مرح الظباء العفر في رملتها الوعثاء، ننظر إلى السماء فيخيل إلينا أنها مَغدى و مَراح لنا، و إلى الآفاق البعيدة، فيخيل إلينا أنها مجرى سوابقنا و مجرّ رماحنا، فكأن العالم كله مملكتنا الواسعة العظيمة التي نسيطر عليها و نتصرف في أي أقطارها شئنا.

أبكيك يا عهد الشباب، لا لأني تمتعت فيك براح أو غزل

ولا لأني ركبت مطيّتك إلى لهو أو لعب، و لا لأني ذُقت فيك العيش بارد الهواء، كما يَذُوقه الناعمون المترفون، بل لأنك كنت الشباب و كفى.

أبكيك لأنيّ كنت أرى في سمائك نجم الأمل لامعًا متلألئا، يؤنسني منظره و يطربني لَألأوُه، و ينفذ إلى أعماق قلبي شعاعه المتوهج المتلهب . فلما ذهبت ذهب بذهابك. فأصبح منظر تلك السماء فلاةً متوحشة مظلمة، لا يضيئها كوكب و لا يلمع فيها شعاع.

وداعًا يا عهد الشباب، فقد ودعت بوداعك الحياة، و ما الحياة إلا تلك الخفقات، يخفقها القلب في مطلع العمر، فإذا هدأت، فقد هدأ كل شيء، و انقضى كل شيء.

(مرجع الطلّاب في الإنشاء، ص: ٥٣)

- يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝١ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٢ [الحج: ١، ٢]
- قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٥٣ [الزمر: ٥٣]

التَّمْرِيْنُ (٤٠)

حوِّلوا ما يأتي إلى العربية الفصحىٰ:

(۱) عزیز طلبہ! حالاتِ زمانہ سے آگاہی اور مخالفین کی حرکتوں سے واقفیت کے لیے مختلف کتب و رسائل کا برابر مطالعہ کرتے رہو، سیرت، تاریخ، حساب، جغرافیہ وغیرہ کی بنیادی تعلیم جو ابتدائی درجات میں شامل ہے مطالعہ کے ذریعہ اس میں وسعت اور رسوخ پیدا کرو۔

(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اللہ کے بندو! اللہ نے تمھاری جانیں اپنے حقوق کے عوض رہن اور گروی رکھ لی ہیں اور اس پر تم سے وعدے لیے ہیں اور تم سے فانی اور قلیل دنیا کو کثیر اور باقی رہنے والی آخرت کے بدلے خرید لیا ہے، تمھارے پاس خدا کی جو کتاب ہے اس کا نور کبھی نہ بجھے گا اور اس کے عجائبات کبھی کم نہ ہوں گے، تو تم اس نور سے منوّر ہو جاؤ اور اس کتاب سے نصیحت حاصل کرو۔ (مشائخ نقش بندیہ، ص:۱۰۵ از نفیس احمد مصباحی)

(۳) امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحب زادے حضرت موسیٰ کاظم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے عزیز فرزند! جو بغاوت کی تلوار نکالتا ہے وہ اُسی سے مارا جاتا ہے۔ جو اپنے بھائی کے لیے کنواں کھودتا ہے وہ اللہ کی قدرت سے خود اُسی میں گرتا ہے، جو جاہلوں اور احمقوں کے معاملے میں پڑتا ہے وہ ذلیل و رسوا ہوتا ہے، جو عُلما سے میل جول رکھتا ہے عزّت پاتا ہے اور جو برائی کی جگہوں میں جاتا ہے وہ بدنام ہوتا ہے۔

(مصدر سابق، ص:۱۷۷، ۱۷۸)

(۴) مسلمانو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ، آنکھیں کھولو اور کان لگا کر اپنے رب کا کلام سنو، تمھارا رب تمھیں اپنے خوف کی تعلیم دیتا ہے اور تم سے وعدہ فرماتا ہے کہ

اگر تم میرا خوف کروگے تو میں تمھیں کامیاب کروں گا، تمھاری مشکلیں آسان اور دشواریاں سہل کردوں گا، تمام مصیبتوں اور تکلیفوں سے تمھیں نجات دوں گا، غیب سے تمھاری مدد کروں گا، تمھیں بے گمان روزی دوں گا۔ (ارشاد القرآن، ص:۱۳، از حافظ ملت علیہ الرحمہ)

(۵) میرے عزیز دوست! میں خود اس المناک حادثے سے سخت آزردہ خاطر ہوں اور تمھیں تعزیت پیش کرتا ہوں، تمھارے اس غم واندوہ میں شریک ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اِس نازک گھڑی میں تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کروگے اور صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑوگے کہ یہی سچے مومن کا طریقہ ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٤١)

ترجموا ما يأتي إلى الأردية الفصحىٰ :

- قام الأستاذ و تلاميذه بعمل معسكر كشفي في الصحراء الشرقية، و بعد أن استقروا أخذ الأستاذ يوجّه نصائحه إلى التلاميذ، فقال لهم:

يا علي ! ثبّت أركان الخيمة جيدًا، أما أنت يا محمد فاجمع لنا بعض الحَطب لإشعال النار و أما أنت يا إبراهيم فعليك بتوفير المياه، و أنت يا سميرة فجهّزي أدوات الصيد.

ثم صمت الأستاذ و نظر حوله، فقال مناديًا: يا صاحب الحقيبة التي لم يكتب عليها اسم، تعال و خذ حقيبتك، ثم وجّه الأستاذ خطابه إلى الجميع قائلا: يا أبناء مصر ! لا تتهاونوا في العمل، و تعاونوا فيما بينكم ، و اجعلوا شعاركم المودةَ و النظام.

(اللغة العربية، للصف السادس الابتدائي، الفصل الدراسي الثاني ، ص: ٣٥)

- لبيك اللّٰهمّ لبيك.

– يا متعبدا ! لقد غربت الشمس.

لَا تُصَلِّ هنا صلاة المغرب، بَلْ صَلِّهَا مع العشاء إذا وصلتَ إلى المزدلفة.

– يٰأيتها الحاجّات! حان وقت الرحيل.

– يأيها الـحُجّاج ! هلُمُّو إلى المزدلفة.

هكذا ارتفعت الأصوات في اليوم التاسع من عرفات بعد غروب الشمس للإفاضة إلى المزدلفة.

و نادى المطوّف و رجاله حُجّاجه ، ثم التفت إلى ولديه و قال:يا محمد ، و يا علي! عليكما بالعمل على راحة الحجاج ، و نظر إلى حاجّ وقال له: ...يا حاج! استعدَّ للركوب في السيارة، و إلى حاجين آخرين و قال لهما: يا حاجّان! مكانكما في السيارة الأخرى، و إلى حجاج آخرين و قال لهم: يا حجاج! مكانكم في السيارة الثالثة.

و بدأ الحجاج يركبون السيارات بين تهليل و تكبير.

و التفت إلى سائقي السيارات و حارس المخيَّم و قال لهم: يا سائقي السيارات! سيروا ببطء، و اعملوا على راحة الحجاج. أما أنت يا حارس المخيم! فالحق بنا مع آخر حاجّ.

و لم يمض وقت، حتى تحركت السيارات إلى المزدلفة ، و الحجاج يلبّون و يقولون: لبيك اللّٰهمّ لبيك، لبيك لا شريك لك.

(قواعد اللغة العربية، للصف الثالث المتوسط، ص: ٣٥)

التَّمْرِيْنُ (٤٢)

حوِّلوا الجمل الآتية إلى العربية الفصحىٰ:

(۱) اے طالبانِ علوم اسلامیہ! تم آنے والے وقت میں گروہِ عُلَما میں شمار کیے جاؤ گے، انبیا کے وارث ہو گے، تمھارے کاندھوں پر دعوتی اور اصلاحی ذمہ داریوں کا بوجھ ہو گا، قوم کی ہدایت و رہ نمائی کے لیے تمھیں مخلصانہ کوششیں کرنی ہوں گی، اس لیے دین کا گہرا علم حاصل کر کے خود کو ان ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے اچھی طرح تیار کر لو۔

(۲) اے انتخابات میں کامیاب ہونے والے سیاسی لیڈرو! تمھیں یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے کہ قوم نے تمھیں اپنے قیمتی ووٹ اس لیے دیے ہیں کہ تم اپنے منصب اور اقتدار کا صحیح استعمال کرو، ملک اور قوم کی ترقی کے کام کرو، ان کی جان، مال اور عزت و آبرو کے تحفّظ کے لیے ہر ممکن کوشش کرو۔

(۳) اے انتہا پسندی کی راہ پر چلنے والے نوجوانو! ہمارا مذہب اسلام دہشت گردی اور انتہا پسندی کو کسی بھی حال میں پسند نہیں کرتا، وہ اعتدال، رواداری اور امن و سلامتی اپنانے کا حکم دیتا ہے۔

(۴) اے انگریزی کالجوں کی طالبات! تم پر لازم ہے کہ بے شرمی اور بے حیائی سے پورے طور پر پرہیز کرو، مغربی تہذیب کے غیر شرعی مظاہر سے دور رہو اور پردے کے ساتھ کالج جاؤ اور ان سب سے پہلے اسلام کی بنیادی تعلیمات ضرور حاصل کر لو۔

(۵) لوگو! حافظ ملت علّامہ عبد العزیز محدّث مرادآبادی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمایا کرتے تھے: اتحاد زندگی ہے اور اختلاف موت ہے، میرے نزدیک ہر مخالفت کا جواب کام ہے۔

(۶) ایک ماہر امراضِ چشم طبیب نے چند طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:

عزیزو! آنکھ اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمتوں میں سے ہے، جو اس سے محروم ہو اس کے لیے ساری دنیا تاریک ہے، اس لیے اس کی حفاظت نہایت ضروری ہے، ہلکی روشنی میں باریک خط کی کتابیں مطالعہ کرنا آنکھوں کے لیے سخت مضر ہے۔

(۷) غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرّہ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا:

" اے نفاق سے دنیا کے طلب گار! تو اپنا ہاتھ کھول، اس میں تو کچھ نہ پائے گا، تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے محنت اور کمائی کو ترک کر دیا ہے اور بے دین لوگوں کے مال سے کھاتا ہے، محنت مزدوری تو تمام انبیاے کرام کا پیشہ تھا، انبیاے کرام میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس کوئی صنعت اور ہنر نہ ہو۔"

الدرس الثالث عشر

مستثنیٰ

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جو کلماتِ استثنا میں سے کسی ایک کے بعد آئے، تاکہ یہ بتائے کہ جو حکم ماقبل کی طرف منسوب ہے وہ اس کی طرف منسوب نہیں۔

جو اسم کلمۂ استثنا سے پہلے ہو اور حکم میں داخل ہو، اُسے مستثنیٰ منہ کہا جاتا ہے، جیسے تَصْدَأُ کلُّ الـمَعَادِنِ إلّا الذَّهَبَ و الفضّةَ (سبھی دھاتیں زنگ آلود ہوتی ہیں سوائے سونا اور چاندی کے)، اس مثال میں "تَصْدَأُ" ایک حکم ہے إلّا کلمۂ استثنا ہے، "كُلُّ الـمَعَادِنِ" تَصْدَأُ کے حکم میں داخل ہے، مگر الذَّهْبُ وَ الْفِضَّة اس حکم میں داخل نہیں۔ لہٰذا "كُلُّ الـمَعَادِن" مستثنیٰ منہ ہے، "الذهبُ و الفضّة" مستثنیٰ ہے۔

کلمات استثنا گیارہ ہیں:

۱- إلَّا -۲- غَيْر -۳- سِوَى -٤- سَوَاء -٥- حَاشَا -٦- خَلَا -۷- عَدَا -۸- مَا خَلَا -۹- مَا عَدَا -۱۰- لَيْسَ -۱۱- لَا يَكُوْنُ.

- **مستثنیٰ کی قسمیں:** مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: مُتّصل، مُنقطع۔
  - **مستثنیٰ متّصل:** وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے جَاءَ التلاميذُ إلّا سَعِيْدًا (سعید کے سوا سبھی طلبہ آئے۔)
  - **مستثنیٰ منقطع:** وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو، جیسے اِحْتَرَقَتِ الدّارُ

إِلَّا الکُتُبَ. (سارا گھر جل گیا سوائے کتابوں کے۔)

استثنا کے معنی میں غور کرنے سے سمجھ میں آتا ہے کہ حقیقی استثنا، استثنائے متّصل ہی ہے، کیوں کہ یہ تعمیم کے بعد تخصیص کا فائدہ دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ ابتدا میں جو حکم تمام افرادِ مستثنیٰ منہ کے لیے ثابت تھا وہ مستثنیٰ کے لیے ثابت نہیں۔ رہ گیا استثنائے منقطع تو وہ تخصیص کا فائدہ نہیں دیتا مگر کسی وجہ سے یہ گمان پیدا ہوتا تھا کہ مستثنیٰ منہ کا حکم مستثنیٰ کے لیے بھی ثابت ہے تو یہ استثنا اُس گمان کو ختم کرتا ہے، اسے استدراک کہتے ہیں۔

فائدہ: استثنائے منقطع میں اگرچہ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہیں ہوتا، لیکن اس سے بالکل بے تعلّق بھی نہیں ہوتا، بلکہ لازمی طور پر اس کا مستثنیٰ منہ سے ایک گہرا تعلّق ہوتا ہے، جب مستثنیٰ منہ سے متعلق کوئی حکم ذکر کیا جاتا ہے تو اس حکم میں مستثنیٰ کے بھی شامل ہونے کا دل میں وہم گزرتا ہے، اس لیے وہاں کلمۂ استثنا "إلَّا" بمعنی لٰکن لاکر اس وہم کو دور کیا جاتا ہے، یہیں سے سمجھ میں آیا کہ اگر مستثنیٰ منہ سے بالکل بے تعلّق چیز کو مستثنیٰ منقطع بنایا جائے تو یہ صحیح نہیں، لہٰذا بعض کتابوں میں "جَاءَنِي القومُ إِلَّا حِمَارًا" کو مستثنیٰ منقطع کی مثال میں پیش کرنا محلِ نظر ہے۔ ممکن ہے یہ مثال ایسے دَور میں اور ایسی جگہ استعمال ہوئی ہو جہاں آمد و رفت کے لیے گدھے کی سواری کا رواج عام ہو اور سب لوگ اپنی سواریوں کے ساتھ آگئے ہوں مگر ایک گدھا رہ گیا ہو۔ ورنہ عام بلاد و مقامات کے لحاظ سے قوم کی آمد کے حکم سے ایک گدھے کا استثنا بالکل بے ربط اور بے محل معلوم ہوتا ہے۔

- مستثنیٰ منہ کا معرفہ یا نکرۂ مفیدہ[1] ہونا ضروری ہے، لہٰذا کسی نکرۂ غیر مفیدہ

(۱) نکرہ، مفیدہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی اضافت کسی اسم کی طرف ہو یا اس کی کوئی صفت ذکر کی جائے، یا وہ نفی، نہی یا استفہام کے بعد واقع ہو۔

کا مستثنیٰ منہ بنا صحیح نہیں ہے۔اسی وجہ سے "جاءَ قومٌ إِلَّا رجلًا منهم" اور "جاءَ رِجالٌ إِلَّا خَالِدًا" کہنا صحیح نہیں، اور "جاءَنِي رِجالٌ كَانُوْا عِنْدَكَ إِلَّا رَجُلًا مِّنْهُمْ" اور "مَا جاءَ أَحَدٌ إِلَّا سَعِيْدًا" کہنا صحیح ہے، مستثنیٰ منہ کے نکرۂ مفیدہ ہونے کی بہترین مثال یہ آیتِ کریمہ ہے: فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا [العنکبوت:۱۴]

● اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ مستثنیٰ منہ معرفہ ہو اور مستثنیٰ نکرۂ غیر مخصّصہ ہو، جیسے "جَاءَ القومُ إِلَّا رجلاً"۔ ہاں، اگر نکرہ میں کسی طرح تخصیص ہو جائے تو صحیح ہے، جیسے "جَاءَ القومُ إِلَّا رجلاً منهم، جَاءَ القومُ إِلَّا رجلًا مريضًا، جاءَ القومُ إِلَّا رجلَ سَوْءٍ".

● قلیل کا کثیر سے اور کثیر کا اکثر سے استثنا صحیح ہے، کبھی کبھی شے سے اس کے نصف کا استثنا ہوتا ہے، جیسے "لَهُ عَلَيَّ عشرةُ دراهمَ إِلّا خمسةً مِّنها".

● **اعرابِ مستثنیٰ :**

مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں:

۱- وجوبی طور پر منصوب ہو۔

۲- استثنا کی بنیاد پر منصوب ہو یا ماقبل سے بدل ہونے کی وجہ سے اور اعراب میں اس کے موافق ہو۔

۳- اس کا اعراب عامل کے اعتبار سے ہو۔

۴- مستثنیٰ مجرور ہو۔

اس اجمال کی قدرے تفصیل یہ ہے:

(۱) مستثنیٰ وجوبی طور پر منصوب ہو۔ یہ اعراب چار صورتوں میں ہوتا ہے:

۱- مستثنیٰ متّصل ہو اور إِلَّا کے بعد کلامِ موجَب میں واقع ہو، جیسے يَنْجَحُ

التَّلَامِيْذُ إِلَّا الكَسُوْلَ۔

۲- مستثنیٰ متّصل إِلَّا کے بعد کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے پہلے ہو، جیسے مَا ذَهَبَ إِلَّا سَلِيْمًا أَحَدٌ ۔

۳- مستثنیٰ منقطع ہو، جیسے جَاءَ المُسَافِرُونَ إِلَّا أَمْتِعَتَهُمْ۔

۴- مستثنیٰ مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد واقع ہو، ان صورتوں میں وہ بالاتفاق منصوب ہوتا ہے، جیسے جَاءَنِي القومُ مَا خَلَا زَيْدًا / مَا عَدَا زَيْدًا / لَيْسَ زَيْدًا / لَا يَكُوْنُ زَيْدًا۔ اور اگر مستثنیٰ خَلَا اور عَدَا کے بعد آئے تو اکثر نحویوں کے نزدیک منصوب ہوتا ہے، کیوں کہ وہ ان الفاظ کو فعلِ ماضی اور ان کے بعد آنے والے اسم (مستثنیٰ) کو مفعول بہ مانتے ہیں۔ اور بعض نحوی انھیں حرفِ جر قرار دیتے ہیں اس لیے ان کے بعد مستثنیٰ کو مجرور مانتے ہیں۔

(۲) اس میں دو صورتیں درست ہوں: استثنا کی بنیاد پر وہ منصوب ہو، یا ماقبل سے بدل ہونے کی وجہ سے اعراب میں اس کے موافق ہو۔ یہ اعراب صرف ایک صورت میں ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مستثنیٰ إِلَّا کے بعد کلامِ غیر موجَب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے مَا جَاءَ القومُ إِلَّا عَلِيًّا - یا - إِلَّا عَلِيٌّ .

(۳) مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہو، یعنی عامل جیسا تقاضا کرے ویسا اعراب ہو۔ اس کی بھی صرف ایک صورت ہے وہ یہ ہے کہ مستثنیٰ إِلَّا کے بعد کلامِ غیر موجَب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اس مستثنیٰ کو "مستثنیٰ مُفَرَّغ" کہتے ہیں[1]، جیسے مَا جَاءَ إِلَّا نجيبٌ ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا نَجِيْبًا ، مَا مَرَرتُ إِلَّا بِنَجِيْبٍ.

---

(۱) کیوں کہ مستثنیٰ منہ محذوف ہونے کی وجہ سے عامل مذکور " إِلَّا " کے مابعد میں عمل کرنے کے لیے فارغ کر دیا جاتا ہے، تو گویا اب "إِلَّا " کلام میں موجود ہی نہیں ہے۔

④ مستثنیٰ مجرور ہو۔ اس کی صورت یہ ہے مستثنیٰ غیر ، سِویٰ ، سَوَاء کے بعد واقع ہو ، جیسے جَاءَنِي القومُ غيرَ سَليم / سِوى سَلِيم / سَوَاءَ سَلِيْمٍ. کیوں کہ ان اَسما کے بعد مستثنیٰ ان کا مضاف الیہ ہوتا ہے۔

لیکن حَاشَا کے بارے میں نحویوں کے درمیان اختلاف ہے، اکثر نحوی اسے حرفِ جر مانتے ہیں اس لیے اس کے بعد مستثنیٰ کو مجرور قرار دیتے ہیں، جیسے جَاءَ القومُ حَاشَا سليمٍ، اور کچھ نحوی اسے فعل ماضی اور مستثنیٰ کو اس کا مفعول بہ قرار دینے کی وجہ سے اسے منصوب پڑھتے ہیں، جیسے جَاءَنِي القومُ حَاشَا سَلِيْمًا.

● **کلام مُوجَب:** اس کلام کو کہتے ہیں جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو، جیسے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلّا وَجْهَه.

اور **کلامِ غیر موجَب:** اس کلام کو کہتے ہیں جس میں نفی، نہی اور استفہام میں سے کوئی ایک ہو، جیسے لَا تَظْهَرُ الْكواكبُ نَهارًا إلَّا النَيّرَيْنِ، لَا تُعَاتِبْ أَصْدِقَاءَكَ إلّا الكاذِبَ منهم، هَل الْتَزَمَتِ الْأَحْزَابُ السياسيّةُ بِوُعودها إلّا قليلًا مِنْهَا.

التَّمْرِيْنُ (٤٣)

ترجموا إلى الأردية :

(١) فاز المتنافسون إلا متنافسًا.

(٢) لم تَدُم للإنسانِ إلا الكلمة الطيبة.

(٣) رُصِّف الطرق ما خلا طريقًا.

(٤) انفجرت القنابل فوق أرض المعركة عدا قنبلة.

(٥) عادت فِرَقُ الجيش من المعركة إلا كتيبةً.

(٦) أحترم أصحاب الآراء ما عدا الرأي الفاسد.

(٧) استلم الفائزون الجوائز خلا فائزين.

(٨) أعاشر جميع الناس حاشا الخائنين منهم.

(٩) قابلتُ كلَّ أصدقائي ما خلا صديقَيْن.

(١٠) حضر أبطالُ المعركة حفل توزيع الأوسمة إلا قليلا منهم.

(١١) ما حصلت الشعوب على الاستقلال سِوى الشَّعْبِ المناضِل منها.

(١٢) لم يشهد السائحون من معالم الحضارة الهندية إلا كلّ باهر مُعجِب.

(١٣) كلّ المصائب قد تمرُّ على الفتى ❖ فتهُونُ غير شماتة الحُسّاد.

(١٤) قال لبيد:

ألا كلُّ شيء ما خلا الله باطل ❖ وكلّ نعيم لا محالة زائل.

(١٥) لا يحبّ دراسة الأدب غير طلّابٍ متفوّقين.

(١٦) كل شيء ينقص بالإنفاق غير العلم.

(١٧) وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ [آل عمران: ١٤٤]

(١٨) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ [الكهف:٥٦]

التَّمْرِيْنُ (٤٤)

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) میں نے اس پیڑ کے علاوہ باغ کے سارے پیڑ خریدے۔

(۲) میں نے تمام وزرا کو دیکھا سوائے وزیر خزانہ کے۔

(۳) مجھے مفید اور دلچسپ کتابوں کے علاوہ کچھ پسند نہیں آتا۔

(۴) طلبہ کا اعتماد محنتی اور مخلص اساتذہ کے علاوہ کوئی نہیں حاصل کرتا۔

(۵) موت کے وقت کوئی چیز تیرے ساتھ نہیں جائے گی سوائے تیرے عمل کے۔

(٦) تمام طیّارے آج دہلی ہوائی اڈّے کے رَن وے پر اتریں گے سوائے ایک کے۔

(۷) پائلٹ اور اس کے معاونین کے علاوہ تمام مسافرین ہوائی جہاز سے اتر گئے۔

(۸) سارے طلبہ درس گاہ میں مؤدب بیٹھے سوائے خالد کے۔

(۹) حامد نے ساری نمازیں جماعت کے ساتھ جامع مسجد میں پڑھیں سوائے ظہر کے۔

(۱۰) فوجیوں نے دشمنوں کے ملک پر حملہ کیا اور ایک شہر کو چھوڑ کر تمام شہروں پر قبضہ کر لیا۔

(۱۱) گاڑی رکی اور تمام مسافروں نے فوراً اپنا سامان اتار لیا علاوہ دو بوڑھی عورتوں کے۔

(۱۲) سبھی مسافروں کے پاسپورٹ چیک کیے گئے اور بیگوں کی تلاشی لی گئی ان دو مسافروں کے علاوہ۔

التَّمْرِيْنُ (٤٥)

ترجموا إلى الأردية الفصيحة :

(١) محمّد تلميذ رحّالةٌ، زار بلدانَ المملكةِ العربيةِ السعوديةِ إلا الطائف، و صلّى في مساجدِ المدينة المنورة إلا مسجدين. و كانت رحلاتُه مسيرةً إلا رحلةً واحدةً إلى الدمام. لم يزر فيها أصدقاءه إلا صديقين. و لم يرافقه زملاؤه إلا زميلا. و لم يستهوِه إلى الرحلاتِ إلا الاطلاع على كلِّ جديد. فما وجد إلا جديدًا عليه كلما رحل. و لم تُتْعِبْه تقلبات الـجَوّ إلا في الطريق.

(٢) انتقل كلُّ التلاميذِ إلى الصفّ الأعلىٰ إلا تلميذًا تخلّف عن الامتحان بسببِ مرضه. وكانَ ذا خلقٍ كريمٍ، لم يُعرف عنه غيرُ لين الجانبِ، و لطفِ المعشر، و لم نر منه سوى الدأب في العمل و الطموح الدائم إلى أعلى، كان قدوةً حسنةً تحتذى، أحببناه من قلوبنا، و لم نتخلّ عن زيارته إلا أيام الامتحان التي شُغِلنا فيها عن أداء هٰذا الواجب. (قواعد اللغة العربية، الثاني المتوسط، ص: ١٣١، ١٣٢)

(٣) أرسل اللهُ سَيّدَنا محمّدًا عليه الصلاة والسلام إلى الناسِ كافّةً، فلم يبادِر ـ بادئ الأمر ـ إلى تصديقِه أحدٌ من الرّجالِ خلا أبا بكرٍ، و لم تؤازِرْه من النساءِ امرأةٌ ما عدا خديجة، و تخلى عنه أعمامُه حاشا أبي طالب، و لم يقف الكفار منه غير موقفِ العنادِ و الكيدِ، قالوا له: "ما أنت إلا ساحر أو مجنون"، و قالوا عن القرآن: "ما هٰذا إلا أساطير الأوّلين". (المصدر السابق، ص: ١٣٦)

(٤) وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ. [آل عمران: ٨٥]

(٥) فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾ [الليل: ١٤-٢١]

التَّمْرِيْنُ (٤٦)

اردو میں ترجمہ کرو:

(۱) المصرف

أَحِبُّ زيارةَ الأسواق و المحلّات التجارية إلا المصْرِفَ ؛ لأنّه مُزدَحَمٌ دائمًا، و قَدْ حُلَّتْ هذه المشكِلةُ الآنَ حيث تَمَّ تنصيبُ مَاكِيْنَةِ الصّرفِ الآلي بِجَنبِ مَبنَى المصرف. يُفْتح المصرفُ أيّام الأسبوع إلّا يومَ الأحدِ، و يَبقى مفتوحًا من الساعة العاشرةِ إلى الرابعةِ إلّا ساعةً واحدة ـ بينَ الساعة الثانيةِ و الثالثةِ ـ حين يُغلَق لفترة الغداء.

و فرعُ المصرف المركزي في مبنى من الجامعة الأشرفيّة ، و رَغمَ كونه في مَبناها يَسمحُ غيرَ المعلّمين و الطلّاب والموظّفين فيها أيضًا بفتح الحسابِ به، و لكنّه لا توجَدُ فيه غالبًا إلّا حِساباتُ التوفير.

حضر اليومَ الموظّفونَ إلا المدِيرُ ، سَحَبتُ الفلوسَ من المصرفِ كلَّ شهرٍ إلّا شهرَ أبريل. تتوقف الخدمات المصرفية في الساعة الرابعةِ إلّا خدمةَ الصرفِ الآلي فهي تستمرّ ليلَ نهارَ.

(۲) قلوب الوالدات

كلّ القلوب عجيب و رائع، و لكنّ أعجبها و أروعها قلوب الوالدات. فما أن يرحل ولد عن قلب والدة ، حتى تصبح الوالدة و لها قلبان و حياتان.

أما تسمعون الوالدات يتحبّبن إلى أولادهن، بمثل هذه التعابير: يا قلبي ، و يا روحي، و يا عيني ؟ ما ذاك مبالغة، إن هو

إلا الحقيقةُ العار يةُ عن أي زخرف، فقلب الولد قلب الوالدة، و روحه روحها. و من هنا كانت لهفتُها العظيمةُ عليه.

فما مسّ ولدًا ضرّ إلا يمس والدته أضعافًا، و لا سال من عروقه قطرةُ دم إلّا تفجّرت لها من قلبها قطرات. و لا اسودّ في عينيه نهارٌ إلا أ ظلمت في عينيها شموس ، ولا غاب عن أبصارها إلّا وَزَّعَت نفسَها حُرّاسا يسهرون على سلامته ، و صلواتٍ تدرأ عنه السوء، و تسدِّد خطاه إلى الفلاح و إلى العش الذي منه طار وعنه اغترب. (مرجع الطلاب في تيسير الإنشاء، ص: ٩١، ٩٢)

(٣) وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣ [العصر:١-٣]

(٤) قال النبيُّ -صلى الله تعالىٰ عليه وسلم- إنّ التُّجّار يُبعثون يومَ القيامة فُجّار إلّا من اتّقى الله و برّ و صدق. (رواه الترمذي في سننه)

التَّمْرِيْنُ (٤٧)

عرّبوا ما يأتي من المقطوعات:

(۱) جب ملک میں امن وسلامتی کی فضا قائم ہوتی ہے اور ہر شخص پوری توجہ اور لگن کے ساتھ اپنی ذمہ داری پوری کرتا ہے تو ملک ہمہ جہت ترقی کرتا ہے، یہ ماحول ہر شہری کو پسند آتا ہے سوائے انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کے، اس لیے وہ اس پُرامن ماحول کو بگاڑنے کی سازشیں رچنے لگتے ہیں اور افراتفری پیدا کرنے کے علاوہ کسی چیز میں اپنی کامیابی نہیں سمجھتے۔

(۲) ہر قوم کی ترقی کا زینہ اعلیٰ اور بامقصد تعلیم کا حصول ہے؛ اس لیے جو قوم تعلیم میں پیچھے رہتی ہے وہ ترقی کے میدان میں بھی پیچھے رہ جاتی ہے۔ یہ وہ روشن حقیقت ہے جس کا انکار صرف وہی کرے گا جو ہٹ دھرم، ضدّی اور سوجھ بوجھ سے عاری ہو۔

(۳) صحابۂ کرام۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ نے اللہ ورسول کی خوشنودی کے لیے اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی جان ومال کی بازی لگا دی، اپنا سب کچھ حق کی راہ میں قربان کر دیا، اپنا گھر بار چھوڑا، طرح طرح کی مشقتیں برداشت کیں، پریشانیاں جھیلیں، یہاں تک کہ ان کی کوششوں کی برکت سے ہی مذہبِ اسلام چار دانگِ عالم میں پھیل گیا۔ ان کی ان شان دار خدمات کا تذکرہ کیے بغیر اسلام کی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ ان کے زرّیں کارناموں اور مخلصانہ کوششوں کا انکار وہی کرے گا جو متعصّب رافضی ہو گا یا غیر مُنصف بے دین۔

(۴) گرمی کا زمانہ تھا، سخت گرمی پڑ رہی تھی، دوپہر کے وقت ہم ریل گاڑی سے اترے، گاڑی والوں نے ہڑتال کر رکھی تھی، تانگے یا رکشے کے علاوہ کوئی سواری دست یاب نہ تھی، میں نے کرایے پر ایک رکشہ لیا اس پر سارا سامان رکھا، اور اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔

(۵) اللہ عزّوجل کے سوا اور کسی کے لیے بقائے دوام نہیں، اس کے دین کے علاوہ اور کوئی دین لائقِ اتباع نہیں، اس نے بندوں کی ہدایت و رہ نمائی کے لیے بہت سے انبیا و مرسلین بھیجے۔

قاموس
الكلمات الصعبة

(مشکل الفاظ کے معانی)

تالیف

محمد رئیس اختر مصباحی

ابن مولانا نفیس احمد مصباحی

سِدّھور، بارہ بنکی، یو۔ پی

ہدایات:

۱- پہلے عربی الفاظ کے معانی دیے گئے ہیں، پھر اردو الفاظ کے معانی لکھے گئے ہیں۔

۲- الفاظ کی ترتیب میں مادّے (حروفِ اصلیہ) کا اعتبار کیا گیا ہے۔

۳- یہ ترتیب حروفِ تہجّی کے اعتبار سے رکھی گئی ہے۔

قاموس الكلمات الصعبة

عربی-اردو

[أ]

إِبْرَةٌ (ج) إِبَرٌ، إِبَراتٌ: سوئی، انجکشن
أَثَرَةٌ: خود غرضی، ترجیحی سلوک
إِثْمٌ (ج) **آثَامٌ** : گناہ، جرم
أَرْنَبٌ (ج) **أَرَانِبُ**: خرگوش
الأَزْمَاتُ (و) الأَزْمَةُ و الأَزَمَةُ: بحران، پریشانی، سختی
اِسْتَأنَسَ: اجازت طلب کرنا، مانوس ہونا
أُسَسٌ (و) أَسَاسٌ: بنیادیں
أَسَلٌ (و) أَسَلَةٌ: نیزہ اور ہر تیز اور پتلا لوہا مثلاً تلوار اور چھری وغیرہ، جھاؤ کا درخت۔
أُسُوْد (و) أَسَدٌ : شیر
آزَرَه: مدد کرنا، قوت پہنچانا، حمایت کرنا
آلَامٌ (و) أَلَمٌ: تکلیفیں، پریشانیاں
آنَسَ: مانوس بنانا، وحشت دور کرنا، دل بہلانا
تَأَلَّمَ: تکلیف اور درد محسوس کرنا
تَأَنّٰى فِي السَّيْرِ: آہستہ روی اختیار کرنا
تَأَهَّبَ لَهُ: تیار ہونا
المُؤَثَّلُ: مضبوط، مستحکم، پایدار

[ب]

الإِبْتِغَاءُ: تلاش کرنا، چاہنا، طلب کرنا
الأَبْعَادُ (و) البُعْدُ: دوریاں، مسافتیں، فاصلے
أَبْنَاءُ الدُّوَلِ: ممالک کے باشندے
اِسْتَبَدَّ بِهِ: اپنے لیے خاص کر لینا، خود کو ترجیح دینا
اِنْبَطَحَ: اوندھا لیٹنا، منھ کے بل گرنا
بَادَرَ إِلَيْهِ: سبقت کرنا، پہل کرنا
بَارِدُ الهَوَاءِ: ٹھنڈی ہوا والا
البَالُ: دل
بَدَا (ن): ظاہر ہونا، رونما ہونا، خیال میں آنا
البَدِيْعَةُ: انوکھی، بے مثال، عمدہ
البَرَاكِيْنُ (و) بُرْكَانٌ : کوہ آتش فشاں
البُغْضُ فِي اللهِ: اللہ کے لیے دشمنی

بَغٰى (ض): چاہنا

البَلْوٰى: مصیبت، پریشانی

بُنَاةُ الحَضَارَةِ: تہذیب کے معمار

البَوَار: ہلاکت، تباہی

البَيِّنَةُ (ج) البَيِّنَات: روشن دلیل

البِيْئَةُ (ج) بِيْئَاتٌ: ماحول

مَبَادِئُ الْعَدْلِ وَ الْمُسَاوَاةِ: عدل و مساوات کے اصول

الْمُبَارَيَاتُ الدُّوَلِيَّةُ: بین الاقوامی مقابلے، انٹرنیشنل میچ

الْمَبَاهِجُ (و) مَبْهَجَةٌ: شادابی، خوبصورتی

الْمُسْتَبِدُّ: ظالم، مطلق العنان، خود مختار

[ت]

أَتْقَنَ: استحکام بخشنا، مضبوط کرنا

التَرَفُ: آسودہ حالی، خوش حالی

تَعِبَ (س): محنت کرنا، تھک جانا، مشقت میں پڑنا

الْمَتَاعِبُ (و) الْمَتْعَبُ و الْمَتْعَبَةُ: مشکلات، پریشانیاں، دشواریاں، مشقتیں

الْمَتْجَرُ (ج) الْمَتَاجِرُ: مارکیٹ، دکان

[ث]

أَثْرٰى إِثْرَاءً: مالامال کرنا

أَثْلَجَ صَدْرَهٗ: دل ٹھنڈا کرنا

ثَارَ الْبُرْكَانُ (ن): کوہِ آتش فشاں کا پھٹ پڑنا

الثَّقَافَةُ: تعلیم، تہذیب، کلچر

ثَنٰى (ض): روکنا، باز رکھنا

الْمُثَابَرَةُ: ثابت قدمی، ڈٹے رہنا

الْمُثَقَّفُ: تعلیم یافتہ، مہذّب، شائستہ

الْمُثَلَّثُ: مثلّث

[ج]

أَجَاعَ: بھوکا رکھنا

الإِجْتِمَاعُ: میٹنگ، نشست

إِجْرَاءُ امْتِحَانِ مُسَابَقَةٍ: مقابلے کا امتحان کرانا

الإِجْرَاءَاتُ الْمَكْتَبِيَّةُ الرَّسْمِيَّةُ: سرکاری آفیشیل کارروائیاں

أَجْهَدَ نَفْسَهٗ: تھکانا، مشقت میں ڈالنا

الأَجْوَاءُ (و) الجَوُّ: فضا، ماحول، آب و ہوا

تَجَاوَبَ مَعَهٗ: گفتگو کرنا، بات چیت کرنا

تَجَاوَزَ عَنْ...: درگزر کرنا، معاف کرنا

التَّجَمْهُرُ: اکٹھا ہونا، جمع ہونا

التَّجْوَالُ: دوڑ دھوپ، چکّر لگانا، نقل و حرکت، گشت

جَابَ (ن) : طے کرنا، سفر کرنا

الجَبَانُ: بزدل

الْجُدُوْدُ (و) الجَدُّ: آباواجداد

الجَرَّاحُ: سرجن، سرجری کا طبیب

الجَشَعُ: حرص، لالچ، کالابازاری

جَنَّبَ: دور رکھنا

الجُهْدُ الْمَبْذُوْلُ: کوشش جو صَرف کی جائے

[ح]

اِحْتَذىٰ: نقش قدم پر چلنا، آئیڈیل بنانا، اتباع کرنا

إِحْصَاءُ النُّفُوْسِ: مردم شماری

الأَحْلَامُ (و) الْحُلْمُ: خواب، خیال

حَارَ فِي أَمْرِهِ (س): حیران ہونا، متردد ہونا

الحَارِسُ (ج) الحُرَّاس: محافظ، پہرہ دار، رکھوالا

حَانَ (ض) : کسی چیز کا وقت آجانا

حَاوَلَ مُحَاوَلَةً : کوشش کرنا، ارادہ کرنا

الحَبُّ (ج) **الحُبُوْبُ**: دانہ

الحُبُّ فِي اللهِ: اللہ کے لیے محبت

الحَبْسُ: قید کرنا، حراست میں لینا

حَثَّ عَلىٰ (ن): آمادہ کرنا، ابھارنا، اکسانا

الحَذرُ: بچنا، ڈرنا، محتاط ہونا

حَذَفَ الْأَرْنَبَ (ض): خرگوش کو لاٹھی یا پتھر پھینک کر مارنا

الحُرُّ (ج) الأَحْرَارُ: آزاد، شریف

الحَرَائِرُ (و) الحُرَّةُ: آزاد عورتیں، شریف عورتیں

الحَرْبُ الدَّامِيَةُ: خوں ریز جنگ

حَزِنَ (س) : غم زدہ ہونا، رنجیدہ ہونا

حِسَابَاتُ التَّوْفِيْرِ (و) حِسَابُ التَّوْفِيْرِ: سیونگ اکاونٹس، بچت کھاتے

الحَشَرَاتُ (و) الحَشَرَةُ: کیڑے مکوڑے، زمین پر رینگنے والے چھوٹے جانور

الحَطَبُ (ج) الأَحْطَابُ: ایندھن، لکڑی

الحُفْرَةُ (ج) الحُفَر: گڑھا

حَفَلَ بِهِ (ض): اہتمام کرنا، توجہ دینا

حَفْلُ تَوْزِيْعِ الْأَوْسِمَةِ: تمغوں کی تقسیم کی تقریب

الحفِيْظةُ (ج) الحَفَائِظُ : غصّہ، غیظ و غضب، غیرت

حَقَّقَ الأَمَلَ: امید برلانا

الحقِيْبَةُ (ج) الحقَائِبُ: بیگ، تھیلا

حَلَّ الْمِيْعَادُ (ض): وقتِ مقررہ کا آجانا

الحِلْيَةُ (ج) الْحِلىٰ: زیور، سامان زینت

الحمَائِمُ (و) الحمَامَةُ: کبوتر (نر، مادہ دونوں کے لیے)

الحيَاةُ الهَانِئَةُ: خوش گوار زندگی

الحيَوِيَّةُ المُتَدَفِّقَةُ: مصروف زندگی، گہماگہمی کی زندگی

المُحارِبُ: جنگ جو، لڑاکو

المُحاضَرَاتُ (و) المُحاضَرَةُ: لکچرس، خطبات، علمی تقریریں

المُحاكَمَةُ: مقدمہ، سماعتِ مقدمہ

المُحامِي: وکیل، ایڈوکیٹ، طرف دار

المُحاوَلَاتُ (و) المُحاوَلَةُ: کوششیں، اقدامات

مُحرِّكُ السَّيَّارَةِ (ج) المُحرِّكَاتُ: گاڑی کا انجن

المُنْحدِرَةُ: اترنے والی

مُنْحنَى الطَّرِيْقِ: راستے کا موڑ

[خ]

تَخَلّٰى عَنْ ... : چھوڑنا، دست بردار ہونا

الخَزَنَةُ (و) الخَازِنُ: ذخیرہ کرنے والے، جمع کرنے والے

خَطَا (ن) : چلنا، قدم اٹھانا

خَطَّطَ: لائحۂ عمل وضع کرنا، خاکہ بنانا، پلاننگ کرنا، منصوبہ بندی کرنا

خَفَضَ فلانٌ جَنَاحَ الذُّلِّ لَهٗ (ض): کسی کے ساتھ تواضع، نرمی اور بردباری کے ساتھ پیش آنا

خَفَقَ (ن،ض) : دھڑکنا

الخَفَقَاتُ: دھڑکنیں

الخَلْخَالُ (ج) الْخَلَاخِيْلُ: پازیب

الخَوَاتِيْمُ (و) الخَاتَمُ: انگوٹھیاں، مہریں

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ: مخلوق میں سب سے بہتر، افضل المخلوقات

خُيِّلَ إلى ...: خیال یا گمان ہونا، محسوس ہونا

المَخْذُوْلُ: بے یارو مددگار، ناکام و نامراد، مغلوب

المُخَيَّمُ (ج) المُخَيَّمَاتُ: کیمپ، خیمہ گاہ

[د]

الأَدْعِيَاءُ (و) الدَّعِيُّ: منہ بولے بیٹے، متبنّٰی، لے پالک

الأَدْمُعُ (و) الدَّمْعُ: آنسو، اشک

دَأَبَ فِي الْعَمَلِ (ف): کسی کام کو تندہی سے کرتے رہنا، جاں فشانی سے کام کرنا، ہمیشہ لگے رہنا، محنت وکوشش کرنا

الدَّأَبُ، الدَّأْبُ: پختہ عادت، معمول

دَافَعَ عَن ...: دفاع کرنا، بچاؤ کرنا

دَبَّ (ض): جاری ہونا، رواں دواں ہونا

الدَّبَّابَاتُ (و) الدَّبَّابَةُ: ٹینک

دَرَأَ (ف): دور کرنا، دفع کرنا

الدِّرَاسَاتُ الحُرَّةُ: آزاد مطالعے، خارجی مطالعے

دَرَّبَ عَلٰی ...: مشق کرنا، ٹریننگ کرنا

الدُّرِّيُّ: بہت چمک دار، نہایت روشن

دَعْوَةُ المَظْلُوْمِ: مظلوم کی دعا

الدَّفْتَرُ (ج) الدَّفَاتِرُ: کاپی، نوٹ بک

دَفَعَ عَنْهُ (ف): ہٹانا، دور کرنا، چھڑانا

دَقَّ الجَرَسِ (ن): گھنٹی بجانا

دَكَّ (ن): مسمار کرنا، زمین بوس کرنا، منہدم کرنا، ڈھادینا

الدَّمَارُ: ہلاکت، تباہی وبربادی

دَنَا مِنْ ... (ن): قریب ہونا، نزدیک آنا

الدَّهَالِيْزُ (و) الدِّهْلِيْزُ: ڈیوڑھیاں، گھر اور دروازے کے درمیان کے راستے، لمبے تنگ راستے

الدَّوْحَةُ (ج) الدَّوْحُ (جج) الأَدْوَاحُ: تناور درخت

الدَّوْرُ: کردار، رول، پارٹ

المَدَافِعُ الأُوْتُوْمَاتِيْكِيَّةُ: مشین گنیں

المَدَافِعُ المُضَادَّةُ للطَّائِرَاتِ: طیارہ شکن توپیں

المُدَخِّنُ: سگریٹ نوش، تمباکو نوش

المِدْفَعُ (ج) المَدَافِعُ: توپ

[ذ]

أَذْعَنَ لَهُ: تابع فرمان ہونا، تسلیم کرنا، مان لینا

ذَادَ عَنْهُ (ن): دفاع کرنا، بچاؤ کرنا

ذَكّٰى: ذبح کرنا

ذَهِلَ عَنْ ... (س): غافل ہو جانا، بھول جانا

ذُوْ مَنْطِقٍ عَذْبٍ: شیریں مقال، شیریں کلام، خوش گفتار

[ر]

أَرَاحَ: آرام دینا، راحت پہنچانا

الاِرْتِدَاءُ: چادر اوڑھنا، پہننا

اِرْتَقَى بِه: ترقی کرنا

اِنْتَمٰى: بڑھنا، پروان چڑھنا

أَرْسَى: بنیاد ڈالنا، مضبوطی سے قائم کرنا

الإِرْشَادَاتُ الْغَالِيَةُ: قیمتی ہدایات، گراں قدر تعلیمات

أَرْضَعَ: دودھ پلانا

تَرَاقَبَ: نظر رکھنا، نگرانی کرنا

التَّرْوِيْحُ عَنْ ...: آرام و سکون بخشنا، کلفت دور کرنا، دل خوش کرنا

الرَّابِيَةُ (ج) الرَّوَابِيْ: ٹیلا

رَائِدُ الْجِيْلِ: قوم کے قائد و رہ نما، قائدِ ملت

رَبَّاتُ الْبُيُوْتِ: گھر کی مالکائیں، گھر والیاں

رِجَالُ الْإِسْعَافِ: ریلیف عملہ، امدادی کارکن

رِجَالُ السُّلْطَانِ: بادشاہ کے کارندے، بادشاہ کے خدام

الرَّحَّالَةُ: سیّاح

رَحَلَ (ف): سفر کرنا، کوچ کرنا، روانہ ہونا

الرَّخَاءُ: خوش حالی، آسودگی، کشادگی

الرِّسَالَاتُ (و) الرِّسَالَةُ: پیغامات

رِسَالَةُ تَهْنِئَةٍ: تہنیت نامہ

رَصَّفَ الطَّرِيْقَ: راستے کو پختہ کرنا

الرِّعَايَةُ: حفاظت و نگرانی، سرپرستی، حمایت و تائید، لحاظ و خیال

الرَّفَاهِيَّةُ: خوش حالی، آسودگی، فارغ البالی، رزق کی فراوانی

رَفَضَ (ن، ض): انکار کرنا، مسترد کرنا، نامنظور کرنا

رَفْعُ الْمُسْتَوَى: معیار بلند کرنا

الرِّمَاحُ (و) الرُّمْحُ: نیزے

الرَّمْلَةُ الْوَعْثَاءُ: نرم ریت

الرَّوْضَةُ (ج) الرِّيَاضُ، الرَّوْضُ، الرَّوْضَاتُ: خوب صورت باغ

الرَّيُّ: آب پاشی، سنچائی

[ز]

الاِزْدِهَارُ: ترقی، فروغ، عروج و ارتقا

الأَزِقَّةُ (و) الزُّقَاقُ: گلیاں، کوچے

تَزَكّٰى: پاکی حاصل کرنا

الزَّادُ (ج) الأَزْوَاد و الأَزْوِدَة: توشہ ، زادِ راہ، ضروریات و اخراجاتِ سفر، سامانِ سفر

زَأَرَ (ض، ف، س): دہاڑنا، گرجنا، گرج دار آواز نکالنا

الزُّجَاجَةُ (ج) الزُّجَاجَاتُ: قندیل، فانوس، شیشہ

الزُّخْرُفُ (ج) الزَّخَارِفُ: بناوٹ، ملمع سازی، زیبائش، ڈیکوریشن، سامانِ زینت

زَخْرَفَ لَهٗ: سجاسنوار کر پیش کرنا

زَلْزَلَ: بھونچال لانا، زلزلہ پیدا کرنا

الزِّنْجِيُّ: حبشی، سیاہ فام

زَوَّدَ: توشہ دینا، زادِ راہ دینا

الزِّيُّ الْعَسْكَرِيُّ: فوجی ڈریس

الزَّئِيْرُ: شیر کی دہاڑ/چنگھاڑ/گرج

الْمُزَّمِّلُ: چادر پوش

[س]

أَسْرَفَ عَلٰى ... : ظلم و زیادتی کرنا

الْإِسْعَادُ: مدد کرنا، کامیاب و بامراد بنانا

الأَسْعَارُ (و) السِّعْرُ: ریٹ ، دام، قیمت، بھاؤ، نرخ

الاِنْسِحَابُ: پیچھے ہٹنا، پسپا ہونا، انخلا کرنا، چلے جانا

سَارَ بِبُطْءٍ: آہستہ چلنا

السَّاقِيَةُ (ج) السَّوَاقِيْ: رہٹ (جس کے ذریعہ کنویں سے آب پاشی کی جاتی ہے)، چھوٹی نہر

السَّائِدُ: عام، چھایا ہوا، غالب، مروّج، بالادستی والا

السَّائِقُ: ڈرائیور

سَبَحَ (ف) : تیرنا

سَحَبَ الْفُلُوْسَ (ف) : نکالنا، حاصل کرنا

السَّرْحَةُ: لمبا اور بڑا درخت

السُّكَارَى (و) السَّكْرَانُ: مدہوش، مست، نشے میں چور

سَكَنَ (ن): رہنا، سکونت اختیار کرنا

سَلَكَ (ن) : چلنا، گامزن ہونا

السِّلْمُ: صلح، امن، شانتی

سَمَحَ بِهٖ (ف): اجازت دینا، روا رکھنا

السِّهَامُ (و) السَّهْمُ: تیر

السِّوَارُ (ج) الأَسْوِرَةُ: کنگن

السَّوَاعِدُ (و) السَّاعِدُ: بازو، کلائیاں

سُوْءُ الخُلُقِ: بدخلقی
السَّيَّارَةُ الرَّسْمِيَّةُ: سرکاری گاڑی
سَيْطَرَ عَلى ... : چھا جانا، مسلط ہونا، قبضہ کرنا
سَئِمَ (س): اکتانا، آزردہ خاطر ہونا، طبیعت گھبرا جانا
المِسْطَرَةُ (ج) المَسَاطِرُ: اسکیل، جدول کش
المِسْكِيْنُ (ج) المَسَاكِيْنُ: بے چارہ

[ش]

الإِشْعَالُ: آگ جلانا، بھڑکانا
التَّشْجِيْعُ: حوصلہ افزائی، حوصلہ بڑھانا
تَشْكِيْلَاتُ الحُرُوْبِ: جنگوں کی صف بندیاں
الشَّادُوْفُ (ج) الشَّوَادِيْفُ: آب پاشی کا بڑا ڈول جو بڑی بَلّی میں بندھا ہوتا ہے، اور اس کے ذریعے نہر وغیرہ سے پانی اٹھا کر سیراب کرتے ہیں۔
شَاهِدُ زُوْرٍ: جھوٹا گواہ، جھوٹی گواہی دینے والا
شَذَّبَ: کاٹنا، چھانٹنا، تراشنا، درخت کی ٹہنیاں کاٹنا
شَرىٰ (ض): خریدنا، بیچنا
الشِّعَارُ (ج) الأَشْعِرَةُ و الشِّعَارَات: علامت، خاص نشانی، شعار
الشُّعُوْبُ (و) الشَّعْبُ: اقوام، عوام، پبلک
شَقِيَ (س): مشقت میں پڑنا، تکلیف اٹھانا، نامراد ہونا، بدحال ہونا
شَكَا (ن): شکوہ کرنا، شکایت کرنا
شَمَاتَةُ الحُسَّادِ: حاسدوں کی خوشی/مسرت
الشَّوْكَةُ: کانٹا، خار
الشَّيْخُ العَجُوْزُ: بے بس عاجز بوڑھا
شَيَّدَ: مضبوط بنانا، پختہ کرنا، تعمیر کرنا
المِشْرَطُ: نشتر، کھال چیرنے کا آلہ
المَشْرُوْعُ (ج) المَشَارِيْعُ: اسکیم، پلان، منصوبہ، پروجیکٹ، پروگرام

[ص]

صَاحَ (ض): چیخنا، چلانا، شور مچانا
صَاحِبُ القَضِيَّةِ: صاحبِ معاملہ
صَادِقُ الوُدِّ: مخلص، وفادار، سچی محبت والا
الصَّانِعُ (ج) الصُّنَّاعُ: کاریگر، ہنرمند، صنعت کار

الصَّائِغُ (ج) الصَّاغَةُ والصُّوَّاغ والصُّيَّاغ: سُنار

الصَّحَفِيُّ: صحافی، اخبار نویس، نامہ نگار، جرنلسٹ

الصِّحِيُّ: صحت افزا، صحت سے متعلق

صَرَخَ (ن): زور زور سے چیخنا چلانا

الصِّعَابُ (و) الصَّعْبُ: دشواریاں، مشکلات، سختیاں، پریشانیاں

الصَّعِيْدُ: جنوبی مصر کا ایک علاقہ

صَغِيْرُ السِّنِّ: کم سن، کم عمر

صَفَحَ عَنْهُ (ف): درگزر کرنا، معاف کرنا

الصَّلَابَةُ: سختی، ٹھوس پن، مضبوطی، طاقت

الصَّلَاحُ: نیکی، بھلائی

صَمَتَ (ن): خاموش رہنا، چپ رہنا

صَمَدَ (ن): ڈٹ جانا، ثابت قدم رہنا، برقرار رہنا، جمے رہنا

الصَّهَوَاتُ (و) الصَّهْوَةُ: پشت، پیٹھ

الصَّوَارِيْخُ (و) الصَّارُوْخُ: راکٹیں، میزائلیں

الصَّوَاعِقُ (و) الصَّاعِقَة: کڑک دار بجلیاں، کڑک

المَصَايِفُ (و) المَصِيْفُ: ٹھنڈے مقامات، موسم گرما گزارنے کی جگہیں

المَصْرِفُ (ج) المَصَارِفُ: بینک

المَصْنَعُ (ج) المَصَانِعُ: کارخانہ، مِل، فیکٹری، ورک شاپ

[ض]

الضُّبَّاطُ (و) الضَّابِطُ: فوجی افسر، پولیس افسر

ضَجِرَ (س): تنگ آنا، کبیدہ خاطر ہونا، پریشان ہونا، اندر ہی اندر گھٹنا، اکتانا

ضَمَّ (ن): چمٹالینا، لگالینا، ملالینا

الضَّوْضَاءُ: شورو شغب، شور و غل، شور شرابا، ہنگامہ

[ط]

أَطْرَبَ: مست کردینا، خوشی سے مگن کرنا، حال پیدا کرنا، بے خود کردینا

الأَطْفَالُ (و) الطِّفْلُ: بچّے

الطَّاحِنَةُ (ج) الطَّوَاحِنُ: پیس کر رکھ دینے والی

الطِّرَازُ: طریقہ، انداز، طرز

طُرُقُ الهُجُوْمِ وَ الدِّفَاعِ: حملہ اور دفاع کے طریقے

الطَّرِيْفُ: نادر، عمدہ، انوکھا، تازہ تازہ، نیا اور پسندیدہ

الطُّفُوْلَةُ: بچپن، لڑکپن

الْمَطَارُ (ج) الْمَطَارَاتُ: ہوائی اڈّہ، اِیَرپورٹ

الْمُطَوِّفُ: معلّم الحجاج

الْمُطِيْلُ: دراز کرنے والا، بڑھانے والا

[ظ]

الظِبَاءُ (و) الظَّبْيَةُ، الظَّبْيُ: ہرنیاں

الْمَظَاهِرُ (و) الْمَظْهَرُ: شکلیں، روپ، صورتیں

الْمِظَلَّاتُ (و) الْمِظَلَّةُ: چھتریاں، سائبان، شامیانے

الْمُظْلِمَةُ: تاریک

[ع]

أَعْتَقَ: آزاد کرنا

الإِعْجَابُ بِهٖ: پسند آنا، دلدادہ ہونا، بنظرِ استحسان دیکھنا

الأَعْيَادُ(و)العِيْدُ: خوشیاں، مسرّتیں، عیدیں

تَعَالَ: آ، آجا

تَعَطَّلَ: خراب ہونا، بے کار ہونا، فیل ہو جانا

عَاشَ (ض): زندگی گزارنا

عَاشَرَ: کسی کے ساتھ مل جل کر رہنا، ساتھ میں زندگی گزارنا

العَاصِفَةُ(ج) العَوَاصِفُ: آندھی، تیز ہوا

العَامِلُ (ج) العُمَّال: کام کرنے والا، کاریگر

عَانٰى مُعَانَاةً: جھیلنا، تکلیف اٹھانا، دوچار ہونا، سامنا کرنا

العَبِيْرُ: خوش بو

العَتَادُ (ج) الأَعْتُدُ، العُتُدُ، الأَعْتِدَةُ: سازوسامان

عُثِرَ عَلَى ... (ن، ض): علم ہونا، پتا لگنا، خبر ملنا، اطلاع ملنا

العُجْبُ: خود پسندی، غرور، تکبر

العُدَّةُ (ج) العُدَدُ: (وقت ضرورت کے لیے) تیار کردہ چیز، تیاری

العَدَسُ (و) العَدَسَة: دال، مسور

العُدْوَانُ: ظلم وزیادتی

العَسْفُ: ظلم وزیادتی، تشدد

العِصَابَةُ (ج) العَصَائِبُ: جماعت، گروہ، ٹولی، ٹکڑی

العَصْرُ الْحَدِيْثُ: عصرِ حاضر، عصرِ جدید، نیادور
العَضَلَاتُ (و) العَضَلَةُ: پٹھے
العُضْوُ (ج) الْأَعْضَاءُ: فرد، ممبر
عَطَفَ عَلَيْهِ (ض): کسی پر مشفق اور مہربان ہونا، شفقت کرنا
العُفْرُ (و) العَفْرَاء: خاکی رنگ کی
عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ: والدین کی نافرمانی
العَقِيْدَةُ السَّلِيْمَةُ: صحیح عقیدہ، درست عقیدہ
عُلَمَاءُ الذَّرَّةِ: ایٹم کے ماہرین، ایٹمی سائنس داں
العُلَمَاءُ: سائنس داں، اہلِ علم
عِمَادُ النَّهْضَةِ: ترقی کا ستون
العَمَلُ الْمُعَسْكَرُ الكَشْفِي: فوجی اسکاؤٹنگ
العِنَادُ: دشمنی، مخالفت، ہٹ دھرمی، ظلم، سرکشی
عَنَانُ السَّمَاءِ: آسمان کی بلندی
العَنَاءُ: تکان، کلفت، مشقت، پریشانی
عُنِيَ بِهِ: اہتمام کرنا، توجہ دینا
العَيِيُّ: ناواقف، جاہل، نادان، نہ جاننے والا

عِيْدُ الْمِيْلَادِ: جشنِ میلاد، جشنِ ولادت
الْمُتَعَطِّلُ: بے کار، بے مشغلہ
الْمَعْسُوْلُ: شیریں، شہد جیسا، میٹھا، شہد ملا ہوا، شہد آمیز
مَعْقِدُ الرَّجَاءِ: مرکزِ امید
الْمَعْمَلُ (ج) الْمَعَامِلُ: کارخانہ، فیکٹری، مِل

[غ]

تَغَاضىٰ عَنْ: چشم پوشی کرنا، بے توجہی کرنا
الغَايَةُ الْمَنْشُوْدَةُ: منزلِ مقصود
الغُرَفُ (و) الغُرْفَةُ : کمرے، روم، بالاخانے
غَزَا (ن) : قصد کرنا، رخ کرنا، ارادہ کرنا
الغَزَلُ: عشق، محبت، پیار
الغُلَامُ اليَافِعُ: نوجوان لڑکا، نوخیز لڑکا
الغَلَقُ: بندش، تالا
الغَنَّاءُ: گھنا، گنجان
الْمُسْتَغِلُّ: استحصال کرنے والا
الْمَغَاوِيْرُ (و) مِغْوَارٌ: دلیر، بہادر، دشمنوں پر خوب حملہ کرنے والا، جنگجو
الْمُغْتَرِبُوْنَ: غیر ملکی، اجنبی، پردیسی

[ف]

الإِفَاضَةُ: لوٹنا

الأَفْيَاءُ (و) الفَيْءُ: سایے

اِنْفَجَرَ: پھٹنا، دھماکا ہونا

التَّفَاخُرُ: باہم فخر کرنا

تَفَاوَتَ: فرق ہونا، کم وبیش ہونا، مختلف ہونا

تَفَقَّدَ: معاینہ کرنا، جائزہ لینا، گم شدہ چیز کو تلاش کرنا

الفَأْسُ (ج) الأَفْؤُس، الفُؤُوْس: کدال، پھاوڑا

الفَتَّانَةُ: دل کش، مسحورکن، فتنہ انگیز، گرویدہ بنانے والی

فَتْحُ الحِسَابِ: (بینک میں) کھاتا کھولنا

فَتْرَةُ الغَدَاءِ: لنچ کا وقفہ ، دوپہر کے کھانے کا وقفہ

الفُحْشُ: بدزبانی ، بھونڈی بات، بدفعلی، برائی، قباحت

الفَرْقَدُ (ج) **الفَرَاقِدُ:** قطب شمالی کے قریب ایک ستارہ جس سے مسافر رہ نمائی حاصل کرتے ہیں

الفَلَاةُ (ج) الفَلَوَاتُ ، الفَلَى: جنگل، بیابان، صحرا، لق ودق صحرا

الفُلُوْسُ (و) الفَلْسُ: سکّے، پیسے

الفَوْضى: لا قانونیت، بے اصولی، بدنظمی، افراتفری، انتشار

الفِئْرَانُ (و) **الفَارُ:** چوہے

المُتَفَوِّقُ: فائق، فوقیت لے جانے والا، بلندی حاصل کرنے والا

المُسْرِفَاتُ (و) **المُسْرِفَة:** فضول خرچی کرنے والیاں

المَصْرِفُ المَرْكَزِيُّ: سینٹرل بینک، مرکزی بینک

المَفْتُوْلَةُ: مضبوط، گٹھا ہوا، طاقت ور

[ق]

الاستِقلالُ: آزادی، خود مختاری

أَقْبَلَ عَلى: متوجہ ہونا، کسی کام میں لگ جانا، شروع کرنا

الإِقْتِصَادُ الوَطَنِيُّ: ملکی معیشت، قومی اقتصادیات

الإِقْدَامُ: پیش قدمی، اقدام

الأَقْطَارُ (و) القُطْرُ: علاقے ، خطّے، مُلک، گوشے

التَّقَدُّمُ: ترقی، پیش قدمی، پیش رفت، پہل

التَّقْدِيْرُ: قدردانی، عزّت افزائی

تَقَلُّبَاتُ الجَوِّ: موسم کی تبدیلیاں، الٹ پھیر، اتار چڑھاو، نشیب وفراز

قَاسَمَ الهَنَاءَ: کسی کے ساتھ شریکِ مسرت ہونا، مبارک بادی میں شریک ہونا

قَاعَةُ المَحْكَمَةِ: عدالت، کچہری، کورٹ ہال

قَدَّرَ: قدر کرنا، سراہنا، عزت افزائی کرنا

قَرَّرَ: طے کرنا، فیصلہ کرنا

القُرُوْنُ الوُسْطىٰ: درمیانی صدیاں

قَشَّرَ: چھیلنا، چھلکا اتارنا

قَضىٰ عَلىٰ (ض) : خاتمہ کردینا، کام تمام کردینا، ختم کرنا

القَضِيَّةُ (ج) القَضَايَا: مقدمہ، مسئلہ

القِطَطُ (و) القِطُّ: بلّیاں

القَنَابِلُ (و) القُنْبُلَةُ: بم، گولے

القَنَادِيْلُ (و) القِنْدِيْلُ: فانوس، چراغ دان، لالٹین، لیمپ

قَنِطَ (س) : مایوس ہونا، ناامید ہونا

القُوَّاتُ الجَوِيَّةُ (و) القُوَّةُ الجَوِيَّةُ: فضائی فوجیں، ایئر فورسیز، فضائیہ

القِيَامُ بِهٖ: انجام دینا، نبھانا، بجالانا

قِيْمَةُ الإِنْفِتَاحِ عَلىٰ الْعَالَمِ: دنیا کے لیے دروازہ کھلنے کی قیمت

المَقْدُرَةُ تُذْهِبُ الحَفِيْظَةَ: (معافی پر) قدرت غصّے کو ختم کردیتی ہے

المَقْدُرَةُ: قدرت

المِقَصُّ (ج) المَقَاصُّ: قینچی

المُقَصِّرُ: کوتاہی کرنے والا

[ک]

الأَكْتَافُ (و) الكَتِفُ: دوش، کندھے، مونڈھے، شانے

أَكْفَأَ إِكْفَاءً: پلٹنا، اوندھا کرنا

الْكِبَارُ (و) الكَبِيْرُ: بڑے

الكَتِيْبَةُ (ج) الكَتَائِبُ: فوج، فوج کا بڑا دستہ، فوج کی بٹالین (جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں)

الكَفُّ(مصدر): بچنا، پرہیز، اجتناب

الكُلىٰ (و) الكُلْيَةُ: گردے

الكَهْلُ الصَارِمُ: بہادر ادھیڑ، مستقل مزاج ادھیڑ، پختہ ارادے والا ادھیڑ

الكَوْكَبُ (ج) الكَوَاكِبُ: ستارہ

الكَيْدُ (ج)الكُيُوْدُ:فریب ، چال، دھوکا، مکر،اذیت رسانی کاخفیہ ارادہ

المَكْتَبُ (ج)المَكَاتِبُ: آفس،دفتر

[ل]

الأَلَدُّ الْخَصِمُ:بڑاجھگڑالو،بڑاجھگڑالودشمن

الأَلْسِنَةُ (و) اللِسَانُ: زبانیں

أُلْصِقَتْ بِهٖ تُهْمَةٌ: اس پر تہمت لگائی گئی/اس پرالزام لگایاگیا

أَلْهَى إِلْهَاءً: غافل کرنا

أَلْوَانًا: قسم قسم کے،گوناگوں،رنگ برنگے

تَلَاقَى: باہم ملنا

تَلَظّٰى: بھڑکنا،شعلہ زن ہونا

اللَّأْلَاءُ: جھلملاہٹ،تابانی،چمک

اللَّجْنَةُ التَّحْضِيْرِيَّةُ: مجلس استقبالیہ

اللَّجْنَةُ التَّنْفِيْذِيَّةُ العُلْيَا: مرکزی مجلس انتظامیہ، مرکزی مجلس عاملہ،مرکزی انتظامیہ کمیٹی

لَذَّ الْعَيْشُ (س): زندگی خوش گوار رہنا/پرلطف ہونا

اللَّهْفَةُ: شوق،تڑپ،حسرت

المُلِمَّةُ (ج) المُلِمَّاتُ: بڑی مصیبت،بڑاحادثہ،سخت آفت

[م]

اِمْتَطٰى: سوار ہونا،سواری کرنا

الأَمْجَادُ (و) المَاجِدُ،المَجِيْدُ: بزرگ، مقدس،عظیم، بڑے، صاحبانِ عظمت وشوکت

أَمْسَكَ بِهٖ: پکڑنا،گرفتار کرنا،دبوچنا

الأَمْعَاءُ (و) المِعَاءُ: آنتیں

الإِمْلَاقُ:مفلسی،غربت وتنگ دستی

تَمَتَّعَ: بہرہ ور ہونا، لطف اندوز ہونا، مستفید ہونا

التَّمْجِيْدُ:تعظیم و تکریم، اظہارِ عظمت و شوکت

التَّمْرِيْنَاتُ الْبَدَنِيَّةُ:جسمانی ورزشیں

مَاكِيْنَةُ الصَرْفِ الآلِيْ:اے ٹی ایم مشین

مَالَ بِهٖ (ض): جھکانا،مغلوب کرنا

المَجْدُ: تقدس،شرافت وعظمت،بزرگی، عزت، شان، خاندانی عظمت و ناموری

المِرَاءُ:جھگڑا،کٹ حجتی،بے جابحث ومباحثہ

مَرِحَ (س): اترانا، خوشی سے جھومنا

المَرْءُ المُتَقَلِّبُ: متلوّن مزاج انسان، دَل بدلو انسان، غیر مستقل مزاج آدمی، تھالی کا بیگن

المَطِيَّةُ (ج) المَطَايَا، المَطِيُّ: سواری

مَلَّ (س): اکتا جانا، تنگ آجانا، دل اچاٹ ہوجانا، آزردہ خاطر ہونا

المَنُّ: احسان جتانا، احسان کا اظہار کرنا

[ن]

اِسْتَنْشَقَ: سونگھنا

الإِنْتَاجُ: پیداوار، تخلیق، مصنوعات

إِنْشَاءُ مَسَاكِنَ: مکانات کی تعمیر

التَّنْفِيْذُ: عملی جامہ پہنانا، نافذ کرنا

التَّنْمِيَةُ: ترقی اور فروغ

المُتَنَافِسُ: آگے بڑھنے کا خواہش مند، ترقی کا خواہاں، مقابلہ آرائی کرنے والا

المُتَنَزَّهُ: پارک، تفریح گاہ

المُنَاضِلُ: جاں باز، سرفروش، جنگ جو، مجاہد، جدوجہد کرنے والا

مَنَاطُ الْأَمَلِ: مرکزِ امید، جس سے امید وابستہ کی جائے

المِنْجَلُ (ج) المَنَاجِلُ: درانتی، ہنسیا، ہنسوا

المِنْظَارُ: خوردبین

المِنْقَلَةُ: نقشے کے زاویوں کی پیمائش کا آلہ، چاندا، پروٹریکٹر

نَادَى بِهِ: نعرہ دینا، مطالبہ کرنا

النَّاضِجُ: پختہ، مستحکم، معقول

النَّاعِمُ: آسودہ حال، خوش حال

النَّاهِضَةُ: ترقی یافتہ، بیدار مغز

النَّبَأُ (ج) الأَنْبَاءُ: خبر

النُّبَلَاءُ (و) النَّبِيْلُ: شُرفا، معززین

النُّبُوْغُ: مہارت، کمال، فوقیت

النَّحْلُ (و) النَّحْلَةُ: شہد کی مکھی

النَّدْمَانُ (ج) نَدَامىٰ: شرمندہ، پشیماں، متاسّف، پچھتانے والا

نَدِيَ (س): تر و تازہ ہونا، کسی کے فیض و بخشش کا عام ہونا

نَذَرَ نَفْسَهُ لِلْجِهَادِ: اپنے آپ کو جہاد کے لیے وقف کردینا

نَزَعَ (ض): نکالنا، کھینچنا

النَّزْعَةُ (ج) النَّزَعَاتُ: رجحان، میلان، جذبہ

النَّشَاطُ الْمَوْفُوْرُ: کامل چستی، مکمل مستعدی، کامل سرگرمی

النُّفُوْسُ الْيَائِسَةُ: نا امید دل، مایوس دل
النِّقَاشُ: بحث ومباحثہ، تبادلۂ خیال، مذاکرہ
نَكَبَه الدَّهْرُ(ن): زمانے کا کسی پر مصیبت ڈھانا، مصیبت زدہ کرنا
نَمَا (ن): بڑھنا، فروغ پانا، ترقی کرنا، پنپنا، نشوونما پانا، پھلنا پھولنا
النَّمْلُ (و) النَّمْلَةُ: چیونٹی
النَّهْضَةُ (ج) النَّهَضَاتُ: ترقی، بیداری
النَّوْرَجُ (ج) النَّوَارِجُ: غلّہ گاہنے کی مشین
النِّيْرَانُ (و) النَّارُ: آگ

[ہ]

اِسْتَهْوَى: گرویدہ بنانا، مائل کرنا، لبھانا
الإِهْمَالُ: غفلت، لاپرواہی، کوتاہی، بے توجہی
التَّهْذِيْبُ: آراستہ کرنا، سنوارنا، مہذب اور شائستہ بنانا
الْمُتَهَاوِنُ: سست، لاپرواہ
الْمُهْمَلُ: بے کار
الْمَهِيْبُ (اسم مفعول از **هَابَ**): بارُعب، جس سے ڈر لگے، دبدبہ والا
هَانَ (ن): آسان ہونا، ہلکا ہونا، بے وقعت ہونا، معمولی ہونا
الْهَبَاءُ الْمَنْثُوْرُ: گردوغبار کے بکھرے ہوئے ذرّے
هَبَطَ المكانَ(ض): اترنا، داخل ہونا، جانا
الْهُتَافَاتُ الْمُجَلْجَلَةُ: زوردار نعرے، بلند نعرے
هَتَفَ (ض): نعرہ لگانا، آواز بلند کرنا
هَدَأَ (ف): ٹھہرنا، تھمنا، پُرسکون ہونا
الْهُدُوْءُ: سکون و اطمینان، سنجیدگی، متانت، ٹھہرنا، تھمنا
الْهَرْوَلَةُ: تیز چلنا
الْهَفْوَةُ (ج) الْهَفَوَاتُ: غلطی، لغزش
الْهَنَاءُ: مسرّت وشادمانی
الْهَوَاءُ الطَّلْقُ: کھلی ہوئی ہوا
هَيَّأَ: تیار کرنا
الْهَيَّابُ: ڈرپوک، بزدل
الْهَيْجَاءُ: جنگ، لڑائی

[و]

الاِتِّكَالُ: تکیہ کرنا، بھروسا کرنا
اِسْتَوْرَدَ: درآمد کرنا، امپورٹ کرنا، باہر سے سامان منگانا

أَوْكَى الصُرَّة أو القِرْبَةَ: ڈوری سے منھ باندھنا

أَوْلَتْهُمُ الْحُكُوْمَةُ كُلَّ رِعَايةٍ وَّ تَقْدِيْرٍ: حکومت نے ان کی ہر طرح حفاظت اور عزّت افزائی کی۔

تَوَاصَى: آپس میں ایک دوسرے کو تاکید کرنا، وصیت کرنا، تلقین کرنا

التَّوْثِيْقُ: مستحکم بنانا، پختہ کرنا

التَّوْقِيْرُ: تعظیم و تکریم کرنا، عزّت دینا

تَوَلَّى: منھ پھیرنا، روگردانی کرنا

الـمُتَوَحِّشَةُ: وحشت ناک، خوف ناک، ڈراونا، ویران

الـمُتَوَهِّجُ: روشن، چمک دار، تابندہ

الـمَوْقِفُ (ج) الـمَوَاقِفُ: موٹر اسٹینڈ

مِيْعَادُ نَظْرِ القَضِيَّةِ: مسئلے میں غور کرنے کا وقت، مقدمے کا جائزہ لینے کی میعاد

الوَاجِبُ (ج) الوَاجِبَاتُ: ذمہ داری، فریضہ

الوَاقِعُ الاِقْتِصَادِيُّ: معاشی حالت، اقتصادی صورتِ حال

الوَثَّابَةُ: بہت تیزی کے ساتھ ترقی کرنے والی

وَجَّهَ النَّصِيْحَةَ: نصیحت کرنا

وَحَّدَ تَوْحِيْدًا: متحد و مربوط کرنا، ایک بنانا، اکٹھا اور یکجا کرنا

الوَحْشَةُ: وحشت، خوف، گھبراہٹ، عدم انسیت، لوگوں سے بے زاری اور دوری، خلوت، تنہائی، تنہائی کا خوف، غم

الـوَخِيْمَةُ: خطرناک، نقصان دہ، برا

وَدَّ (س): چاہنا، خواہش کرنا، آرزو کرنا

وَدَّعَ: الوداع کہنا، رخصت ہونا

الوَرَعُ: تقوی، پارسائی، پرہیزگاری، احتیاط

وِزَارَةُ التَّمْوِيْنِ: وزارت خوراک

وَزَّعَ: تقسیم کرنا، بانٹنا

الوَكِيْءُ: بندھی ہوئی چیز، منھ بند چیز

الوِئَامُ: اتحاد و اتفاق، میل جول، یگانگت

[ي]

اليَابَانُ: جاپان

اليَسَارُ: خوش حالی، کشادگی، تونگری، مال داری

اليَوْمُ الـمُحَدَّدُ: مقررہ دن

قاموس الكلمات الصعبة

اردو - عربی

[آ]

آبادی: القَرْيَةُ (ج) القُرَى، المَعْمُوْرَةُ، العُمْرَانُ

آثار قدیمہ: العَادِيَاتُ ، الأَمَاكِنُ الأَثَرِيَّةُ، الآثَارُ

آزردہ خاطر ہونا: حَزِنَ القلبُ (س)، سَئِمَ (س)، تَضَجَّر

آسان کرنا: سَهَّلَهُ ، يَسَّرَهُ

آغوشِ رحمت میں لینا: اِحْتَضَنَهُ بِرَحْمَتِهِ، غَمَرَهُ بِرَحْمَتِهِ (ن)، غطَّاه بِرَحْمَتِهِ، غَشَّاهُ بِرحْمَتِهِ

آگ لگنا: أَصَابَتْهُ النَّارُ، وَقَعَ الحَرِيْقُ فِيْ ... (ف)، اِحْتَرَقَ

آگاہی: الاِطِّلَاعُ، المَعْرِفَةُ ، العِلْمُ

آم: الأَنْبَجُ ، الأَنْبَةُ، المَانجُوْ

آنچ آنا: مَسَّ شَرَفَهُ (س)، مَسَّهُ الضَّرَرُ، نَالَ مِنْهُ

آئیڈیل بنانا: اِتَّخَذَهُ مَثَلًا، اِتَّخَذَه نَمُوْذَجًا مِثَالِيًّا

آئینہ: المِرْآةُ (ج) المَرَائِيْ، المَرَايَا

[ا]

اثر چھوڑنا: أَثَّرَ عَلَيْهِ

اچھا سلوک کرنا: عَامَلَهُ مُعَامَلَةً حَسَنَةً، أَحْسَنَ إِلَيْهِ، جَامَلَهُ

اخراجات: المَصَارِيْفُ، النَّفَقَاتُ، التَّكَالِيْفُ

اعتدال: الاِعْتِدَالُ، الاِقْتِصَادُ ، التَّدَرُّج

اعتماد حاصل کرنا: نَالَ الثِّقَةَ، كَسَبَهَا(ض)، أَخَذَهَا(ن)، حَازَها (ن)

اعلیٰ درجہ: الدَّرَجَةُ الْعُلْيَا، الرُّتْبَةُ الأُوْلىٰ

افراتفری پیدا کرنا: أَنْشَأَ الاِضْطِرَاب،

أَحْدَثَ الْفَوْضَى، أَحْدَثَ الْبَلْبَلَة، أَخَلَّ بِالنِّظَامِ

اقتدار: السُّلْطَةُ (ج) السُّلْطَاتُ، النُّفُوْذُ

امداد یافتہ مدارس : المَدَارِسُ المُسَاعَدَةُ/ المُعَاوَنَةُ/ المُسْعَفَةُ مِنَ الحُكُوْمَةِ

انتخاب: الاِنْتِخابُ (ج) الاِنْتِخَابَاتُ

انتہا پسند: المُتَطَرِّفُ

انتہا پسندی: التَّطَرُّفُ

انٹرنیٹ : شَبَكَةُ الاِتِّصَالَاتِ، الإِنْتَرْنِت

اندھیرا چھانا: سَادَ الظَّلَامُ (ن)، فَشَا الظَّلَامُ (ن)، أَخَامَ الظَّلَامُ على ...،

انسپکٹر: المُفَتِّشُ، المُرَاقِبُ، النَّاظِرُ

انکوائری آفس: مَكْتَبُ الاِسْتِعْلَامَاتِ

انگریزی کالج: الكُلِّيَّةُ الإِنجِلِيْزِيَّةُ

انمول: الثَّمِيْنُ، الغَالِيْ

اے، ٹی، ایم مشین : مَاكِيْنَةُ الصَّرْفِ الآلِيْ

اے، ٹی، ایم کارڈ: بِطَاقَةُ الصَّرْفِ الآلِيْ

ایشیا: آسِيا

الوداع کہنا: وَدَّعَ

[ب]

بازو پھیلانا: نَشَرَ الأَجْنِحَةَ (ن)

بازی لگانا: رَاهَنَ عَلى ...

باہم ٹکرائی ہوئی موجیں: الأَمْوَاجُ المُتَلَاطِمَةُ، الأَمْوَاجُ المُتَضَارِبَةُ

باہمی اتحاد و اتفاق : اِئْتِلَافُ، اِتِّحَادٌ، تَوَافُقٌ، وِئَامٌ، تَضَامُنٌ

باوقار : الجَادُّ، الوَقُوْرُ

بٹّا لگنا: قَدَحَ فِيْهِ (ف)، عَابَ (ض)

بجاآوری کرنا: اِمْتَثَلَ الأَمْرَ، اِئْتَمَرَ بِهِ

بجھنا: اِنْطَفَأَ

بدعملی: فَسَادُ العَمَلِ، شَنَاعَةُ العَمَلِ

بدحالی: البُؤْسُ، الإِفْلَاسُ، الشَّقَاءُ، التَّعَاسَةُ، الرَّثَاثَةُ

بدکرداری: سُوْءُ الْخُلُقِ و السُّلُوْكِ

بدمذہب، بددین: مُبْتَدِعٌ ، صَاحِبُ بِدْعَةٍ

بدمست: سَكْرَانُ(ج) سُكَارَى و سَكَارَى

بدنام ہونا: يَفْتَضِحُ، يَسُوْءُ سُمْعَتُه
برِّاعظم: القَارَّةُ (ج) القَارَّاتُ
برصغیر: شِبْهُ القَارَّةِ
برآمد: التَّصْدِيْرُ
برباد کرنا: خَرَّبَ، دَمَّرَ
برداشت کرنا: تَحَمَّلَ ، صَبَرَ عَلى ... (ض)، تَجَشَّمَ المَشَقَّةَ
برطانیہ: البِرِيْطَانِيَا
برق رفتاری: سُرْعَةُ السَّيْرِ، السَيْرُ الحَثِيْثُ، السَّيْرُ السَّرِيْعُ، السُّرعَةُ الفَائِقَةُ
برکت دینا: بَارَكَ فِيْهِ
بزدل: الجَبَانُ (ج) الجُبَنَاءُ
بستر: الفِرَاشُ (ج) الفُرُشُ
بغاوت: ثَوْرَةٌ (ج) ثَوْرَاتٌ
بکنگ آفس: مَحَلٌّ صَرْفِ التَّذَاكِرِ، مَكْتَبُ التَّذَاكِرِ
بگڑا ہوا معاشرہ: المُجْتَمَعُ الفَاسِدُ، المُجْتَمَعُ المُتَدَهْوِرُ
بِل: فَاتُوْرَةٌ، وَرَقَةُ الحِسَابِ، قَائِمَةُ الحِسَابِ، كَشْفُ الحِسَابِ

بلبل: البُلْبُلُ (ج) البَلَابِلُ، العَنْدَلِيْبُ (ج) العَنَادِلُ
بلند بانگ (خطیب): (خَطِيْبٌ) جَهْوَرِيٌّ، رَفِيْعُ الصَّوْتِ، مِصْقَعٌ، مِجْهَرٌ، مِجْهَارٌ
بلند و بالا: الشَّاهِقُ، الشَّامِخُ، العَالِيْ، المُرْتَفِعُ، الرَّفِيْعُ
بند کرنا: أَغْلَقَ
بنگلہ دیش: بنغلَا دِيْش، بنجلا ديش
بنیادی تعلیمات: تَعَالِيْمُ أَسَاسِيَّةٌ، تَعَالِيْمُ جذْرِيَّةٌ
بہانہ: الحِيْلَةُ (ج) الحِيَلُ
بھاگا ہوا غلام: عَبْدٌ آبِقٌ
بھرے ہوئے ڈبّے (ٹرین کے): العَرَبَاتُ المَشْحُوْنَةُ
بھیڑیا: الذِّئْبُ (ج) الذِّيَابُ
بورڈ بنانا: شَكَّلَ لَجْنَةً ، كَوَّنَ مَجْلِسًا، أَنْشَأَ هَيْئَةً
بے ادب: سَيِّئُ الْأَدَبِ، قَلِيْلُ الأَدَبِ، عَدِيْمُ الإِحْتِرَامِ، وَقِحٌ
بے دین: مُلْحِدٌ، زِنْدِيْقٌ

بے دین لوگ : الـمُلْحِدُوْنَ ، الـمَلَاحِدَةُ
بے رونق ہونا: عَبَسَ (ض) ، تَقَطَّبَ
بے شرمی: وَقَاحَةٌ، قِلَّةُ حَيَاءٍ
بے غیرتی: قِلَّةُ حَيَاءٍ، فُقْدَانُ الْغَيْرَةِ
بے گمان روزی دینا: يَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
بے لوث قربانیاں: تَضْحِيَاتٌ خَالِصَةٌ / مُخْلِصَةٌ
بے وقعتی: تَفَاهَةٌ ، هَوَانٌ
بیدار مغز: الـمُتَيَقِّظُ
بیدار مغزی: تَيَقُّظٌ ، تَنَبُّهٌ
بیگ : حَقِيْبَةٌ (ج) حَقَائِبُ، كِيْسٌ (ج) أَكْيَاسٌ، شَنْطَةٌ (ج) شَنَطَاتٌ، غِرَارَةٌ (ج) غَرَائِرُ

[پ]

پاسپورٹ : جَوَازٌ (ج) جَوَازَاتٌ، جَوَازُ السَّفَرِ
پانی بہنے کی آواز: خَرِيْرُ الْـمَاءِ
پائلٹ : طَيَّارٌ
پٹھے : أَعْصَابٌ (و) عَصَبٌ، عَضَلَاتٌ (و) عَضَلَةٌ
پچھم : مَغْرِبٌ، غَرْبٌ
پُرتعیّش: مُتْرَفٌ، رَافِهٌ
پُرفریب چال : حِيْلَةٌ مَاكِرَةٌ، حِيْلَةٌ خَادِعَةٌ
پُرکیف منظر : مَنْظَرٌ مُنَشِّطٌ، مَنْظَرٌ مُنْعِشٌ
پرندوں کا پھدکنا: الْوُثُوْبُ ، الْقَفْزُ
پرواہ نہ کرنا: لَا يُبَالِي بِهٖ، لَا يَكْتَرِثُ بِهٖ، لَا يَحْفِلُ بهٖ، لَا يَحْتَفِلُ بِهٖ
پریشان رکھنا: أَرْهَقَ ، أَزْعَجَ، أَقْلَقَ
پڑوسی: جَارٌ (ج) جِيْرَانٌ، جِيْرَةٌ
پسرارجمند: وَلَدٌ سَعِيْدٌ، وَلَدٌ مُوَفَّقٌ
پَن ڈُبّی: غَوَّاصَةٌ (ج) غَوَّاصَاتٌ
پولیس : البُوْلِيْسُ ، شُرْطِيٌّ (ج) شُرْطَةٌ
پھاوڑا: مِعْوَلٌ (ج) مَعَاوِلُ، فَأْسٌ (ج) أَفْؤُسٌ، فُؤُوْسٌ
پیشہ: مِهْنَةٌ (ج) مِهَنٌ
پیہم : مُتَوَاصِلٌ، مُسْتَمِرٌّ، مُتَوالِي، مُتَتَابِعٌ

[ت]

تاحدِّ نظر: مَدَى البَصَرِ

تار (ٹیلی گرام) : بَرْقِيَّةٌ (ج) بَرْقِيَّاتٌ، تِلِغْرَافٌ (ج) تِلِغْرَافَاتٌ

تار (بجلی کا) : سِلْكٌ (ج) أَسْلَاكٌ

تانگا: عَرَبَةُ الخَيْلِ (ج) عَرَبَاتُ الخَيْلِ

تباہ کرنا : أَبَادَ ، هَدَّمَ، دَمَّرَ، خَرَّبَ، أَهْلَكَ، أَفْنٰى، فَتَكَ بِهٖ (ض)

تبلیغی دورہ کرنا : قَامَ بِجَوْلَةٍ دَعْوِيَّةٍ (ن)، قَامَ بِزِيَارَةٍ دَعْوِيَّةٍ

تختی : لَوْحٌ (ج) أَلْوَاحٌ، لَوْحَةٌ (ج) لَوْحَاتٌ

ترکی بہ ترکی جواب دینا (دشمن کے حملوں کا) : رَدَّ هَجَمَاتِ العَدُوِّ بِمِثْلِها، قَابَلَ هَجَمَاتِ العَدُوِّ بِمِثْلِهَا

ترمیم کرنا: غَيَّرَ فِي ...، تَصَرَّفَ فِي ...

تعزیت پیش کرنا : قَدَّمَ التَّعْزِيَةَ إلى ...، عَزَّاه عن ...

تعصُّب: عَصَبِيَّةٌ، تَعَصُّبٌ، طَائِفِيَّةٌ

تعلیمی ادارے : مَعَاهِدُ (و) مَعْهَدٌ، مَعَاهِدُ تَعْلِيْمِيَّةٌ، مُؤَسَّسَاتٌ ثَقَافِيَّةٌ (و) مُؤَسَّسَةٌ

تعینات ہونا: قُرِّرَ، عُيِّنَ ، نُصِّبَ

تقاضے: مُقْتَضَيَاتٌ، مُتَطَلَّبَاتٌ

تکبر کرنا: اِسْتَكْبَرَ، زَهَا (ن)، غَطْرَسَ غَطْرَسَةً، اِخْتَالَ

تکیہ : وِسَادَةٌ (ج) وَسَائِدُ ، مِخَدَّةٌ (ج) مِخَدَّاتٌ

تلاشی لینا: فَتَّشَ عَن ... / عَلى ...

تن دہی: جُهْدٌ، كَدْحٌ ، سَعْيٌ حَثِيْثٌ

تنخواہ: رَاتِبٌ (ج): رَوَاتِب، مُرَتَّبٌ (ج) مُرَتَّبَاتٌ

تنگ نظری: ضَيْقُ الفِكْرِ، قِصَرُ النَّظَرِ

تھک کر چور ہونا: نَهَكَتْ قُوَاهُ (ف)

تھکا ہوا: تَعْبَانٌ، مُتْعَبٌ، مُجْهَدٌ

تیز ہوا چلنا: هَبَّتِ الْعَاصِفَةُ (ن)، عَصَفَتِ الرِّيْحُ (ض)، اِشْتَدَّ الْهَوَاءُ

[ٹ]

(پرندوں کا) **ٹھکانہ بنانا**: بَنَى وَكْرًا في ...، بَوَّأَه، تَبَوَّأَه، تَبَوَّأَ بِـ....، عَشَّشَ

ٹانگ: الرِّجْلُ (ج) الأَرْجُلُ

ٹکڑا : قِطْعَةٌ (ج) قِطَعٌ، جُزْءٌ (ج) أَجْزَاءٌ

ٹکیا: قُرْصٌ (ج) أَقْرَاصٌ

ٹنکی: صِهْرِيْجُ (ج) صَهَارِيْجُ

ٹھنڈک (آنکھوں کی) : قُرَّةُ العُيُوْنِ

ٹیلی ویژن : التِّلِفِزْيُوْنُ، الإِذَاعَةُ المَرْئِيَّةُ، التِّلْفَازُ

ٹیم: الفِرْقَةُ (ج) الفِرَقُ، الفَرِيْقُ (ج) الأَفْرِقَةُ والأَفْرِقَاءُ، الجَمَاعَةُ (ج) الجَمَاعَاتُ، العُصْبَةُ (ج) العُصَبُ

[ج]

جان کی بازی لگانا : غَامَرَ ، نَاضَلَ، تَفَانی في ...

جغرافیہ: الجُغْرَافِيَا، الجُغْرَافِيَة

جگر کا ٹکڑا: فِلْذَةُ كَبِدٍ (ج) أَفْلَاذٌ

جلا کر راکھ کرنا: أَحْرَقَهُ فَحَوَّلَه إِلى رَمَادٍ

جلد سازی کرنا: جَلَّدَ الكُتُبَ

جنگلی درندے : وُحُوْشٌ ضَارِيَةٌ، سِبَاعٌ مِنَ الوُحُوْشِ

جنگی آلات : آلَاتٌ حَرْبِيَّةٌ، أَدَوَاتُ الحَرْبِ، مُعَدَّاتٌ عَسْكَرِيَّةٌ، أَجْهِزَةٌ حَرْبِيَّةٌ

جونیر ہائی اسکول : مَدْرَسَةٌ ثَانَوِيَّةٌ مُتَوَسِّطَةٌ

جھروکا: فُتْحَةٌ (ج) فُتَحٌ، نَافِذَةٌ (ج) نَوَافِذُ، شُرْفَةٌ (ج) شُرَفٌ

جھنجھوڑنا: أَزْعَجَ، أَرْهَقَ

جھوٹی نمائش کی چاہت: حُبًّا في الظُّهُوْرِ الكَاذِبِ

[چ]

چاقو: سِكِّيْنٌ (ج) سَكَاكِيْنُ ، مُدْيَةٌ (ج) مُدْيٌ

چاندی: الفِضَّةُ

چڑیا گھر: حَدِيْقَةُ الحَيَوَانَاتِ، جُنَيْنَةُ الحَيَوَانَاتِ

چشمے پھوٹنا : انْفَجَرَتِ الْعُيُوْنُ، انْبَجَسَتِ الْعُيُوْنُ، تَفَجَّرَتِ العُيُوْنُ

چشمے کا فریم: إِطَارُ النَّظَّارَةِ (ج) أُطُرٌ و إِطَارَاتٌ

چغلی: نَمِيْمَةٌ ، سِعَايَةٌ، وِشَايَةٌ

چکر لگانا: دَارَ حَوْلَهُ (ن)، طَافَ بِهِ (ن) ، جَالَ (ن)

چمڑا: جِلْدٌ (ج) جُلُوْدٌ

چہرہ چمک اٹھنا : تَهَلَّلَ وَجْهُهُ، تَلَأْلَأَ، أَشْرَقَ

چھید کرنا: ثَقَبَهُ (ن)

چور: لِصٌّ (ج) لُصُوْصٌ، سَارِقٌ

چوراہا: مُلْتَقَى الطُّرُقِ، مُفْتَرَقُ الطُّرُقِ

چوکی: مَرْكَزُ الشُّرْطَةِ (ج) مَرَاكِزُ، ثُكْنَةُ الْجَيْشِ (ج) ثُكْنَاتٌ

چوکیدار: خَفِيْرٌ (ج) خُفَرَاءُ، حَارِسٌ (ج) حُرَّاسٌ و حَرَسَةٌ

چیک کرنا: فَتَّشَ، فَحَصَ (ف)، تَفَحَّصَ

چین: الصِّيْنُ

[ح]

حساب کرنا: حَسَبَ (ن)، عَدَّ (ن)، أَحْصَىٰ

حوصلہ افزائی کرنا: تَشْجِيْعٌ

حوصلے بلند ہونا: عَلَتِ الهِمَمُ (ن)، قَوِيَتِ الْعَزَائِمُ (س)

حیرت انگیز: مُدْهِشٌ، مُحَيِّرٌ

[خ]

خاتمہ کرنا: قَضىٰ عَلى ... (ض)

خار: شَوْكٌ (ج) أَشْوَاكٌ

خبر رسانی: إِخْبَارَ ، إِرْسَالُ الأَنْبَاءِ، إِعْلَامٌ، اِسْتِخْبَارٌ

خداداد صلاحیت: المَوْهِبَةُ (ج) المَوَاهِبُ

خلا: فَضَاءٌ

خلاف ورزی: مُخَالَفَةٌ

خلیق: دَمِثُ الأَخْلَاقِ، حَسَنُ الخُلُقِ، صَاحِبُ أَخْلَاقٍ فَاضِلَةٍ، ذُوْ خُلُقٍ نَبِيْلٍ

خوابِ غفلت: نَوْمُ الْغَفْلَةِ

خواہاں ہونا: بَغَىٰ (ض)، اِبْتَغىٰ، طَلَبَهُ (ن)، رَغِبَ إلى .../ في ...

خوش حالی: يُسْرٌ، سَعَادَةٌ ، رَغَادَةٌ، رَخَاءٌ

خوف چھانا: تَمَلَّكَ فُلَانًا الخَوْفُ/ الذُّعْرُ/ الرُّعْبُ، أَحَاطَ بِهِ الْخَوْفُ، غَلَبَهُ الخوفُ، وَ غَلَبَ عَلَيْهِ الخَوْفُ (ض)، سَيْطَرَ عَلَيْهِ الذُّعْرُ

خیال کرنا: رَعَاه(ف)، رَاعَاه، تَعَهَّدَه

[د]

درآمد: اسْتِيْرَادٌ

درجۂ عالمیت: صَفُّ الْعَالِمِيَّةِ، مَرْحَلَةُ الْعَالِمِيَّةِ

درد اٹھنا : أَصَابَهُ وَجعٌ، أُصِيْبَ بِوَجْعٍ في ... ، تَصَدَّعَ فُلَانٌ في ... ، شَكَا أَلَـمًا و وَجْعًا في ... (ن)

درسی کتابیں: الكُتُبُ الدِّرَاسِيَّةُ

دروازه کھٹکھٹانا : طَرَقَ البَابَ (ن)، دَقَّ الْبَابَ (ن)

دستخط کرنا: وَقَّعَ عَلىٰ ...

دست کش ہونا: سَحَبَ يَدَهُ مِنْ ... (ف)، تَنَازَلَ عَنْهُ، تَرَكَهُ

دکھن: جُنُوْبٌ

دلداری: مُلَاطَفَةٌ، مُدَارَاةٌ، مُوَاسَاةٌ

دل فریب : البَهِيْجُ، الخَلَّابُ، السَّاحِرُ، الرَّائِعُ ، الجَذَّابُ

دلکشی: الرَّوْعَةُ، الجَمَالُ، البَهْجَةُ، الخِلَابَةُ

دہشت گرد: الإِرْهَابِيُّ(ج) الإِرْهَابِيُّوْنَ

دہشت گردی: إِرْهَابٌ

دہکتا ہوا گولا : قُرْصٌ مُلْتَهِبٌ، كُرَةٌ مُلْتَهِبَةٌ

دھوپ: الشَّمْسُ

دوپہر کا کھانا : غَدَاءٌ، وَجْبَةُ غَدَاءٍ

دوچار ہونا: وَاجَهَ الشَّيْءَ، عَانَى مِنْهُ، كَابَدَ الشَّيْءَ، قَاسَىٰ الشَّيْءَ

دورہ کرنا: زَارَ (ن)، قَامَ بِجَوْلَةٍ (ن)

دوست واحباب: الأَصْدِقَاءُ و الأَحِبَّاءُ

دیرپا: مَتِيْنٌ ، ثَابِتٌ، صُلْبٌ، قَوِيٌّ

دین حق کی سربلندی: إِعْلَاءُ كَلِمَةِ اللهِ

[ڈ]

ڈاکو : قَاطِعُ الطَّرِيْقِ (ج) قُطَّاعٌ، النَّهَّابُ

ڈاکیہ: سَاعِي البَرِيْدِ، مُوَزِّعُ البَرِيْدِ

ڈبّے (ٹرین کے) : عَرَبَاتُ القِطَارِ (و) عَرَبَةٌ

ڈرپوک: الجَبَانُ ، الهَيَّابُ

ڈھانا: هَدَمَ (ض)، هَدَّمَ، قَوَّض، دَمَّرَ

ڈھانپ لینا: غَشِيَهُ (س)، سَتَرَهُ (ن)، غَمَرَ (ن) ، غَطَّاه

ڈینگیں مارنا: اِزْدَهیٰ ، تَفَاخَرَ

ڈیوٹی انجام دینا : أَدّىٰ وَاجِبَهُ، قَامَ بِالوَاجِبِ،مَارَسَ مَسْئُوْلِيَّتَهُ

[ذ]

ذرائع ابلاغ : أَجْهِزَةُ الإِعْلَامِ، وَسَائِلُ الإِعْلَامِ

ذرائع حمل ونقل: وَسَائِلُ النَّقْلِ

[ر]

رات کا کھانا: العَشَاءُ، وَجْبَةُ الـمَسَاءِ
رخ کرنا: تَوَجَّهَ إلى ... ، اِلْتَفَتَ إلى ...، أَقْبَلَ عَلىٰ ...
رسم ورواج: تَقَالِيْدُ ، عَادَاتٌ
رعب ودبدبہ: رَهْبَةٌ، هَيْبَةٌ، رُعْبٌ
رکشا : الرِّكْشَةُ ، الرِّكْشَا (ج) الرِّكْشَاتُ، عَرَبَةُ رَاكِبٍ أو رَاكِبِيْنَ
رن وے: مَدْرَجَةُ الطَّيَرَانِ، مَجْرَى الطَّائِرَةِ
رہن اور گروی رکھنا : رَهَنَ (ف)، اِرْتَهَنَ الشَّيْءَ
رواداری : الـمُسَامَحَةُ ، الـمُجَامَلَةُ، السَّمَاحَةُ
روپوش ہونا: غَرَبَ (ن)، غَابَ (ض)، اِخْتَفَىٰ
روپے نکالنا : سَحَبَ الرُّوْبِيَاتِ/ النُّقُوْدَ
رول ادا کرنا : لَعِبَ دَوْرًا (س)، قَامَ بِدَوْرٍ (ن) ، أَدَّى دَوْرًا، مَارَسَ دَوْرًا

ریڈیو: الـمِذْيَاعُ ، الإِذَاعَةُ، الرَّادِيُوْ
ریسٹورینٹ : مَطْعَمٌ (ج) مَطَاعِمُ
ریوالور: مُسَدَّسٌ (ج) مُسَدَّسَاتٌ

[ز]

زخموں کو بھرنا: دَمْلُ الجُرُوْحِ
زرافہ: زَرَافَةٌ (ج) زَرَافِيْ، زَرَافِيُّ
زرّیں کرن : شُعَاعٌ ذَهَبِيٌّ (ج) أَشِعَّةٌ ذَهَبِيَّةٌ

[س]

ساحل : الشَّاطِئُ (ج) الشَّوَاطِئُ ، السَّاحِلُ (ج) السَّوَاحِلُ
سازشیں کرنا/ رچنا : دَبَّرَ الـمُوَامَرَاتِ ضِدَّ ...، حَاكَ الـمُوَامَرَاتِ (ن) ، دَسَّ لَهُ الدَّسَائِسَ (ن)
سائنس : العُلُوْمُ الطَّبِيْعِيَّةُ، العُلُوْمُ، عِلْمُ الطَّبِيْعَةِ
سائنسی تجربات: تَجَارِبُ عِلْمِيَّةٌ
ستون: عَمُوْدٌ (ج) أَعْمِدَةٌ، عِمَادٌ (ج) عُمُدٌ ، دِعَامَةٌ (ج) دَعَائِمُ
سحر انگیز منظر : مَنْظَرٌ سَاحِرٌ، مَنْظَرٌ جَذَّابٌ، مَنْظَرٌ فَاتِنٌ

سراب: سَرَابٌ
سرزنش کرنا: عَاتَبَهُ، وَبَّخَهُ، زَجَرَه (ن)
سرسوں کے پودے: أَغْرَاسُ الخَرْدَلِ الأَصْفَرِ
سُریلی(آواز) : عَذْبٌ ، حُلْوٌ
سستی کرنا: تَكَاسَلَ في ... ، تَوَانىٰ في ... ، تَهَاوَنَ في ، تَسَاهَلَ في ، تَبَطَّأَ في ...
سعادتیں : سَعَادَاتٌ، حَسَنَاتٌ، خَيْرَاتٌ
سکون لینا: اِسْتِرَاحَةٌ
سگریٹ نوشی: تَدْخِيْنٌ
سنترہ: بُرْتَقَالٌ (و) بُرْتَقَالَةٌ
سنٹرل بینک: الـمَصْرِفُ الـمَرْكَزِيُّ، البَنْكُ الرَّئِيْسِيُّ
سُہاناموسم: جَوٌّ رَائِقٌ، جَوٌّ مُلَائِمٌ
سوانح: تَرْجَمَةٌ (ج) تَرَاجِمُ
سوجھ بوجھ: بَصِيْرَةٌ، عَقْلٌ، فَهْمٌ
سیسا پلائی ہوئی دیوار: بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ
سیمینار: النَّدْوَةُ العِلْمِيَّةُ (ج) النَّدَوَاتُ، الـمُلْتَقَى (ج) الـمُلْتَقَيَاتُ، الـمُنْتَدَى (ج) الـمُنْتَدَيَاتُ

[ش]

شان دار کامیابی: مَكْسِبٌ رَائِعٌ (ج) مَكَاسِبُ رَائِعَةٌ، نَجَاحٌ بَاهِرٌ
شاہ راہ : الشَّارِعُ العَامُّ، الطَّرِيْقُ الرَّئِيْسِيُّ
شاہی مساجد: الـمَسَاجِدُ الـمَلِكِيَّةُ
شراب: الخَمْرُ (ج) خُمُوْرٌ
شگفتہ رو : طَلِيْقُ الْوَجْهِ، بَشَّاشٌ، ضَحُوْكٌ، ضَاحِكُ الْوَجْهِ
شمار کرنا: عَدَّ (ن)، أَحْصىٰ
شہوت: شَهْوَةٌ (ج) شَهَوَاتٌ
شیخی بگھاڑنا: التَّفَاخُرُ ، الزَّهْوُ
شیر کی دہاڑ: زَئِيْرُ الْأَسَدِ

[ص]

صاف و شفاف پانی : مَاءٌ قَرَاحٌ/ نَقِيٌّ/ صَافٍ/ خَالِصٌ
صفائی ستھرائی: نَظَافَةٌ
صلح پسندی: مُسَالَمَةٌ

[ض]

ضدی: عَنِيْدٌ، أَبِيٌّ، جَامِحٌ، مُتَمَرِّدٌ

[ع]

عام کرنا (تعلیم کو): نَشَرَ (ن)، أَشَاعَ، رَوَّجَ
عبرت : عِبْرَة (ج) عِبَر، عِظَة (ج) عِظَاتٌ، رَادِع (ج) رَوَادِع
عبرت حاصل کرنا: اِعْتَبَرَ بـ ...
عزت و آبرو : كَرَامَة (ج) كَرَامَاتٌ، حُرْمَة (ج) حُرُمَات، عِرْض (ج) أَعْرَاض
عزلت نشینی : عُزْلَةٌ، زُهْدٌ، اِنْزِوَاءٌ، اِنْعِزَالٌ
عفت و عصمت: العِفَّةُ ، العَفَافُ
عہدہ برآ ہونا : أَدَّىٰ وَاجِبَهٗ، قَامَ بِأَدَاءِ وَاجِبِهٖ، مَارَسَ مَسْؤُوْلِيَّتَهٗ، حَقَّقَ مُهِمَّتَهٗ
عیش و آرام: تَرَفٌ، رَاحَةٌ، تَنَعُّمٌ

[غ]

غم و اندوہ: الحُزْنُ (ج) الأَحْزَانُ ، الهَمُّ (ج) الهُمُوْمُ، الكَآبَةُ
غول : سِرْبٌ (ج) أَسْرَابٌ، جَمَاعَةٌ (ج) جَمَاعَاتٌ
غیبت: الغِيْبَةُ

[ف]

فاتحہ پڑھنا: قَرَأَ الفَاتِحَةَ عَلى ... (ف)
فائر بریگیڈ کا عملہ : رِجَالُ المَطَافِئِ، فِرْقَةُ الْمَطَافِئِ، رِجَالُ الإِطْفَائِيَّةِ
فائر کرنا: أَطْلَقَ النَّارَ، أَطْلَقَ الرَّصَاصَ
فتنہ پرور : مُثِيْرُ الفِتَنِ، مُهِيْجُ الفِتَنِ، فَتَّانٌ، فَاتِنٌ
فحاشی: الفَحْشَاءُ ، المُجُوْنُ
فرض منصبی : وَظِيْفَة (ج) وَظَائِف، مُهِمَّةُ المَنْصِبِ (ج) مُهِمَّاتٌ، مَسْؤُوْلِيَّةٌ (ج) مَسْؤُوْلِيَّاتٌ، وَاجِب (ج) وَاجِبَاتٌ
فریب : الخِدَاع، المَكْرُ ، كَيْد، دَسِيْسَة
فریم (چشمہ کا) : إِطَارُ النَّظَّارَةِ (ج) أُطُرُ و إِطَارَات
فضا قائم کرنا : خَلَقَ الجَوَّ (ن)، أَنْشَأَ الجَوَّ ، أَوْجَدَ الجَوَّ
فضا قائم ہونا: تَوَفَّرَ الجَوُّ، قَامَ الجَوُّ

فضائیں: الأَجْوَاءُ (و) الجَوُّ، الفَضَاء

فضول اور لایعنی کام: عَمَلٌ لَا طَائِلَ تَحْتَه، العَبَثُ، الفُضُوْلُ مِنَ العَمَلِ، عَمَلٌ لا فَائِدَةَ فِيْهِ

فضول خرچی کرنے والا: المُسْرِفُوْنَ، المُبَذِّرُوْنَ

فعّال: نَشِيْط، عَامِلٌ، مُتَحَرِّكٌ

فوجی کمانڈر: قَائِدُ الْجَيْشِ (ج) قُوَّادُ

[ق]

قائم رہنا: الثَّبَاتُ على ...

قربان کر دینا: فَدَى بـ ... (ض)، ضَحّٰى لَهُ بـ ...

قطب مینار: مَنَارَةُ قُطُبٍ

[ک]

کاٹنا (سانپ کا): لَدَغَهُ (ف)، لَسَعَه (ف)

کاٹنا (کتے کا): عَضَّ فُلَانًا في ... (ن)

کارروائی: إِجْرَاءٌ (ج) إِجْرَاءَاتٌ، عَمَلِيَّةٌ (ج) عَمَلِيَّاتٌ

کافور کرنا (اندھیرے کو): بَدَّدَ الظَّلَامَ، أَزَالَ الظُّلْمَةَ، دَفَعَ الظَّلَامَ

کالج: كُلِّيَّةٌ (ج) كُلِّيَّاتٌ

کان لگاکر سننا: أَصْغَى إِلَيه، أَلْقَى إِلَيْهِ السَّمْعَ، أَصَاخَ لَهُ، اِسْتَمَعَهُ وَ لَهُ و إِلَيْهِ

کانپنا: اِرْتَعَدَ، اِرْتَعَشَ، اِهْتَزَّ، اِرْتَجَفَ، نَبَضَتْ لَهُ فَرَائِصُه

کانٹا: الشَّوْكُ، (ج) الأَشْوَاكُ

کاندھا: الكَتِفُ (ج) الأَكْتَافُ، الكَاهِلُ (ج) الكَوَاهِلُ

کبوتر: حَمَام (و) حَمَامَة (ج) حَمَائِمُ

کدال: مِعْوَلٌ (ج) مَعَاوِل، مِحْفَرٌ (ج) مَحَافِر، مِعْزَق (ج) مَعَازِق

کسر اٹھا نہ رکھنا: لَمْ يَأْلُ جُهْدًا في ...، لَمْ يَدَّخِرْ مَا فِيْ وُسْعِهِ

کلیدی کردار: دَوْرٌ رَئِيْسِيٌّ

کمائی: الكَسَبُ، الاِكْتِسَابُ

کمپیوٹر انجینئر: مُهَنْدِسُ الْكَمْبِيُوْتَرِ، مُهَنْدِسُ الْحَاسُوْبِ

کمپیوٹر آپریٹر: مُشَغِّلُ الحَاسُوْبِ

کمربستہ ہونا: اِسْتَعَدَّ له، تَهَيَّأَ لَه، شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِهِ لَهُ، شَمَّرَ الإِزَارَ لَه

کمرے: حُجُرَاتٌ (و) حُجْرَة، غُرَف (و) غُرْفَة

کنواں کھودنا: حَفَرَ البِئْرَ (ض)
کوّا: غُرَابٌ، (ج) غِرْبَانٌ
کوشش کرنا: اِجْتَهَدَ في ... ، بَذَلَ (ن) الـمَجْهُوْدَ / الجُهْدَ / السَّعْيَ ، سَعَى لَهٗ ... (ف)، جَدَّ في ... (ض)
کویل: الْوَقْوَاقُ
کھلواڑ بنانا: تَلَاعَبَ بـ ...، جَعَلَهٗ لُعْبَةً، اِتَّخَذَه لُعْبَةً / أُلْعُوْبَةً

[گ]

گراں: الغَالِيْ ، الثَّمِيْنُ
گرفتار کرنا: قَبَضَ عَلى ...(ض)، قَبَضَهٗ، أَلْقَى القَبْضَ عَلى ...
گرنا: وَقَعَ فِيْهِ (ف)
گروپ : فِرْقَةٌ (ج) فِرَقٌ، جَمَاعَةٌ (ج) جَمَاعَاتٌ،فِئَةٌ(ج) فِئَاتٌ، عِصَابَةٌ (ج) عِصَابَاتٌ، حِزْبٌ (ج) أَحْزَابٌ
گہن (چاند کا) : خُسُوْفٌ
گہن (سورج کا) : كُسُوْفٌ
گہن لگنا (چاند کو): خَسَفَ القَمَرُ (ض)
گہن لگنا (سورج کو): كَسَفَتِ الشَّمْسُ (ض)
گوشہ : نَاحِيَةٌ (ج) نَوَاحِيْ ، جَانِبٌ (ج) جَوَانِبُ
گوناگوں قسمیں : أَقْسَامٌ مُتَنَوِّعَةٌ، أَنْوَاعٌ مُخْتَلِفَةٌ، ضُرُوْبٌ مُتَلَوِّنَةٌ، أَصْنَافٌ شَتّى
گھبراہٹ: فَزَعٌ، هَلَعٌ، اِزْعَاجٌ
گھنے : مُتَلَاصِقَةٌ، مُتَضَامَّةٌ، مُتَشَابِكَةٌ، مُتَقَارِبَة
گھول دینا: خَلَطَهٗ بِهٖ(ض)،مَزَجَهٗ بِهٖ (ن)
گھومنا : طَافَ بِهٖ (ن) ، جَالَ حَوْلَهٗ (ن)، دَارَ حَوْلَهٗ (ن)
گھونسلا : العُشُّ (ج) أَعْشَاشٌ و عِشَاشٌ، الوَكْرُ (ج) الأَوْكَارُ و الوُكُوْر

[ل]

لٹکتی ہوئی قندیلیں: قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ
لطف اندوز ہونا: تَـمَتَّعَ بِهٖ ، تَنَعَّمَ بِهٖ ، تَلَذَّذَ بِهٖ
لوہا: الـحَدِيْدُ

[م]

ماہرِ امراضِ چشم طبیب : طَبِيْبٌ إِخْصَائِيٌّ بِأَمْرَاضِ الْعُيُوْنِ، حَاذِقٌ بِأَمْرَاضِ الْعُيُوْنِ

متحرک: نَشِيْط (ج) نِشَاط و نُشَطَاء، عَامِلٌ (ج) عَامِلُوْنَ، مُتَحَرِّكٌ

محکمۂ جنگلات: قِسْمُ الْغَابَاتِ ، إِدَارَةُ الغَابَاتِ

محلّہ: حَارَة (ج) حَارَات ، حَيٌّ (ج) أَحْيَاءٌ، مَحَلَّة (ج) مَحَلَّاتٌ

مذاق کرنے والا: هَزَّاءٌ ، مَزَّاحٌ، فُكَاهِيٌّ

مزدور : أَجِيْرٌ (ج) أُجَرَاءُ، عَامِلٌ (ج) عُمَّالٌ، مُستَاجَرٌ

مشروبات : المَشْرُوْبَات (و) المَشْرُوْب، أَشْرِبَةٌ (و) الشَّرَاب

مشغلہ : شُغْلٌ (ج) أَشْغَالٌ ، مِهْنَةٌ (ج) مِهَنٌ

مشکل بنانا: صَعَّبَ ، عَسَّرَ

مشورہ لینا: اِسْتَشَارَه في ...

مشین: مَاكِيْنَةٌ (ج) مَاكِيْنَاتٌ، آلَةٌ (ج) آلَاتٌ، مَكِنَة (ج) مَكِنَاتٌ

مضبوطی سے پکڑنا : تَمَسَّكَ بِهٖ، اِعْتَصَمَ بِهٖ

معاہدہ: اِتِّفاقِيَّةٌ (ج) اِتِّفَاقِيَّات، مِيْثَاقٌ (ج) مَوَاثِيْق، مُعَاهَدَة (ج) مُعَاهَدَاتٌ

معطر رہنا: مَازَالَ مُتَعَطِّرًا ، مَا بَرِحَ يَتَعَطَّرُ

مغربی تہذیب : الحَضَارَةُ الغَرْبِيَّةُ، الثَّقَافَةُ الغَرْبِيَّةُ

مِل : مَصْنَعٌ (ج) مَصَانِعُ ، مَعْمَلٌ (ج) مَعَامِلُ

ملازم: الأَجِيْرُ (ج) الأُجَرَاءُ ، العَامِلُ (ج) العُمَّالُ

ملنسار : دَمِث ، دَمِثُ الخُلُق ، حَسَنُ الخُلُقِ

ملیامیٹ کرنا : أَبَادَ ، بَدَّدَ تَبْدِيْدًا ، دَمَّرَ ، اِجْتَاحَ

ملیشیا: مَالِيْزِيا

منصب: مَنْصَبٌ (ج) مَنَاصِبُ

منہمک: مُشْتَغِلٌ بِهٖ ، مُنْهَمِكٌ فِي ، دَائِبٌ فِي ...

موٹر سائیکل: دَرَّاجَةٌ بُخَارِيَّةٌ، دَرَّاجَةٌ نَارِيَّةٌ، دَرَّاجَةٌ آلِيَّةٌ

میانہ روی اختیار کرنے والا: مُقْتَصِدٌ ، مُعْتَدِلٌ

میزبان: الـمُضِيْفُ ، الـمُضَيِّفُ

میل جول رکھنا: تَعَاشَرَ مَعَ ... ، قَامَ بِصَدَاقَةٍ، قَامَ بِعَلَاقَةٍ وُدِّيَةٍ

[ن]

ناپسندیدہ: مَكْرُوْهٌ ، غَيْرُ مَرْضِيٍّ

ناتواں: ضَعِيْفٌ ، مَنْهُوكٌ

ناراضی: سَخَطٌ ، غَضَبٌ

نازک گھڑی: لَحْظَةٌ حَرِجَة ، مَوْقِفٌ عَصِيْبٌ، مَوْقِفٌ حَرِجٌ

ناشتہ: فُطُوْرٌ

نافرمان (والدین کا) : عَاقٌّ

ناقابل فراموش: خَالِدُ الذِّكْرِ

ناکارہ : مُتَكَاسِلٌ، عَاطِلٌ، غَيْرُ فَعَّالٍ، مُتَباطِئٌ، الـمُتَوَانِيْ

نامۂ اعمال : صَحِيْفَةُ أَعْمَالٍ، كِتَابُ الأَعْمَالِ

نجات دینا: أَنْجَاه مِنْ ...، خَلَّصَهُ مِن ...، اِسْتَنْقَذَهُ مِن ... ، أَنْقَذَه مِنْ ... ، اِسْتَخْلَصَه مِنْ ...

نشانی: آيَةٌ (ج) آيَاتٌ

نشر و اشاعت کرنا: نَشَرَ (ن)، أَشَاعَ ، رَوَّجَ

نشست کا کمرہ : قَاعَةُ الِاسْتِقْبَالِ، حُجْرَةُ الِاسْتِقْبَالِ، غُرْفَةُ الجُلُوْسِ

نغمہ سنجی کرنا (پرندے کا) : غَرَّدَ ، تَغَرَّدَ، شَقْشَقَ ، زَقْزَقَ

نقش قدم: أَثَرٌ (ج) آثَارٌ

نقش کرنا: رَسَمَ عَلىٰ ... (ن)

نگاہ ڈالنا: أَلْقَىٰ عَلَيْهِ النَّظْرَ ، أَرْسَلَ إِلَيْهِ البَصَرَ

نمائش (دکھاوا): رِ يَاءٌ ، مُظَاهَرةٌ

نمائندے: الـمُمَثِّلُوْنَ (و) الـمُمَثِّلُ

نمودار ہونا: بَدَا (ن)، طَلَعَ (ن) ، لَاحَ (ن) ، ظَهَرَ (ف)

نیا چاند: هِلَال (ج) أَهِلَّةٌ

نیم مردہ کرنا: جَعَلَهُ كَالْـمَيِّتِ

[و]

وارث ہونا: وَرِثَه (س)

واقف کرانا: أَطْلَعَ عَلى ... ، عَرَّفَهُ بِهٖ، أَعْلَمَهُ، أَخْبَرَهُ، أَنْبَأَهُ، أَعْثَرَهُ على ...

وزیر اعلیٰ: كَبِيْرُ الْوُزَرَاءِ
وزیر خزانہ: وَزِيْرُ الْمَالِيَّةِ
وزیر داخلہ: وَزِيْرُ الدَّاخِلِيَّةِ ، وَزِيْرُ الشُؤُوْنِ الدَّاخِلِيَّةِ
وفد : وَفْدٌ (ج) وُفُوْدٌ ، بِعْثَةٌ (ج) بِعْثَاتٌ
ووٹ: صَوْت (ج) أَصْوَاتٌ

[ہ]

ہالینڈ: هُوْلِنْدَا
ہتھکنڈہ : حِيْلَةٌ (ج) حِيَلٌ، مَكِيْدَةٌ (ج) مَكَايِدُ
ہٹ دھرم : مُتَمَرِّدٌ، جَامِحٌ، أَبِيٌّ، عَنِيْدٌ، مُتَعَنِّتٌ
ہڈی: عَظْمٌ (ج) عِظَامٌ
ہڑتال کرنا : أَضْرَبَ عَنْ ... ، قَامَ بِالإِضْرَابِ عَنْ ...
ہلکی ہلکی بارش ہونا: نَزَلَ الْمَطَرُ رَشَاشًا، (ض)، رَذَّتِ السَّمَاءُ (ن)
ہم رکاب ہونا: رَافَقَه ، صَحِبَهُ (س)
ہمہ جہت ترقی کرنا: تَرَقَّى تَرَقِّيًا شَامِلًا، تَقَدَّمَ تَقَدُّمًا مُتَكَامِلَ الْأَبْعَادِ، اِزْدَهَرَ اِزْدِهَارًا شَامِلًا
ہوا اکھاڑ دینا: ذَهَبَ بِرِيْحِهٖ (ف)
ہوابازی: طَيَرَانٌ
ہوس: حِرْصٌ ، طَمَعٌ
ہوش اڑنا : طَارَ لُبُّهٗ (ض)، طَارَ صَوَابُهٗ، ذَهَلَ عَقْلُهٗ(ف)، غَابَ عَنْ صَوَابِهٖ (ض)
ہوش آنا: أَفَاقَ
ہوش گم ہونا : طَارَ لُبُّهٗ (ض)، ذَهَلَ الرَّجُلُ (ف)، فَقَدَ وَعْيَه و رُشْدَهٗ (ن) ، اِخْتَبَلَ عَقْلُهٗ، غَابَ عَنْ صَوَابِهٖ (ض)، طَارَ صَوَابُهٗ (ض)

[ي]

یلغار: غَارَةٌ ، هَجْمَةٌ، هُجُوْمٌ

❁❁❁